﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 20 — جمعۃ المبارک 26؍جولائی 2013ء — شمارہ 30
16؍رمضان المبارک 1434 ہجری قمری ❁ 26؍وفا 1392 ہجری شمسی

روزہ داروں کے لئے جنت کا خصوصی دروازہ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک خاص دروازہ ہے جسے رَیّــان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الرَّیَّانُ لِلصَّائِمِیْن)

آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو صوبہ ہے، یہ علاقہ جس میں ہماری مسجد ہے، یہ یورپ میں مسلمانوں کی پہچان تھا۔ آج آپ لوگ جو یہاں سپین میں اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں، آپ کو یہاں آنے کا موقع ملا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کر کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لے آئیں۔

پہلے آنے والوں کے ساتھ یہ وعدہ نہیں تھا کہ اُن کی عظمت ہمیشہ قائم رہے گی بلکہ دین سے دُور چلے جانے کی خبر تھی لیکن مسیح محمدی کی جماعت کے لئے تا قیامت قائم رہنے، بڑھنے، پھولنے اور پھلنے کی خبر ہے اور یقیناً اس جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن لوہے کی تلوار چلا کر نہیں، بندوقوں اور توپ کے گولے چلا کر نہیں، بلکہ پیار اور محبت کے تیر چلا کر، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کر کے، اپنی راتوں کو اُس کے حضور جھکتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے گزار کر۔ ہر انسان کا حق ادا کرتے ہوئے چاہے وہ احمدی ہے، چاہے وہ مسلمان ہے، چاہے وہ عیسائی ہے یا کسی مذہب کا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر انسان کا حق ادا کرے۔ یاد رکھیں یہ ہتھیار ایسے ہیں جن کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس دعائیں کرتے ہوئے یہاں رہنے والے احمدی اس طرف توجہ دیں اور احمدیت کے پیغام کو اس ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ ہر احمدی مرد اور عورت جو یہاں رہتا ہے کوشش کرے کہ احمدیت کی تبلیغ کے کام کو سنجیدگی سے لے اور سنجیدگی سے انجام دے۔

[قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے باہمی محبت اور اخوت اور دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی نصائح۔]

الٰہی وعدوں کے مطابق اس مسجد پیدرو آباد نے انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک قائم رہنا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ یہاں اس ملک میں بڑی بڑی عظیم الشان اور مسجدیں بھی جماعت احمدیہ کو بنانے کی توفیق ملے گی۔ لیکن یہ جو دعاؤں کے ساتھ عاجزانہ ابتدا ہوئی ہے اس کو تاریخ احمدیت کبھی نہیں بھلا سکے گی۔

مسجد بشارت سپین میں جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر 8؍جنوری 2005ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آپ لوگ جو حضرت مسیح موعود سے بیعت کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ہی ہیں جنہوں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو صحیح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سمجھا ہے۔ ہم ہیں جنہوں نے اب اس تعلیم کو اپنی زندگیوں پر بھی لاگو کرنا ہے اور دنیا کو بھی اس کے حسن اور خوبصورتی سے آگاہ کرنا ہے۔ دنیا کو بھی بتانا ہے کہ اے دنیا والو! سن لو کہ اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو، اپنی دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو، اس دنیا کو بھی جنت بنانا چاہتے ہو اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہمیشہ کی جنتوں کے وارث بننا چاہتے ہو تو آؤ اور اس زمانے کے امام کو پہچانو، مسیح الزمان کو پہچانو اور اس کو مانو۔ تمہاری بچت اب مسیح محمدی کے ماننے میں ہی ہے۔ یہاں جب آپ یہ دعویٰ کر کے اُٹھیں گے اور لوگوں کو بتائیں گے تو بہت سے سوال لوگ آپ سے کریں گے۔ آپ کے عمل کو دیکھا جائے گا کہ یہ عمل کیسے ہیں؟ کیا یہ ہمیں وہ اسلام دکھانا چاہتے ہیں یا ہم سے منوانا چاہتے ہیں جس کے بارے میں یہ تاثر دنیا میں پیدا ہو گیا ہے کہ اب سوائے ظلم اور تشدد کے کچھ نہیں، یا کچھ اَور۔

یہ قوم ایسی ہے کہ ان کے جو آباؤ اجداد تھے اُن میں بہت سے مسلمان تھے۔ اس علاقے میں شاید اکثریت مسلمانوں کی ہی ہو۔ یہ لوگ کہیں گے کہ پہلے بھی مسلمان آئے تھے اور ہمارے آباؤ اجداد کو مسلمان بنا کر پھر ظلم کی گود میں ڈال کر چلے گئے۔ تم بھی یہی کام دوبارہ دہرانا چاہتے ہو۔ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ ملک ایسا ہے جہاں تقریباً چھ سات سو سال تک مسلمان حکومت کرتے رہے اور عموماً بڑا لمبا عرصہ بڑے عدل و انصاف سے حکومت کی۔ علم کو فروغ دیا اور ایسی یونیورسٹیاں بنائیں جو ایک لمبے عرصے تک یورپ کے لئے علم حاصل کرنے اور پھیلانے کا ذریعہ بنی رہیں۔ رعایا کے لئے علاج کی سہولتوں کے لئے ہسپتال بنائے گئے جن کا مسلمان حکومتوں سے پہلے تصور بھی نہیں تھا۔ اُس زمانے میں ان کے آنے سے پہلے رعایا تو پسی ہوئی تھی، مجبور تھی، غلاموں کی طرح زندگی گزار رہی تھی۔ تو بہر حال مسلمانوں نے لمبا عرصہ حکومت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے حکومت کی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو صوبہ ہے، یہ علاقہ جس میں ہماری مسجد ہے، یہ یورپ میں مسلمانوں کی پہچان تھا۔ قرطبہ کی مسجد آج بھی مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار کرتی نظر آتی ہے لیکن آج اُس کے بیچ میں ایک چرچ بھی قائم ہے۔ پھر غرناطہ اور دوسری جگہ میں عمارات یا اُن کے آثار نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی بدقسمتی کہ ایک لمبا عرصہ حکومت کرنے کے بعد پھر یہ ملک عیسائیت کی گود میں چلا گیا بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ مسلمانوں نے خود پھینک دیا۔ جن لوگوں نے عدل و انصاف کرنے کے لئے، غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو بلایا تھا، اُنہیں پھر اُنہی ظلموں میں پسنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اور پھر ایک اکثریت جو مسلمان ہو چکی تھی اُن کو بھی ظلم کے ایک سیاہ دور میں پھینک دیا گیا۔ مسلمان حکومتیں بھی مسلمانوں کی مدد نہ کر سکیں اور بعض جگہوں پر مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں۔

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ آفتیں اور ذلّت مسلمانوں پر کیوں نازل ہوئیں؟ اس لئے کہ جس مقصد کے لئے مسلمان سپین میں داخل ہوئے تھے بعد کے بادشاہوں نے اُس مقصد کو بھلا دیا۔ آپس کی لڑائیاں اور پھوٹ اور سازشیں اور حکومت کی ہوس نے اُن کو اندھا کر دیا۔ دنیا داری زیادہ غالب آ گئی۔ جس سے یہ بادشاہ خود بھی برباد ہو گئے اور مسلمان رعایا کا بھی خون کروایا۔ یقیناً یہ الٰہی احکامات سے غفلت اور شرک تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے اتنی سخت سزا دی۔ ابن خلدون اس بارے میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں پر یہ آفتیں صرف اس وجہ سے نازل ہوئیں کہ انہوں نے قرآنِ مجید سے کوئی تعلق نہ رکھا تھا۔ ارشاداتِ نبوی کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔ اللہ کا خوف

دلوں سے جاتا رہا تھا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں خودغرضی آ گئی۔ ہمدردی اور اخوت اسلامی جاتی رہی۔ اولوالامر کی اطاعت سے سبکدوش ہو گئے۔ عیسائیوں کے دوست اور ہواخواہ بن گئے اور باہم لڑ جھگڑ کر عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو مدد پہنچائی۔ (ماخوذ از تاریخ ابن خلدون جلد 5 حصہ اول صفحہ 431 ''مشرقی اندلس پر نلنک قبضہ''۔ مترجم۔ علامہ حکیم احمد حسین الٰہ آبادی۔ دار الاشاعت کراچی 2003ء)

تو ظاہر ہے جب اللہ تعالیٰ کے نام پر حکومت کا دعویٰ کرنے والے یا کوئی بھی کام کرنے والے اللہ تعالیٰ کے واضح حکموں کی خلاف ورزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ تو اپنے نام کی بڑی غیرت رکھتا ہے۔ یقیناً پھر یہی انجام ہونا تھا۔ لیکن آپ جیسا کہ میں نے کہا آج مسیح محمدی کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے جو احمدی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں آ کر آباد ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو گزشتہ تیس سال میں یہاں کے جو حالات بدلے وہ آپ جانتے ہیں۔ تو ہمیں اُن حکومتوں کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ باوجود عیسائی حکومتیں ہونے کے انہوں نے مذہبی آزادی دی۔ مسلمانوں کو مسلمان کے طور پر رہنے کا حق دیا اور یہ یقیناً آجکل کے دَور کی حکومتوں کی شرافت ہے اور ہمیں اس بات پر ان کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

آج آپ لوگ جو یہاں سپین میں اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں، آپ کو یہاں آنے کا موقع ملا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کر کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لے آئیں۔ پہلے آنے والوں کے ساتھ یہ وعدہ نہیں تھا کہ اُن کی عظمت ہمیشہ قائم رہے گی بلکہ دین سے دور چلے جانے کی خبر تھی لیکن مسیح محمدی کی جماعت کے لئے تا قیامت قائم رہنے، بڑھنے، پھولنے اور پھلنے کی خبر ہے اور یقیناً اس جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن لوہے کی تلوار چلا کر نہیں، بندوقوں اور توپ کے گولے چلا کر نہیں، بلکہ پیار اور محبت کے تیر چلا کر، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کر کے، اپنی راتوں کو اُس کے حضور جھکتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے گزار کر۔ ہر انسان کا حق ادا کرتے ہوئے چاہے وہ احمدی ہے، چاہے وہ مسلمان ہے، چاہے وہ عیسائی ہے یا کسی مذہب کا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر انسان کا حق ادا کرے۔ یاد رکھیں یہ ہتھیار ایسے ہیں جن کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کرسکتی۔ پس دعائیں کرتے ہوئے یہاں رہنے والے احمدی اس طرف توجہ دیں اور احمدیت کے پیغام کو اس ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا حسن لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ جہاں آپ دنیا کمانے کے لئے کوئی کام یا کاروبار کررہے ہیں، وہاں اس خوبصورت تعلیم کی خوشبو بھی ساتھ بکھیرتے چلے جائیں۔ اس صوبے میں تو اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن کے آباؤ اجداد مسلمان تھے اور خوف اور ڈر سے عیسائی ہو گئے۔ اور یہ خوف اور ڈر کئی نسلیں گزرنے کے بعد بھی ابھی تک قائم ہے۔ حکمت سے، طریقے سے ان کو یہ پیغام پہنچاتے رہیں اور مسلسل صبر اور دعا کے ساتھ یہ کام کرتے رہیں۔ آپ جتنی بھی کوشش کر لیں وہ معمولی کوشش ہی ہوگی اور اس زمانے میں یہ معمولی کوششیں ہی ہیں جنہوں نے یہ انقلاب لانا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ وہی زمانہ ہے جس میں تمام دنیا کے نیک فطرت لوگوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جنہوں نے یقیناً پورا ہونا ہے۔

آپ کو تو اللہ تعالیٰ اس کام میں حصہ دار بنا کر ثواب پہنچانا چاہتا ہے۔ دنیا و آخرت آپ کی سنوارنا چاہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے خلاف دنیا میں محاذ قائم ہوئے ہوئے ہیں، باوجود اس کے کہ آج مسلمان کو دنیا میں ہر جگہ برا سمجھا جاتا ہے، باوجود اس کے کہ آج مغربی ممالک میں ہر شخص اور مغربی ممالک کی ہر حکومت ہر مسلمان کو شک کی نظر سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی مسلمانوں کے امن پسند حصے کو لوگ دیکھنا اور سننا چاہتے ہیں، پسند کرتے ہیں۔ اور آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی امن پسندی کی، محبت اور پیار کی خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ پس کوشش کریں، ہر احمدی مرد اور عورت جو یہاں رہتا ہے کوشش کرے کہ احمدیت کی تبلیغ کے کام کو سنجیدگی سے لے اور سنجیدگی سے انجام دے، برکت تو اللہ تعالیٰ نے ڈالنی ہے، نیک نیتی سے کئے گئے کام اور دعاؤں کو اللہ تعالیٰ ضرور پھل لگاتا ہے۔ عمومی طور پر یہاں کے جن لوگوں سے میرا واسطہ پڑا ہے، ان لوگوں میں بڑی شرافت ہے، حوصلے سے بات سننی بھی آتی ہے اور دلیل کی بات سنتے بھی ہیں۔ تو ان کی یہ نیک فطرت اور شرافت جو ہے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ان تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچے۔ دلوں کو بدلنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ کا کام ہے پیغام پہنچانا، دعائیں کرنا اور محنت سے کوشش کر کے یہ پیغام مسلسل صبر سے پہنچاتے چلے جانا۔

اس علاقے میں جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کا موقع ملنا بھی الٰہی تقدیر کے ماتحت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کی بنیاد رکھی تھی تو فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے کیا ہے نہ مَیں نے، بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے خود کیا ہے اور اپنا گھر بنانے کے لئے اس خطّہ زمین کو چنا ہے۔

(ماخوذ از دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 545)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس سرزمین پر انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن اسلام اور احمدیت کا سورج طلوع ہونے کا دن چڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً بھی آپ کو خوشخبری دی تھی۔ پس یہ جگہ جہاں ہماری مسجد ہے اور جہاں ہم آج جلسہ کر رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے عطا ہوئی ہے۔ اس لئے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک ٹیلہ پر مسجد بنا دی ہے جس کی اس ملک کے رہنے والوں کو بھی خبر نہیں ہے، وہ نہیں جانتے کہ یہاں کوئی مسجد بھی ہے کہ نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس جگہ کو لوگ جانیں گے۔ یہاں سے پینتیس چھتیس کلومیٹر کے فاصلے پر (شاید اتنا ہی ہے) مسجد قرطبہ تو ہے جو اپنی عظمتِ رفتہ کے نشان دکھا رہی ہے، جس میں اس وقت ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے لیکن الٰہی وعدوں کے مطابق اس مسجد پیدروآباد نے انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک قائم رہنا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ یہاں اس ملک میں بڑی بڑی عظیم الشان اَور مسجدیں بھی جماعت احمدیہ کو بنانے کی توفیق ملے گی۔ لیکن یہ جو دعاؤں کے ساتھ عاجزانہ ابتدا ہوئی ہے اس کو تاریخ احمدیت کبھی نہیں بھلا سکے گی۔

آج آپ لوگ بھی یہاں تھوڑے ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا دعوتِ الی اللہ کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو آپ لوگوں کا نام بھی تاریخ کا حصہ بننے والا ہے۔ یہ ابتدائی لوگ ہی ہوتے ہیں جو تاریخ کا حصہ بنتے ہیں۔ ایک تاریخ تو ایک احمدی مجاہد اور شہید بھی مَیں کہوں گا، مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے اپنی زندگی یہاں گزار کر بنائی تھی۔ جنہوں نے خود بھی اور اُن کے بیوی بچوں نے بھی قربانی کی اور بہت قربانی کی لیکن اُس وقت حالات ایسے نہیں تھے جو آج ہیں۔ حکومت کا تعاون ایسا نہیں تھا جو آج ہے۔ لوگوں کا خوف اور ڈر اُس حد تک کم نہیں ہوا تھا جس طرح آج ہے بلکہ ہر ایک خوفزدہ تھا۔ لیکن اُس شخص نے اُن نامساعد حالات میں بھی کوشش کی اور کرتے رہے۔ اب تو جیسا کہ مَیں نے کہا، حالات بھی بہت بہتر ہیں اور تعداد بھی آپ کی سینکڑوں میں ہے۔ اگر آپ وہ عزم پیدا کرلیں تو یقیناً پھر پھل لگیں گے۔ اور آج بھی جیسا کہ مَیں نے کہا، جو اس کام میں جُت جائیں گے تاریخ کا حصہ بن جائیں گے۔ بہرحال یہ خدائی تقدیر ہے اس نے پورا ہونا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ کا حصہ بننے کا موقع دیا ہے، فائدہ اُٹھالیں ورنہ خدا نے تو اپنی قدرت دکھانی ہے۔ وہ کسی اور کو اس خدمت کا موقع عطا فرما دے گا۔ لیکن پھر آپ لوگ خود بھی افسوس کریں گے اور آپ کی نسلیں بھی افسوس کریں گی کہ ہمارے باپ دادا کو تاریخ کا حصہ بننے کا موقع ملا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا موقع ملا تھا، لیکن انہوں نے فائدہ نہیں اُٹھایا اور محروم رہے۔ پس اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس بشارت سے فائدہ اُٹھائیں کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(سورۃ حٰمٓ سجدۃ:34)

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ خوشخبری اُن لوگوں کے لئے ہے جو دعوتِ الی اللہ کرتے ہیں۔ یہ تعریفی کلمات خدا تعالیٰ کے اُن لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ نیک عمل کرتے ہیں، فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔ لیکن یہ ارشاد، یہ پیغام اُن لوگوں کے لئے بھی ہے جو ایک طرف تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور تجدیدِ بیعت کر کے یہ عہد کررہے ہوتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور دوسری طرف ابھی تک دعوتِ الی اللہ کے کام میں اپنے آپ کو جھونکا ہی نہیں، اُس میں شامل ہی نہیں ہوئے۔ تو فرمایا کہ سن لو! اللہ کے نزدیک وہی سب سے بہتر ہے، وہی زیادہ اجر پانے والا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بھی دنیا تک پہنچائے۔ دنیا میں اعلان کرے کہ دنیا و آخرت سنوارنی ہے اور دنیا و آخرت سنوارنے کا اگر سامان کرنا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔

پس اس پیغام کے ساتھ ساتھ فرمایا کہ اپنے اعمال بھی درست کرو۔ اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں، جتنے احکام ہیں، اُن کی پابندی کرو تو تب ہی تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین وجود کہلا سکتے ہو۔ بہترین وجود بننے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کے لئے ایک تو دعوت الی اللہ کرنی ہوگی، دوسرے اپنے اعمال درست کرنے ہوں گے۔ دعوتِ الی اللہ کی ترغیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے اپنے صحابہ کو دی ہے اور دیا کرتے تھے تاکہ اُن میں زیادہ سے زیادہ اس کا شوق پیدا ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اور کرنے والے بنیں۔

حضرت سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: بخدا! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجهاد والسیر باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام والنبوۃ……حدیث نمبر 2942)

اب یہاں بہت سے لوگ اپنی معاشی حالت بہتر کرنے آتے ہیں۔ کسی مادی چیز کو دیکھ کر بہت متاثر ہو جاتے ہیں۔ لمبی لمبی کاریں ہیں، اعلیٰ قسم کی کاریں ہیں۔ بعض لوگوں میں روپے پیسے کی فراوانی ہے۔ اس قسم کی چیزیں اور اس status کی تلاش اور معاشی حالت کی بہتری کے لئے انسان ہر زمانے میں کوشش کرتا رہا ہے اور یہی انسانی نفسیات جانتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ سرخ اونٹ جو اُس زمانے میں امارت کی نشانی سمجھا جاتا تھا اور پھر جس کے پاس سو اونٹ ہوں، اُس کے امیر ہونے کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہوتا تھا۔ اگر یہ سمجھتے ہو کہ یہ سو سرخ اونٹ تمہارے مقام کو بلند کرنے والے ہیں، تمہارے امیر ہونے کی نشانی ہیں تو سنو کہ یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ ان سو سرخ اونٹوں کی اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں کہ کوئی انسان تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائے اور پھر اس کے نتیجہ میں نیکیوں پر قائم ہو جائے۔ اللہ کے نزدیک تمہارا مقام اس ہدایت کے دینے سے بلند ہوگا۔ وہ سرخ اونٹوں سے یا امیر بننے سے یا پیسہ آنے سے بلند نہیں ہوگا۔ اور ایک مومن کی تو یہی تڑپ ہونی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہر وقت تلاش میں رہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اُس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اُس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی کو گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اُس کو بھی اُسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اُس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اُس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(صحیح مسلم کتاب العلم باب مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً…… حدیث نمبر 6804)

پس یہ دعوتِ الی اللہ آپ کی نیکیوں میں اضافے کا بھی باعث بنتی رہے گی اور یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والی ہے اور اس سے آپ کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت پیدا ہوگی۔ پس اللہ اور رسول کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے جہاں جہاں بھی آپ ہیں، وہاں حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کی دعوت دیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دیں۔ جن علاقوں میں مسلمان زیادہ تھے اور پھر وہ جیسا کہ میں نے کہا کسی خوف کے مارے عیسائی ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ جبر کے تحت عیسائیت میں رہے اب اُن کو آزادی ہے۔ حکومت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ اُن کو سمجھائیں کہ تمہارے آباؤ اجداد نے کسی جبر کے تحت اسلام قبول نہیں کیا تھا بلکہ اُس کی خوبصورت تعلیم کو دیکھ کر اسلام قبول کیا تھا۔ تمہارے آباؤ اجداد میں سے پیدائشی مسلمان بھی تھے۔ جبر سے اُنہیں عیسائی بنایا گیا اور اب بھی بہت سے خاندان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد ظاہراً عیسائی ہو گئے تھے لیکن دل سے مسلمان تھے اور انہوں نے راز کی صورت میں اپنی نسلوں کے سینوں میں یہ بات رکھی ہے۔ تو اُنہیں بتائیں کہ یہ خوبصورت تعلیم ہے۔ بہرحال مستقل مزاجی سے یہ کام کرنا ہوگا۔ رابطے بڑھانے ہوں گے۔ اپنے نمونے ظاہر کرنے ہوں گے۔ دعاؤں پر زور دینا ہوگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ راستے بھی کھولے گا اور کامیابیاں بھی دے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوتِ الی اللہ کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغامِ حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں۔ کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اُس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر257

مکرم اشرف عباس الحدّاد صاحب

تعارف اور ابتدائی حالات

مکرم اشرف عباس صاحب کہتے ہیں:۔میرا تعلق اردن سے ہے جہاں میری پیدائش 1979 میں ہوئی۔ ہم پانچ بہن بھائی ہیں اور والد صاحب کے مالی حالات کافی اچھے ہونے کی وجہ سے ہماری ابتدائی زندگی ناز ونعم میں اور عیش وعشرت کے ساتھ گزری۔ پھر حالات بدلے اور امارت جاتی رہی لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ غربت میں بھی سفید پوشی کا بھرم قائم رہا۔ ہمارے والد صاحب گوکہ آخری ایام میں اخوان المسلمین میں شامل ہو گئے تھے لیکن دینی تشدد کی ان کے ہاں کوئی جگہ نہ تھی۔انہوں نے ہمیشہ ہمیں آزادئ فکر اور خوداعتمادی کی تعلیم دی۔

مطالعہ کا شوق

والد صاحب ہمیشہ ہمیں کثرت مطالعہ کی تلقین کرتے رہتے تھے اور میرے لئے تو خصوصی طور پر کئی کتب بھی خرید لاتے ۔ والد صاحب کی توجہ کی وجہ سے مجھے مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ میں تقریبًا ہر کتاب ہی پڑھ لیتا تھا خواہ اس کا مضمون کچھ بھی ہو۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میری مطالعہ کی عادت اور بھی بڑھ گئی اور میں نے دینی، سیاسی ، فلسفہ، علم النفس، جادو اور دہریت وغیرہ کے موضوعات پر بہت کچھ پڑھا جس کی وجہ سے میرا علم بفضلہ تعالیٰ بہت گہرائی اور وسعت اختیار کر گیا۔

نماز ترک کردی!

میں دیکھتا تھا کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والوں کی حالت کسی کے لئے نمونہ نہیں رہی۔بعض شعائر صرف ظاہری رسم ورواج تک ہی محدود ہوکر رہ گئے ہیں اور ان میں کسی قسم کا کوئی مغز باقی نہیں رہا۔ مجھے یہ بات تو سمجھ آتی تھی کہ ان اسلامی اعمال کا نتیجہ کسی اور صورت میں ہونا چاہئے لیکن میں اس نتیجہ اور صورت سے ناآشنا تھا۔میں تقریبًا 13 سال کی عمر سے ہی نماز کا پابند تھا لیکن جب میں نے دیکھا کہ جو نماز میں پڑھتا ہوں نہ اس میں کوئی لذت ہے نہ دعا قبول ہوتی ہے،تو میں نے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیا۔میرا یہ فیصلہ صرف میری اپنی حالت کی بنا پر نہ تھا بلکہ میرے اردگرد بسنے والے جملہ مسلمانوں کی یہی حالت تھی۔حتی کہ بڑے بڑے مولوی اور علماء بھی بہت دعائیں کرتے تھے لیکن کسی کی دعائیں قبول نہ ہوتی تھیں۔ میں جب ان امور کے بارہ میں سوال کرتا تو کوئی شافی جواب نہ ملتا تھا۔اس کا پہلا ردّ عمل یہ ظاہر ہوا کہ میں نے نماز پڑھنا ہی ترک کر دیا۔

اختلافِ اُمّت رحمت یا زحمت؟!

مجھے علماء اور مختلف اسلامی فرقوں کے باہمی اختلاف سے سخت کوفت ہوتی تھی۔ جب میں اپنی اس تکلیف کا ذکر کسی کے سامنے کرتا تو وہ مجھے ’’اِخْتِلَافُ أُمَّتِیْ رَحْمَةٌ‘‘ کہہ کر چپ کرا دیتا۔ مجھے اس قول کے صحیح معانی کی خبر نہ تھی اور شاید یہ کسی رنگ میں درست بھی ہو لیکن جو حقیقت میری آنکھوں کے سامنے تھی وہ یہ تھی کہ اس اختلاف کی وجہ سے حقد اور کینے پنپ رہے تھے جو رفتہ رفتہ جہنّم کی آگ بن کر لوگوں کے قتل وخون پر منتج ہو رہے تھے۔

اشرف المخلوقات!

علاوہ ازیں میرے دل میں بکثرت یہ سوال بھی اٹھتا تھا کہ کیا انسان واقعی خدا کے نزدیک اشرف المخلوقات ہے؟اس سوال کے پیدا ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ہم آئے دن جنّوں اور ان کی غیر معمولی طاقتوں اور کاموں کے بارہ میں سنتے رہتے تھے۔میں سوچتا تھا کہ اگر ہم اشرف المخلوقات ہیں تو ہم ایسی طاقتیں کیوں حاصل نہیں کر سکتے؟ اللہ تعالیٰ نے اسے ہی کیوں یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ ہمارے جسموں ، جذبات اور خیالات پر بھی قابض ہوجائے اور ہمیں یہ بھی طاقت حاصل نہیں ہے کہ فورًا جان سکیں کہ ہمارے ساتھ جنّوں نے یہ حرکت کر دی ہے۔بلکہ مختلف عاملوں اور مولویوں کے پاس چکر لگانے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ دراصل ہماری بیماری کی وجہ جنّ ہیں۔ ہم اگر اشرف المخلوقات ہیں تو نہایت خوفناک اور مبہم سی دنیا کے باسی ہیں۔علاوہ ازیں قصص الأنبیاء کے نام پر ہمیں سنائی جانے والی حکایات بھی ایسی عجیب وغریب تھیں کہ جیسے وہ ہماری اس دنیا کے لوگ نہ تھے بلکہ کسی اور دنیا سے آئے تھے۔بہرحال میرے ذہن میں ایسے بے شمار سوالات آتے تھے جن کا اطمینان بخش جواب مجھے کہیں سے نہ ملتا تھا۔

دہریت یا مذہب؟!

جب 2000ء کا سال آیا تو مَیں اپنے مذکورہ بالا سوالات اور سوچوں کی بنا پر دہریت کے دہانے پر جا پہنچا تھا۔ بلکہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں نے دہریت اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ پھر خیال آیا کہ مجھے ایسا قدم اٹھانے سے قبل فلسفہ اور دیگر مذاہب کے بارہ میں بھی کچھ پڑھ لینا چاہئے۔ یہ سوچ کر میں اپنے ملک اردن میں موجود مختلف مولویوں اور عیسائیت کے مختلف فرقوں کے پادریوں سے ملا۔ان میں انگلیکن چرچ ، مورمن، کیتھولک، آرتھوڈکس اور یہوواوٹنس وغیرہ شامل ہیں۔ان فرقوں کے علماء سے ملاقات کے وقت یہ سوال مَیں سب سے پوچھتا تھا کہ: تثلیث کیا ہے؟ اور آپ کو ایک خدا کی بجائے تین خداؤں کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا مجھے ایک ہی جواب ملتا کہ کائنات میں بے شمار ایسے امور ہیں جن کو سمجھنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں کہتا کہ اگر ایک پادری اس عقیدہ کو سمجھنے سے قاصر ہے تو پھر عام آدمی اسے کیا سمجھے گا؟ کیا مذہب صرف دین کے ٹھیکیداروں کے لئے نازل ہوا ہے؟ کیا دین کی سمجھ بوجھ صرف علماء پر ہی موقوف ہے؟

دوسرا سوال میں ان سے یہ پوچھا کرتا تھا کہ توریت نے انبیاء کو شرابی ، زانی اور ایسے بنیادی اخلاق سے عاری ہونے کی حالت میں کیوں پیش کیا ہے جن کا بچے بھی پاس کرتے ہیں؟ اس کا بھی مجھے کوئی معقول جواب نہ ملتا تھا۔ بہرحال میں عیسائیت اور یہودیت کی صداقت کا کسی طور قائل نہ ہوسکا۔اس کے بعد اسلام کو دیکھا تو اس کے بارہ میں بھی میرے دل میں کوئی محبت پیدا نہ ہوئی۔دیگر ادیان پر بھی غور کیا اور ان کی بابت پڑھا لیکن سب کے سب اس لحاظ سے ایک جیسے ہی دکھائی دیئے کہ عبادات کی ظاہری ادائیگی پر تو بہت زور تھا لیکن روحانیت اور مغز نام کی کوئی صورت باقی نہ تھی۔ مجھے کسی دین میں زندہ خدا دکھائی نہ دیا۔

گمراہ نے راستہ دکھا دیا

میری تحقیق کا سفر پانچ سال تک جاری رہا یہاں تک کہ 2005ء کا سال آ گیا اور میں نے بالآخر فیصلہ کرلیا کہ اب میرے لئے صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے دہریت۔ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر اس کائنات کا کوئی رب ہے تو میں نے تمام ادیان کے بارہ میں تحقیق کرنے اور کسی کو قابلِ عمل نہ پانے کے بعد اس خدا پر اپنے دہریہ ہونے کے بارہ میں بزعمِ خود حجت قائم کر دی ہے۔ ابھی میں اس بارہ میں سوچ رہا تھا کہ ایک روز میں نے انٹرنیٹ پر ایک ویب سائٹ پر ایک شخص کی زبانی قادیانی جماعت کا نام سنا۔میرے لئے یہ نام عجیب وغریب اور حیران کن تھا اس لئے کہ میں نے تو اپنے خیال میں تمام بڑے بڑے مذاہب کا مطالعہ کیا تھا اور ان میں قادیانی نام سے تو کوئی مسلک میری نظر سے نہ گزرا تھا۔

مجھے اس شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ خود کو مسلمان کہتی ہے لیکن دراصل کافر اور بے دین جماعت ہے ، کیونکہ یہ لوگ شراب اور زنا اور منشیات کو حلال قرار دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا یہ لوگ زنا کو حلال قرار دیتے ہیں اور پھر بھی خود کو مسلمان کہتے ہیں!؟ میں نے اس شخص کی باتیں سنتے ہی انٹرنیٹ پر جماعت احمدیہ کے بارہ میں ریسرچ شروع کردی اور میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے فورًا ہی جماعت کی عربی ویب سائٹ مل گئی۔اور جب میں نے اس ویب سائٹ پر موجود مواضیع اور کتب اور رسالہ التقویٰ کے شمارے پڑھنے شروع کئے تو جہاں مدتوں سے تشنہ سوالوں کے جواب ملنے شروع ہو گئے وہاں ان علوم کے بارہ میں مزید جاننے کی خواہش بھی بڑھتی گئی۔

تحقیق وبیعت

یہ میری زندگی کے خوبصورت ترین ایام تھے جن میں مَیں کبھی انبیاء کی عصمت کے بارہ میں مضامین پڑھتا تھا تو کبھی ان کے بارہ میں غلط اور باطل روایات کے ردّ میں دلائل کا مطالعہ کرتا ۔کبھی میں شیاطین اور جنّوں کے بارہ میں بیش قیمت مضامین پڑھتا تو کبھی دجّال اور دیگر اختلافی مسائل کے بارہ میں مدلّل ریسرچ کے مطالعہ سے محظوظ ہوتا۔مَیں عقل ومنطق کا قائل تھا اور جماعت احمدیہ کی عربی ویب سائٹ تو جیسے ہر معاملہ میں عقل ومنطق کو دعوتِ فکر دے رہی تھی۔ مَیں ان دنوں میں روزانہ کام پر جاتا تھا لیکن ویب سائٹ پر موجود مواد کو پڑھنے کا نشہ ہی کچھ ایسا تھا کہ میں کام سے فورًا گھر آتا اور ویب سائٹ کا مطالعہ شروع کر دیتا۔ چند ایام کے بعد ہی میرے خیالات بدل گئے ، دہریت کی جگہ حقیقی اسلام نے لے لی، اور احمدیت میں مجھے وہ زندہ خدا مل گیا جس کی تلاش میں میں مارا مارا پھرتا تھا۔خدا کو پہچانا تو عبادتوں کا لطف بھی آنے لگا اور ہر گتھی سلجھتی چلی گئی۔لہذا میں نے خوب سوچ سمجھ کر 2005ء کے آخر پر بیعت ارسال کر دی۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد میری زندگی میں انقلاب برپا ہوگیا۔ مَیں نماز کی پابندی کرنے لگا ۔ میرے دوست میری اس حالت کو دیکھ کر نہایت متعجب ہوتے تھے۔انہیں یقین نہیں آتا تھا کہ یہ شخص جو کل تک بڑے فخر سے دہریت کا علَم بلند کئے ہوئے تھا آج نمازوں کا پابند ہوگیا ہے۔میرے اہل خانہ بھی حددرجہ حیران تھے۔الغرض دنیا کی چکا چوند اور شہوات کے پیچھے دوڑنے والے کو ایمان ونماز اور روحانیت کی دنیا سے تعارف ہوا اور وہ اسی دنیا کا ہوکر رہ گیا۔

شاید قبول احمدیت سے پہلے اور بعد کی حالت کے فرق کو بیان کرنے کے لئے یہ واقعہ کافی ہوگا۔

2004ء میں میری والدہ صاحبہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئیں تو محرم کے طور پر مجھے بھی مجبورًا ان کے ساتھ جانا پڑا۔ مکہ پہنچ کر میری والدہ صاحبہ تو طواف کرنے لگ گئیں لیکن مَیں دور ٹہلتا رہا اور تمسخرانہ ہنسی ہنستے ہوئے یہ کہتا رہا کہ بھلا ان عجیب وغریب حرکات کا کسی انسان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟

پھر یوں ہوا کہ بیعت کے بعد جب میرے لئے خانۂ خدا کی عظمت واضح ہوئی تو میں نے حج بھی کیا اور متعدد بار عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کی اور ہر بار ایک عجیب روحانی نشہ اور اعلیٰ لذت کا احساس ہوا۔

جماعت سے رابطہ

بیعت کے تین سال تک مَیں یہی سمجھتا رہا کہ اردن میں مَیں اکیلا ہی احمدی ہوں کیونکہ میں نے بیعت تو کر لی تھی لیکن مجھے کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا، نہ ہی کسی احمدی کے ساتھ کوئی رابطہ ہوسکا تھا۔تین سال کے بعد مجھے ایک عرب ملک میں ایک تجارتی کمپنی میں کام مل گیا۔ وہاں جا کر میں نے بغرض رابطہ دوبارہ بیعت ارسال کر دی اور اس بار مجھے جواب بھی مل گیا، ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ اس ملک میں احمدی احباب میرے ساتھ رابطہ کریں گے۔ مجھے تو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس ملک میں احمدی ہوں گے، بہرحال چند ایام کے بعد یہاں ایک دوست نے میرے ساتھ رابطہ کیا جو کہ اتفاقًا میرے شہر میں ہی رہتا تھا اور پھر دیگر افرادِ جماعت سے رابطہ ہوگیا۔ یہ 2008ء کی بات ہے۔

اس سے پہلے مجھے عربی ویب سائٹ کا ہی علم تھا اور مَیں کبھی کبھار اسی سے استفادہ کرتا تھا لیکن 2010ء میں مَیں نے ایک احمدی بھائی سے کہا کہ میں عربی ویب سائٹ سے کتب پڑھتا ہوں جو میرے لئے بہت تھکاوٹ کا موجب ہوتا ہے۔ اس نے کہا تم ایم ٹی اے کیوں نہیں دیکھتے؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا جماعت کا کوئی چینل بھی ہے؟ پھر اس نے مجھے ایم ٹی اے کے بارہ میں تفصیل بتائی اور میں نے اس کے بعد سے بلا ناغہ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔

اردن کے احمدیوں سے رابطہ

2011ء میں مجھے احمدی احباب کی زبانی اردن کے ایک احمدی دوست کی آمد کی اطلاع ملی۔ چنانچہ جب وہ آیا اور اس سے ملاقات ہوئی تو مَیں نے اس سے پوچھا کہ کیا اردن میں اَور احمدی بھی ہیں؟ اس نے کہا کہ خدا کے فضل سے وہاں احمدی سینکڑوں میں ہیں؟ یہ سن کر میرے دل میں ان سے ملاقات کی شمع روشن ہوگئی اور میں 2012ء میں محض ان سے ملاقات کے لئے اردن واپس گیا اور احباب جماعت سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ یقینًا روحانی بہار کے غیر معمولی ایام تھے۔

لازوال خزانہ

مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دنیا کی واحد روحانی مملکت ہے جس کا ایک امام ہے اور ایک نظام ہے، جس کا ہر فرد خلافت سے چمٹا ہوا ہے اور طاعت کے تاروں سے خلافت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ احمدیوں کی اپنے امام سے محبت وعقیدت اور پھر افراد جماعت کی آپس کی محبت ایک لازوال خزانہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے ہمیشہ بہرہ مند فرماتا رہے اور اس سے محروم افراد کو بھی اس عالمی وحدت کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

آزادئ مذہب اور مذہبی رواداری سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

(تحریر: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت 58 ”قُلْ مَا اَسْاَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا o“ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”فرماتا ہے تُو ان لوگوں سے کہہ دے کہ مَیں تم سے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے بدلہ میں کسی اجر کا طالب نہیں۔ میرا اجر تو صرف اتنا ہی ہے کہ اگر کسی شخص کا دل اسلام کی صداقت قبول کرنے کے لئے کھل جائے اور وہ اپنی مرضی سے اس راہ کو اختیار کرلے جو اُسے خدا تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے تو وہ اسلام میں داخل ہوجائے اور اپنے ربّ کی رضا حاصل کرے۔

یہ آیت اسلام کے اس بلند ترین نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے کہ **قبول مذہب کے بارہ میں ہر شخص کو آزادئ رائے کا حق حاصل ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔** اس بارہ میں کسی پر جبر و تشدّد کا روا رکھنا جائز نہیں۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے اُس وقت عرب اور دوسرے ممالک کے لوگ مذہبی معاملات میں جبر و تشدّد کو روا رکھنا بالکل جائز سمجھتے تھے لیکن قرآن کریم نے اس طریق عمل کو غلط قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ **لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔** (البقرہ:257)۔ یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں خدا تعالیٰ نے نمایاں فرق کرکے دکھا دیا ہے۔ پس جو سمجھنا چاہے وہ دلیل سے سمجھ سکتا ہے اس پر جبر نہیں کرنا چاہئے۔

اس آیت سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسلام غیر مذاہب سے کس قدر رواداری کی تعلیم دیتا ہے اور مذہبی معاملات میں انہیں کس قدر آزادی عطا کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اسلام کی اس روشن تعلیم کے ہوتے ہوئے **یورپین مستشرقین نے انتہائی ظلم سے کام لیتے ہوئے بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ آپؐ کا غیر مذاہب سے سلوک جبر و تشدّد پر مبنی تھا اور آپ کا مذہب تلوار کا مذہب تھا۔ حالانکہ مذہبی رواداری پر اسلام نے اس قدر زور دیا ہے کہ جس کی نظیر کسی اَور جگہ نہیں پائی جاتی۔**

(1) آپؐ کی بعثت سے پہلے دنیا میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ جب تک غیر مذاہب والوں کو کلّی طور پر جھوٹا ثابت نہ کرلیا جائے اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہوسکتی۔ مگر اسلام نے اس نظریہ کو غلط قرار دیا۔ **چنانچہ اسلام جہاں اپنی خوبیوں کو پیش کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح طور پر یہ بھی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسرے کی خوبی کا انکار نہیں کرنا چاہئے۔ اور یہ بھی کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہیں جن کا انکار کرنا سراسر ظلم ہے۔** چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصَارٰی عَلٰی شَیْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ وَهُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتَابَ۔ (البقرۃ:114)۔ یعنی یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ عیسائی کہتے ہیں یہودیوں میں کوئی خوبی نہیں اور یہودی کہتے ہیں عیسائیوں میں کوئی خوبی نہیں حالانکہ وہ دونوں ایک ہی کتاب پڑھنے والے ہیں۔ اور دونوں میں کچھ نہ کچھ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یعنی چاہئے تو یہ تھا کہ یہودی عیسائیوں کی خوبیوں کو تسلیم کرتے اور عیسائی یہودیوں کی خوبیوں کو تسلیم کرتے۔ نہ یہ کہ یہودی عیسائیوں کے متعلق کہنا شروع کردیتے کہ اُن میں کوئی خوبی نہیں اور عیسائی یہودیوں کے متعلق کہنا شروع کردیتے کہ اُن میں کوئی خوبی نہیں بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ وہ دونوں ایک ہی کتاب کے حامل ہیں۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو یہ تعلیم دی کہ دوسروں کی خوبیوں کو تسلیم کرنا چاہئے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ دوسرے مذاہب میں کوئی خوبی ہی نہیں وہ اپنی نابینائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کہ اس کے ذریعہ آپؐ نے تمام اقوام کے دل رکھ لئے ہیں۔ کسی کے مذہب کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں کوئی بھی خوبی نہیں اس مذہب کے پیرووں کے لئے سخت تکلیف دہ بات ہوتی ہے۔ پس اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصل پیش فرمایا کہ ہر قوم کی خوبی کو تسلیم کرو۔ اور اس طرح آپؐ نے دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب پر بہت بڑا احسان کیا۔

(2) **پھر آپؐ نے فرمایا کہ کسی مذہب کے پیرووں کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ اپنے مذہب کو دھوکا اور فریب سے مانتے ہیں بلکہ باوجود اس کے کہ پہلے مذاہب بگڑ چکے ہیں۔ ان کے ماننے والوں میں سے اکثر انہیں دل سے سچا سمجھ کر ہی مانتے ہیں۔**

چنانچہ قرآن کریم میں یہودیوں کے متعلق آتا ہے کہ اُن میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر اُن کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال بھی امانت رکھوا دیا جائے تو وہ اس میں خیانت نہیں کریں گے (آل عمران:76)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں میں ایسے لوگ موجود تھے جو اپنے مذہب کو سچا سمجھ کر مانتے تھے۔

اسی طرح عیسائیوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ اُن میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کا ذکر سن کر رونے لگ جاتے ہیں اور خشیّت سے اُن کے دل بھر جاتے ہیں (المائدہ:84)۔ کیا ایسے لوگ اپنے مذہب کو فریب سے ماننے والے ہوسکتے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دے کر اپنی امّت کو بتایا ہے کہ انہیں دوسرے مذاہب کے پیرووں کے احساسات کا ہمیشہ احترام کرنا چاہئے۔** کیونکہ خواہ وہ جھوٹے مذاہب کے پیرو ہوں مگر بہرحال وہ انہیں سچا سمجھ کر اُن کے پیچھے چل رہے ہیں۔

(3) **تیسرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام اقوام کے متعلق اصولی طور پر یہ تعلیم دی کہ اُن میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔** چنانچہ آپؐ نے فرمایا: وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (فاطر:25) یعنی دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا کوئی نبی نہ آیا ہو۔ اِس تعلیم کے ذریعہ چونکہ سب اقوام کے نبیوں کے تقدّس کو قبول کرلیا گیا ہے اس لئے وہ منافرت جو دائرۂ ہدایت کو محدود کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے دل سے دُور ہوجاتی ہے اور انسان عقیدۃً اس امر کو تسلیم کرلیتا ہے کہ سب مذہب کی اصل سچائی پر مبنی ہے اور مختلف مدارج میں ہدایت دوسرے مذاہب میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ اُن کی ابتدا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی۔ پس بندوں نے ان مذاہب کو خواہ کتنا بھی بگاڑ دیا ہو پھر بھی خدا تعالیٰ کی ہدایت میں سے کچھ نہ کچھ اُن کے پاس ضرور موجود ہے۔ اس لئے باوجود اختلاف کے مجھے اُن سے اتحاد رکھنا چاہئے اور انہیں محبت اور پیار کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔

(4) **چوتھی تعلیم آپؐ نے یہ دی کہ جب کسی قسم کی مذہبی بحث ہو تو جوش میں آکر گالیوں پر نہ اُتر آؤ۔** چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ (الانعام:109)۔ یعنی جب تمہاری دوسری قوموں سے بحث ہو تو وہ ہستیاں جنہیں تم نہیں مانتے خواہ انہیں خدا کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہو، پھر بھی انہیں بُرا بھلا نہ کہو ورنہ وہ بھی اس خدا کو گالیاں دینے لگیں گے جسے تم مانتے ہو۔ اور اس طرح تم خدا تعالیٰ کو گالیاں دلوانے کا موجب ہوجاؤ گے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے باپ کو گالی نہ دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے جو اپنے باپ کو گالیاں دے۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم کسی کے باپ کو گالیاں دو گے تو وہ تمہارے باپ کو گالیاں دے گا اور اس طرح تم خود اپنے باپ کو گالیاں دلوانے والے سمجھے جاؤ گے۔

(5) **پانچویں ہدایت آپؐ نے یہ فرمائی کہ صرف مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کسی قوم پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ جس قوم سے مذہبی اختلاف ہو اُس پر حملہ کرکے اس کو تباہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بالکل خلاف حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ (البقرۃ:191)۔ یعنی تم جنگ تو کرسکتے ہو مگر صرف انہی سے جو تم پر حملہ آور ہوں۔ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کبھی کسی پر حملہ نہ کرنا۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حربی غیر مسلموں کو بھی حرّیت ضمیر عطا کی اور بتایا کہ خواہ کسی کا کوئی مذہب ہو، اُس کی وجہ سے کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اُسے مارے یا نقصان پہنچائے۔

(6) **چھٹا حق آپؐ نے غیر مسلم اقوام کا یہ قرار دیا کہ فرمایا خواہ کسی قوم سے عہد ہو تمہارا فرض ہے کہ تم اُسے قائم رکھو۔**

لوگوں کو یہ بہت بڑی غلطی لگی ہوئی ہے اور اس غلطی میں وہ مسلمان بھی مبتلا ہیں جو قرآن کریم پر تدبّر نہیں کرتے کہ غیروں سے جو عہد ہوا اُسے توڑ دینا کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف حکم دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ۔ (الانفال:59)۔ یعنی اگر کوئی قوم عہد توڑ دے تو اُسے بتا دینا چاہئے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے اب ہم پر بھی عہد کی پابندی نہیں۔ یونہی اُس پر حملہ نہیں کردینا چاہئے۔ چنانچہ ابوسفیان جب صلح حدیبیہ کے بعد مکّہ میں آیا اور اُس نے کہا کہ اب مَیں نئے سرے سے معاہدہ کرتا ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوسفیان! تم نے یہ اعلان اپنی طرف سے کیا ہے، مَیں نے نہیں کیا۔ اور اِس طرح اُسے بتا دیا کہ اب ہم تم پر حملہ کریں گے۔ اس کے مقابلہ میں آجکل جب کسی ملک پر حملہ کرنا ہوتا ہے تو اس قسم کے اعلان کئے جاتے ہیں کہ فلاں حکومت سے ہمارے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ چنانچہ اٹلی نے جب ٹرکی پر حملہ کیا تو اس حملہ سے تین دن پہلے یہ اعلان کیا گیا کہ ٹرکی کے ساتھ ہمارے آجکل ایسے اچھے تعلقات ہیں کہ اس قسم کے تعلقات پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ یہ اعلان صرف اس لئے کیا گیا کہ ٹرکی غافل رہے اور اس پر اچانک حملہ کردیا جائے۔ مگر ابوسفیان نے جب اعلان کیا تو اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر خاموش بھی رہتے تب بھی آپؐ پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوتی۔ کیونکہ مکّہ والے معاہدہ توڑ چکے تھے۔ مگر آپؐ خاموش نہ رہے بلکہ فرمایا کہ یہ تمہارا اپنا اعلان ہے۔ ہمارا نہیں۔ اِس طرح اُسے اشارۃً بتا دیا کہ اب ہم حملہ کرنے والے ہیں۔

(7) ساتویں۔ **پھر آپؐ نے مسلم اور غیر مسلم کے تمدّنی حقوق ایک جیسے قرار دیئے** اور یہ بات ایسی ہے جو صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی ہے۔ آپؐ سے پہلے یہودیوں میں یہ حکم تھا کہ تم اپنے بھائیوں یعنی یہودیوں سے سُود نہ لو۔ دوسروں سے لے لیا کرو (استثناء بات 23 آیات 19 و 20۔ واحبار باب 25 آیات 35 تا 37) مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُود نہ یہودیوں سے لو نہ عیسائیوں سے نہ مسلمانوں سے۔ غرض کسی سے بھی سُود نہ لو۔ گویا سب سے ایک سا سلوک کرنے کا حکم دیا (البقرۃ:279۔280)۔ اس طرح **رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمدّنی سلوک کے بارہ میں مسلم اور غیر مسلم کے امتیاز کو اُڑا دیا۔**

(8) **آٹھویں تعلیم آپؐ نے یہ دی کہ غلاموں کی آزادی میں بھی مسلم اور غیر مسلم کا کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔** چنانچہ جنگ حنین کے موقعہ پر سینکڑوں غلام جو پکڑے آئے۔ باوجود اس کے کہ وہ دشمن تھے آپؐ نے انہیں آزاد کردیا۔

(9) **نویں تعلیم غیر مسلموں کے متعلق آپؐ نے یہ دی کہ جہاں اسلامی حکومت ہو وہاں مسلمانوں پر زیادہ بوجھ رکھا جائے اور دوسروں پر کم۔** چنانچہ اسلامی احکام کے ماتحت ضروری ہے کہ (1) مسلمان لڑائی میں شامل ہوں۔ (2) عُشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا دیں۔ (3) زکوٰۃ دیں۔ لیکن غیر مسلموں کے لئے صرف اڑہائی روپیہ کے قریب فی کس ٹیکس رکھا گیا ہے جو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے اور پھر لڑائی میں انہیں آزادی دی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ مسلمانوں سے اجازت لے کر اپنی خوشی سے وہ لڑائی میں شامل ہوجائیں۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے متعلق ایسی روادارانہ تعلیم دی ہے جس کی مثال دنیا کا کوئی اَور مذہب پیش نہیں کرسکتا۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

ہر سفر جو مَیں کرتا ہوں اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی پر اور جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔

جلسہ کے علاوہ دو مساجد کے سنگ بنیاد اور دو مساجد کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں۔

جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔
ٹی وی کے ذریعہ جرمنی کے علاوہ آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ میں بھی جماعت کا پیغام پہنچا۔

مجموعی طور پر تیس اخبارات، تین ریڈیو اسٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے اِن فنکشنز کو کوریج دی۔

[جلسہ سالانہ اور دیگر تقاریب میں شامل ہونے والے مختلف افراد کی طرف سے
حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور اسلام احمدیت سے متعلق نیک جذبات کا اظہار]

آج کینیڈا، بیلجیم اور آئرلینڈ کے جلسہ سالانہ کے علاوہ خدام الاحمدیہ یوکے (UK) کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5 جولائی 2013ء بمطابق 5 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ ہر سفر جو مَیں کرتا ہوں اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں جلسہ سالانہ جرمنی ہوا اور مَیں نے وہاں شمولیت کی۔ وہاں جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔ امیر صاحب جرمنی مجھے کہنے لگے کہ جو کچھ مَیں دیکھ رہا ہوں، میری اور میرے ساتھیوں کی سوچ سے بھی بالا ہے۔ جرمنی میں جرمن لوگوں اور جرمن پریس میں اس دفعہ اتنی دلچسپی ظاہر ہوئی ہے کہ جو پہلے نہیں ہوتی تھی۔ مسجدوں کے سنگِ بنیاد کے تقاریب ہوئیں۔ مسجدوں کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں۔ پہلے سے بڑھ کر مقامی لوگوں کی دلچسپی نظر آئی۔ انتظامیہ کی بھی دلچسپی نظر آئی، پڑھے لکھے لوگوں کی دلچسپی نظر آئی، بلکہ چرچوں کے پادریوں کی بھی دلچسپی نظر آئی۔ جلسہ سالانہ ہوا تو اُس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھے۔ بہرحال انسانی سوچ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ کم از کم جو کچھ وہاں ہوا، اُس سے پہلے گو جماعت جرمنی کی بہت اچھی توقعات تھیں کہ اس دفعہ انتظامات بہتر ہوں گے، لوگوں کی رسپانس اچھی ہوگی، لیکن یہ خیال بھی نہیں تھا کہ اتنے وسیع طور پر انتظامات سے بڑھ کر اور توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اس وقت جیسا کہ میرا طریقہ کار ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا کچھ ذکر کروں گا، سفر کے حالات بیان کروں گا، دوسرے جلسہ کے کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا جاتا ہے، تو اس سلسلے میں کچھ جلسہ کے انتظامی معاملات اور شکریہ بھی ادا کروں گا۔

دس دن کا یہ سفر بہت مختصر تھا۔ یہاں سے جب مَیں وہاں گیا ہوں تو اس عرصے میں انہوں نے دو مساجد کی سنگِ بنیاد رکھوائیں، دو مساجد کا افتتاح ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کا فنکشن نہایت کامیاب ہوتا رہا۔ اس لحاظ سے اسلام کی تبلیغ کا موقع ملا کہ مسجد کے حوالے سے وہاں کے لوگوں کے جو کچھ تحفّظات ہیں، وہ دُور ہوئے۔ اُن کی مورفیلڈن میں ایک مسجد سُبْحَان ہے، اُس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مسجد بیت العطاء فلورس ہائم میں ہے اُس کا افتتاح ہوا۔ یہ مسجد جو ہے یہ پہلے سے تعمیر شدہ عمارت تھی اور اس کو خرید کر مسجد میں اس کو تبدیل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد نے اس عمارت کو مسجد میں بدلنے کے لئے سات ہزار گھنٹے وقارِ عمل کیا ہے۔

پھر نوئے ویڈ کی مسجد بیت الرحیم ہے، اس کا افتتاح ہوا۔ اور بیت الحمید فلڈا کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ان تمام فنکشنز میں وہاں مختلف مہمان، مقامی لوگ، میئرز، افسران، سیاستدان، مذہبی نمائندے مختلف جگہوں

کے آئے ہوئے تھے۔

مسجد بیت العطاء جو ہے، وہاں صوبہ ہیسن کے سیکرٹری آف سٹیٹ، ڈاکٹر اوڈالف نے اپنے ایڈریس میں ایک تو مبارکباد پیش کی، پھر کہتے ہیں کہ مَیں دسمبر میں جامعہ کے افتتاح میں بھی شامل ہوا تھا اور مسجد نور کے افتتاح کا بھی انہوں نے حوالہ دیا جو 1959ء میں ہوا، اور پھر جماعتی تعلیم، اسلام کی تعلیم اور احمدیوں کے رویّے کا ذکر کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں آپ کی جماعت کا نہایت احترام کرتا ہوں اور ہمارے ساتھ کام کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس بات پر بھی آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایسے مختلف پروگرام رکھے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کی اچھی تصویر عوام الناس کے سامنے آئی ہے جس میں چیریٹی واک ہے، گلیوں کی صفائی ہے اور بچوں کی تنظیم کی مدد ہے، وقارِ عمل ہے۔ تو اس طرح کے یہ بہت سارے تأثرات ہیں۔ میں نے بیچ میں چند ایک واقعات لئے ہیں۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں 270 کے قریب جرمن مہمان شامل ہوئے تھے اور چار مختلف علاقوں کے میئرز، سیکرٹری آف سٹیٹ، ایک سیاسی پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین، نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر، چرچز کے پادری یا اُن کے نمائندے، پولیس کمشنرز اور اسی طرح سیکرٹری کونسل کے نمائندے وغیرہ شامل ہوئے۔ اسی طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جو مختلف احباب ہیں، وہ شامل ہوئے۔

بیت الحمید مسجد جو ہے اس میں وہاں کے فرسٹ کونسلر آف سٹی نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ فلڈا شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے، کئی دہائیوں سے یہاں اس جگہ پر مقیم ہے۔ میں آپ لوگوں کے معاشرے کی مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔ پھر آپ کا مسجد بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہماری زبان میں کہاوت ہے کہ باتوں کے بجائے اعمال کے ذریعہ انسان کا اندازہ لگایا کرو۔ اور آپ کی طرف سے اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے ہیں اور نمایاں ہیں۔ اور یہ فیصلہ کُن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے اور اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔

اسی طرح ایک لوکل مہمان نے تبصرہ کیا۔ اکیاسی (81) سال ان کی عمر ہے اور انہوں نے وہاں میرا ایڈریس بھی سنا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے جو باتیں بیان کی ہیں یعنی اسلام کی ترقی کی باتیں، اپنی زندگی میں تو شاید نہ دیکھ سکوں، لیکن تم دیکھو گے کہ آپ کے بانی جماعت جن کے متعلق میں نے انٹرنیٹ پر پڑھا ہے، ان کے پیغام کو دنیا قبول کرے گی اور حقیقی اسلام ان کے ذریعہ سے پھیلے گا۔ پھر وہ اگلے دن دوبارہ تشریف لے آئے اور کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں آپ کے مذہب کی سچائی کو پالیا ہے۔ مجھے نماز سکھاؤ تاکہ میں دعا کر سکوں۔

پھر اس پروگرام کے آخر پر ضلع کونسل کے صدر وہاں کے مقامی صدر جماعت کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ کے امام ہماری ضلعی کونسل کے ہیڈ آفس آئیں۔ ہم نے خطاب سنا ہے اور بہت سے سیاستدانوں نے اس خطاب کو ایک روشن خطاب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کے امام جماعت کے اس خطاب نے ہماری عقلوں کو جلاء بخشی ہے اور ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔

وہاں کے صدر صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے لوگ مسلسل مسجد دیکھنے کے لئے آرہے ہیں۔ ہمیشہ جہاں مسجدیں تعمیر ہوتی ہیں وہاں تبلیغ کے نئے راستے کھلتے ہیں اور تعارف بڑھتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ابھی تک (دو دن کے بعد انہوں نے رپورٹ دی تھی کہ) پانچ سو سے زائد افراد آچکے ہیں اور بہت ساروں نے اسلام کی تعلیم جاننے سے متعلق بہت دلچسپی دکھائی ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ بعض افراد کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ یہ باہر سے آنے والے مہمان نہیں ہیں بلکہ ہماری جماعت کے ہی ممبر ہیں۔

ایک خاتون اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ مجھے آپ کے امام کو دیکھ کر اور اُن کا خطاب سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی، عیسائیت کے بارے میں نہایت کشادہ دلی رکھتے ہیں اور Love for all, Hatred for none کا نعرہ ہم نے بہت بار سنا ہے۔ اور پھر یہ کہتی ہیں کہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں جو

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

ہمیں جوڑتی ہیں نہ کہ جدا کرتی ہیں۔ مذاہب کے بارے میں انسان کے لئے غور کرنا لازمی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ ایک دوسرے میں اتنا فرق اور اختلاف موجود نہیں ہے۔

ایک دوست نے اظہار کیا کہ جو پیغام خلیفہ نے پہلے دیا تھا وہ یہ تھا کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے اور یہ ایک نہایت ضروری پیغام ہے جس کی آپ کے امام جماعت بار بار وضاحت فرما رہے ہیں (یہ پہلے بھی شامل ہو چکے ہیں فنکشن میں)۔

پھر ایک دوست نے کہا کہ مجھے بہت اچھا محسوس ہوا ہے کہ یہاں محبت اور پیار کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ مَیں خود تو فعّال پروٹسٹنٹ عیسائی ہوں اور ہمارے لئے بھی جدید عہد ناموں میں لفظ محبت نہایت اہم ہے لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس لفظ کو چرچ میں اتنی بار سنا ہو۔ اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں اتنا علم تو نہیں تھا لیکن جو محبت مجھے یہاں ملی ہے یہ ہر جگہ نہیں ملتی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو سب کو معلوم ہے اور مجھے اس کو چھپانے کی ضرورت بھی نہیں کہ اسلام کے بارے میں جرمنی میں لوگوں کو بہت سے تعصّبات ہیں اور میڈیا کی وجہ سے غلط تصویر دکھائی جاتی ہے۔ اکثر مسلمانوں کو ذاتی طور پر جانتے ہی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہر اس جگہ پر جہاں ذاتی تعلق قائم ہو جائیں وہاں معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل بات کیا ہے؟

اسی طرح ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے بھی میرے انٹرویو لئے جس میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضرورت اور مساجد میں کردار کے بارے میں سوال کئے گئے۔ اور اس طرح تقریباً مجموعی طور پر تین اخبارات، تین ریڈیو سٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے ان فنکشنز کو کوریج دی۔ جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ جرمنی کے دوسرے چینلز زیڈ ایف (ZF)، زیڈ ٹی ایف (ZTF) نے فلڈا کی مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب کے متعلق 27 جون کو تقریباً تین منٹ کی خبر نشر کی اور اُس میں مجھے مسجد کی بنیاد رکھتے ہوئے بھی دکھایا گیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔

پرنٹ میڈیا کے ذریعہ، اخبارات کے ذریعہ مجموعی طور پر بارہ لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اور نیشنل ٹی وی پر کوریج کے ذریعہ پورے جرمنی میں میری تصویر کے ساتھ جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔ انٹرنیشنل سیٹ تھری (International SAT 3) جو کہ جرمنی اور آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کا مشترکہ چینل ہے، اس ٹی وی پر جلسہ کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔ اس طرح ٹی وی کے ذریعہ تین ممالک میں جماعت کا پیغام پہنچا ہے جس کی کم از کم جرمنی کی جماعت کو توقع نہیں تھی۔

اخبار Main-Taunus-Kurier نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں کہا۔ یہ جگہ جس کو ہم نے اب مسجد میں کنورٹ (convert) کیا ہے یہ پہلے ایک مارکیٹ تھی کہ جہاں بہت ساری چیزیں پیسوں کے عوض دی جاتی تھیں جو کہ جسمانی ضروریات کے لئے ہوتی تھی، مسجد میں بھی کچھ ہوتا ہے، خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن مفت چیز ملتی ہے اور وہاں روحانی چیز ملتی ہے۔ یہ اخبار خبر لگا رہا ہے۔ اور پھر چندوں کے بارے میں بتایا۔ وہاں جماعت کو جرمنی میں سرکاری طور پر وہ سٹیٹس (Status) مل گیا ہے کہ اب جماعت وہاں اپنے سکول بھی کھول سکتی ہے بلکہ اور دوسرے پروگرام کر سکتی ہے بلکہ چرچ کی طرح ایک حد تک ٹیکس کی طرز کا ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔ اُس پر میں نے اُنہیں کہا تھا کہ جماعت چندے دیتی ہے اور خوشی سے دیتی ہے اور یہ مسجد بھی قربانی کر کے جماعت نے بنائی ہے اس لئے ہمیں کسی ٹیکس کی ضرورت نہیں، نہ اس بنیاد پر گورنمنٹ سے کسی مدد کی ضرورت ہے، نہ لوگوں سے زبردستی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خود قربانیاں دے کر جماعت کے لئے خرچ کرتے ہیں، مساجد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

خلافت اور جماعت کا جو تعلق ہے یہ غیروں کو بھی بہت زیادہ نظر آتا ہے۔ ایک مہمان لکھتے ہیں کہ احمدی اپنے خلیفہ سے جو محبت کرتے ہیں اُس کی مثال دنیا کے تعلقات میں نہیں ملتی۔ احمدیوں کا اپنے خلیفہ کا قریب سے دیدار ایک ناقابلِ فراموش (بات) ہے اور اسی طرح خلافت کا جماعت سے اور جماعت کا خلافت سے جو یہ تعلق ہے، یہ غیر بھی اب محسوس کر رہے ہیں۔ اور بہت سارے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا۔

بعض چیزیں اکثر کی مشترک ہیں۔ ایک ہی طرح کی باتیں ہیں۔ بعض اظہار ہیں، جذبات ہیں، اُن کو مَیں چھوڑتا ہوں۔

پھر جب مَیں نے اُن کو یہ کہا کہ ہمیں جماعت کی اور اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر مذہب کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور یہی ہماری تعلیم ہے اور یہ مسجد اس مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی تو اس کو اخباروں نے بہت زیادہ ہائی لائٹ (Highlight) کیا۔ اور درجنوں کے حساب سے انہوں نے جو انٹرنیٹ اپنے پر ویب سائٹس ہیں اُن میں بھی مساجد کی تصاویر دیں اور اس پر عام ہیں۔ یہ تو مساجد کے ذریعہ سے اس بہت سارے علاقے میں تبلیغ ہوئی۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ذریعہ کی جو رپورٹ ہے وہ یہ ہے کہ اس

سال فرانس اور بیلجیم سے آنے والے نومبائعین اور زیرِ تبلیغ دوستوں کے علاوہ مالٹا، اسٹونیا، آئس لینڈ، لیتھوینیا، ہنگری، لیٹویہ، رشیا، تاجکستان، قرغزستان، کوسوو، البانیا، بلغاریہ اور میسی ڈونیا سے بھی وفود آئے تھے اور ان میں غیر مسلم دوست بھی شامل تھے، جو جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ بھی شامل تھے، زیرِ تبلیغ بھی شامل تھے، احمدی بھی شامل تھے۔ بلغاریہ کا ایک بہت بڑا وفد تھا جو اسّی (80) افراد پر مشتمل تھا۔ میسی ڈونیا سے ترپن (53) افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں پندرہ عیسائی تھے، دس غیر احمدی تھے اور بائیس احمدی تھے۔ اور یہ لوگ ہزاروں میل سفر کر کے آئے تھے اور ہر ایک کا یہی تأثر تھا کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے ہم بے حد متأثر ہوئے ہیں اور احمدیوں نے تو برملا کہا کہ جلسہ نے ہمارے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے اور غیروں کے یہ تاثرات تھے کہ ایسے نظارے ہم نے کہیں نہیں دیکھے۔

جرمنی کا جلسہ بھی یورپ اور خاص طور پر مشرقی یورپ اُن علاقوں کے لئے ایک مرکز بن گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سے مختلف ممالک کے لوگوں کا آنا جانا آسانی سے ہے اس لئے تبلیغی میدان بھی وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس طرح ہمیشہ ہمارے بچوں کے پانی پلانے اور خدمت کرنے کے بارے میں، بوڑھوں کی خدمت کرنے کے بارے میں، ایک نظام کے تحت ہر کام ہونے کے بارے میں تأثرات کا اکثر عموماً اظہار ہوتا ہے تو اس عمومی خیال کا ہر ایک نے وہاں اظہار کیا۔ بلکہ بعضوں نے تو کہا کہ ہمارے لئے تو یہ معجزہ ہے۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک تراجہ ایمیلیجا (Traja Emilija) صاحبہ عیسائی خاتون ہیں، وہاں انگریزی کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں، ہر چیز ایک نظام کے تحت منظّم طور پر ہو رہی تھی۔ بچوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد تک سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے جس سے نظر آیا کہ آپ کی جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔ کہتی ہیں کہ یہاں آپ کے امام جماعت کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام کیا ہے۔ اور اسلام کا مطلب محبت، عزت افزائی اور سب کے لئے امن ہے۔ کہتی ہیں جلسہ نے ہمیں بدل کے رکھ دیا ہے اور ہم نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی ہے۔ گویا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا، عیسائیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اثر ہوتا ہے۔

میسی ڈونیا کے ایک ڈاکٹر اورہام (Orham) صاحب ہیں۔ جلسہ پر وفد کے ساتھ آئے۔ کہتے ہیں کہ مَیں ڈاکٹر ہوں۔ بلقان اور مقدونیہ میں گزشتہ لڑی جانے والی تین جنگوں کے زخمیوں کی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ قومیت کے فرق کے بغیر میں نے لوگوں کی خدمت کی ہے۔ اس جلسہ میں مَیں نے دیکھا کہ مختلف قوموں کے افراد میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں تھا۔ یہاں مَیں نے خلیفۂ وقت کی تقریریں سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے اپنی اصل جگہ مل گئی ہے اور یہ کہ اب مجھے اس تبدیلی سے گزرنا ہو گا اور انہوں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ جلسہ کے آخری دنوں میں انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں حج پر بھی گیا تھا، وہاں مَیں نے دیکھا کہ مسلمان کیا ہوتے ہیں۔ وہاں تو مَیں نے اسلام کے خلاف سیاست ہی دیکھی ہے۔ یعنی مسلمان کے قول اور فعل میں بڑا تضاد تھا اور سیاست زیادہ تھی۔ کہتے ہیں اُن کے ساتھ دل مطمئن نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جماعت جو ریفارم پیش کرتی ہے یہ بہت اچھا ہے۔ جماعت کسی کو اسلام سے نہیں نکالتی بلکہ اسلام میں اُسے مضبوط کرتی ہے۔ اور کہتے ہیں اب میں نے احمدیت قبول کر لی ہے اور میرے لئے یہی صراطِ مستقیم ہے۔ کہتے ہیں کہ حیرت انگیز بات ہے، اتنا بڑا مجمع اور کوئی پولیس والا نہیں۔ یہ دیکھ کر بھی حیرت ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت کو بھی تسلّی ہے کہ یہاں کوئی جھگڑا نہیں ہو گا۔ پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت نے جو بعض امور پیش کئے وہ کسی مولوی سے کبھی نہیں سنے۔ یہ سب کچھ اتنا واضح تھا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مَیں اب آپ کے ساتھ ہوں جس میں ایک خلیفہ موجود ہے۔ جب مجھے علم ہوا کہ ایک خلیفہ موجود ہیں تو مَیں سمجھا کہ مجھے راستہ مل گیا ہے کیونکہ ہمیں خلیفہ اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔

پھر میسی ڈونیا کے ایک نوجوان بائیرم ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نئے احمدی ہیں اور اس سے پہلے مسلمان تھے بلکہ ایک ایسے کٹّر مسلمان خاندان سے تھے جو مولوی طبع ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں میرے دادا غیر احمدی مولوی ہیں اور اُن کی طرف سے قبولیتِ احمدیت پر بہت مخالفت کی گئی۔ مخالفت کی وجہ سے چھ مہینے کے لئے گھر سے ان کو نکلنا پڑا لیکن یہ ثابت قدم رہے۔ بعد میں ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی اور یہاں جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک نظم پڑھنے کی بھی اجازت چاہی جو میسی ڈونیا کے لوگوں نے ہی لکھی تھی۔ تو میں نے کہا ہاں آپ پڑھیں۔ یہ نظم انہوں نے اور اُن کے ساتھ کچھ اور بچوں نے ایسے انداز میں پڑھی کہ وہاں ایک عجیب ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ایم ٹی اے والے انشاء اللہ دکھائیں گے۔ ایک تو آواز بھی اُن کی اچھی تھی، پھر وہیں کے لوکل بچے بھی بیچ میں شامل ہوئے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مدح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بارے میں ذکر تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تو تھا کہ ہمیں جلسہ پر پڑھنے کا موقع دیا جائے لیکن موقع نہیں ملا۔ تو بہرحال انہوں نے نظم پڑھ کر سنائی۔

جرمنی کی انتظامیہ کو مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اگر ایسے لوگ نظمیں پڑھنا چاہیں تو اُن کو جلسہ کے بعد میں پڑھنے کے لئے اجازت دیا کریں، بجائے اس کے کہ صرف اردو کی نظمیں پڑھی جایا کریں۔ مختلف لوگ ہوتے ہیں، مختلف قومیتیں ہوتی ہیں اُن کو اجازت ملنی چاہئے۔ لجنہ میں بھی اس دفعہ جرمن نظم پڑھنے والوں کا شکوہ ہے کہ اُن کو بہت تھوڑا موقع ملا اور آخر میں اردو نظمیں زیادہ پڑھی گئیں۔ اس لئے اُن کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

بیلجیم کے ایک مقامی دوست ہیں، یہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی باہمی اخوت، پیار و محبت اور انسانیت کی خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے دو سال سے جماعت کی تعلیم پر ریسرچ کی ہے۔ مَیں مسلمان بھی تھا لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میں نے ایک روز خواب میں اذان کی آواز سنی تو میں نے سوچا کہ مجھے نماز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ آج جب میں نے خلیفۂ وقت کا مہمانوں سے خطاب سنا (یہ جرمن مہمانوں سے انگلش میں تھا) تو اس نے میرے اندر تبدیلی پیدا کر دی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

پھر ہمارے وہاں کے ایاد عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے پہلے روز شام کو ایک گھانین زیرِ تبلیغ دوست کو صدر صاحب جماعت ایک جگہ کے لے کر آئے تو یہ پتہ لگا کہ نوجوان کا دل جماعت کی طرف سے صاف ہے بلکہ تقریباً احمدی ہیں۔ لیکن پوچھنے پر بتایا کہ بیعت ابھی نہیں کر سکتا کیونکہ بعض مشکلات ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں اُس وقت تو چلے گئے اور رات کو سونے کے لئے جب آئے تو بڑے جوش سے کہنے لگے کہ اب میں نے خلیفہ وقت کا پیغام یعنی تقریر جو جرمن مہمانوں کے سامنے تھی، وہ خطاب سن لیا ہے اب کوئی وجہ باقی نہیں رہی کہ میں احمدی نہ ہوں۔ چنانچہ ابھی بیعت کر کے آ گیا ہوں۔

ایک عیسائی دوست جلسہ میں شامل ہوئے، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ کی تقریر سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی کیونکہ انہوں نے اختصار کے ساتھ مگر نہایت وضاحت سے بیان کر دیا کہ اسلام کا نظریہ کیا ہے؟ اور اسلام کی تعلیم کیا سبق دیتی ہے؟ مَیں اپنے عیسائیوں سے بھی ایسے ہی واضح اور سیدھی بات سننا چاہتا ہوں لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ اور ہم بہت ہی کم ہیں جو بالکل واضح اور سیدھی بات کر سکتے ہیں۔

ایک خاتون نے کہا کہ مجھے یہاں آ کر نئی باتیں سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہت سی باتوں کا جن کے بارے میں مَیں سمجھتی تھی کہ مجھے علم ہے، اُن کا مجھے یہاں آ کر نئے انداز سے پتہ چلا ہے۔ اور کہتی ہیں مَیں نے خلیفہ کے خطاب سے بہت کچھ سنا اور بہت متاثر ہوئی۔ انہوں نے پیچیدہ اور مشکل موضوعات کے بارے میں بات کی۔ ایسے موضوعات کے بارے میں بیان کیا جن کے بارے میں تھیولوجی ئن (Theologian) بہت سی کتابیں لکھ دیتے ہیں تا کہ ان کو سمجھا جا سکے۔ لیکن انہوں نے یہ ساری باتیں بہت ہی آسان طریق سے اور انتہائی پیارے انداز کے ساتھ بیان کر دیں اور اس کا معیار بھی ایک ہی رکھا تا کہ سب سمجھ سکیں۔ خلیفہ نے اسلام کی تعلیم اور خدا تعالیٰ کے بارے میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ہر شخص اُسے سمجھ سکتا تھا، کسی قسم کی کوئی غلط فہمی پیدا نہیں کی۔ پھر انہوں نے کہا جماعت بھی بالکل مختلف ہے۔

پھر ہمارے ایک احمدی بتاتے ہیں کہ ایک جرمن نوجوان میرے پاس اپنے احمدی دوستوں کے ہمراہ آیا اور کہنے لگا کہ میں عیسائی ہوں۔ جب اُس کے ساتھ بات چیت کا ایک سلسلہ چل نکلا تو وہ مسلمانوں کی طرح بات کرنے لگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بہت عقیدت اور احترام کے ساتھ مکمل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا۔ اور ساتھ ہی کہنے لگا کہ ابھی نماز کا وقت ہے میں وضو کر کے آیا ہوں اور خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کرنی ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ لگتا ہے کہ آپ نے شروع میں خود کو عیسائی کہا تھا لیکن جس طرح آپ باتیں کر رہے ہیں آپ مسلمان لگتے ہیں۔ کہنے لگا کہ چھ ماہ قبل احمدیت سے تعارف ہوا تھا۔ Life of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم کتاب میں نے پڑھی ہے اور اپنے پادری سے بات کی تو وہ کوئی جواب نہیں دے سکا۔ میرا دل بدل چکا تھا۔ عیسائیت تو ترک کر ہی چکا تھا، اب پوری توجہ اسلام کی طرف ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا کچھ اندازہ ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باقی روکیں بھی دور کر دے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لیتھوینیا سے ایک جرمن زبان کے استاد کارل ہائنس آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت متاثر ہوا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ پہلی مرتبہ جماعت کا اتنا تفصیلی اور اچھا تعارف ہوا ہے۔ جلسہ سے قبل اسلام کے بارے میں منفی خیالات تھے جو کہ مکمل طور پر بدل گئے ہیں۔ میں نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ مذاہب کے مابین بہت ساری باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً خدا کا تصور، خدا کی رحمتیں وغیرہ۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میرے ذہن میں ایک الجھن تھی کہ لوگ تالیوں کے بجائے نعرے کیوں لگا رہے ہیں؟ تالیوں سے خوشی کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس الجھن کا نہایت خوش اسلوبی سے امام جماعت نے مجھے جواب دیا، (میرے سے ان کی باتیں بھی ہوئی تھیں) اور یہ کہہ کر تسلی بخش جواب دیا کہ تالیاں خوشی کے اظہار کے لئے ضرور ہیں مگر نعروں میں خوشی کا اظہار بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی ہے۔

مارک ماؤنٹے بیلو (Mark Montebello)، یہ ایک عیسائی پادری ہیں اور یونیورسٹی آف مالٹا میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔ وہاں نقاد پادری کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں پر بھی آزادانہ رائے پیش کرتے رہتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف بھی رکھتے ہیں اور میڈیا وغیرہ پر اظہار کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب پڑھی تھی اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ''Islam's response to contemporary issues'' پڑھی تھی۔ پھر انہوں نے ''مسیح ہندوستان میں'' پڑھی۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شمولیت سے جماعت سے متعلق ہمارے مثبت تاثرات میں اضافہ ہوا ہے۔ اور اب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت امن پسند جماعت ہے۔ اور انہوں نے وہاں سے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھی بھی خریدی اور پہلے اس کے معنی پوچھے کہ کیا معنی ہیں؟ کہتے ہیں یہ تو ایسی عبارت ہے جس کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہئے۔ میرے سے ان کی ملاقات بھی ہوئی۔ پوپ کے بارے میں سوالات کرتے رہے کہ آپ نے ان سے کبھی کوئی رابطہ کیا۔ میں نے کہا ہم نے ایک دفعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی، رابطہ تو نہیں ہوا تھا لیکن بہرحال اُن کو میں نے دنیا کے امن کے بارے میں خط لکھا تھا تو باوجود اس کے کہ دستی خط اُن کو دیا گیا تھا انہوں نے اس کو acknowledge تک نہیں کیا۔ اس پر مایوسی سے بیچارے مسکرا کے رہ گئے۔

اس بارے میں ایک پرانا واقعہ بھی بتا دوں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مسجد فضل کی بنیاد رکھی تو میرا خیال ہے کہ شروع میں انہوں نے ایک وقت جب دورہ کیا تھا تو اٹلی بھی گئے تھے۔ وہاں پوپ سے رابطے کی کوشش کی گئی اور جب رابطہ کیا تو پوپ نے جواب دیا کہ میرا جو محل ہے وہ ابھی زیرِ تعمیر ہے، مرمتیں ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے۔ اخباری نمائندے، پریس والے وہاں آئے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے پوچھا کہ آپ پوپ سے ملیں گے؟ انہوں نے کہا ہاں، مَیں نے ملنے کی خواہش کی تھی اور یہ اُس کا جواب ہے۔ اخباری نمائندوں نے اسی طرح اپنے اخبار میں خبر لگا دی کہ پوپ نے امام جماعت احمدیہ کو یہ جواب دیا ہے کہ میرا محل زیرِ تعمیر ہے اس لئے ملاقات مشکل ہے۔ اور نیچے لکھ دیا کہ امید ہے احمدی خلیفہ سے ملنے سے بچنے کیلئے اُن کا محل کبھی تعمیر ہی نہیں ہوگا۔ تو بہرحال ہمارا جو کام ہے ہم نے کئے جانا ہے۔

پھر ایک احمدی ہیں اشیر علی صاحب قرغزستان سے آئے، وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے 2007ء میں بیعت کی تھی لیکن ہمارے پاس مسجد نہیں تو جماعت احمدیہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی خواہش تھی۔ وہ پہلے آ گئے تھے۔ مساجد کے افتتاح میں بھی شامل ہوتے رہے۔ یہاں آ کر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے خواہش پوری فرمائی۔

پھر قارا قل اسماعیلو صاحب ہیں، یہ بھی یہاں رہے اور اپنی احمدیت کی قبولیت پر شکر گزاری کرتے رہے۔ جلسے میں شمولیت پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے رہے۔

نائیجر کے رہنے والے ایک دوست صالح یحییٰ بیلجیم میں رہتے ہیں، جو مسلمان تھے، یہاں آئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے افریقہ میں بہت سے علماء کی تقریریں سنی ہیں لیکن وہ اثر اور فائدہ جو مجھے خلیفہ وقت کی تقریر سن کر ہوا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور میں نے اس جماعت کو بڑے قریب سے دیکھا ہے اور میں نے اس جلسہ پر احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

اسی طرح ایک مراکشی دوست جموعی توفیق صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دوسرے تقلیدی مسلمانوں کی تفاسیر بھی پڑھی ہیں اور جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر بھی پڑھی ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اصل تفاسیر وہی ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور مختلف مسائل ان کے حل ہوتے رہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے تو پورا اطمینان تھا۔ میں نے احمدیت قبول کر لی اور یہاں جلسہ پر آ کے میرے بیوی بچوں نے بھی بیعت کر لی ہے۔

نائیجر کے ایک اور دوست ہیں، یہ بھی مسلمان تھے۔ کہتے ہیں: مَیں ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ اگر کوئی نبی زندہ رہنے والا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہنے چاہئیں، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ یہاں بیلجیم آ کے احمدیوں سے رابطہ ہوا تو میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اور پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا، انہوں نے بھی کہا کہ جماعت تو سچی لگتی ہے۔ پھر مجھے خلافت اور اُس کی برکات کا مسئلہ جلد ہی سمجھ آ گیا۔ میں اس جماعت کو پا کر جس کا ایک امام اور ایک خلیفہ ہے بہت خوش ہوا۔ کیونکہ اسلام نے تب تک ہی ترقی کی جب تک ان میں خلافت رہی۔ کہتے ہیں مجھے اس جماعت میں جو سب سے اچھی بات لگی وہ یہ ہے کہ جماعت ہمیشہ جو بات پیش کرتی ہے اُس بات کی تائید میں ہمیشہ قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتی ہے۔ پہلے بیعت نہیں کی تھی، آخری دن پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

پھر باخُماتُوْ صاحب ہیں، یہ بھی قرغزستان کے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ پہلے مَیں سوچا کرتا تھا کبھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگی کہ نہیں۔ یہ پہلے سے احمدی تھے اور پھر جو سب کچھ میں نے دیکھا تو اب میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے۔

قرغزستان کے احمدیوں کے لئے بھی بہت دعا کریں، اُن کے بھی حالات آجکل کافی سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور یہ نام نہاد مُلّاں جنہوں نے وہاں فساد کھڑا کیا ہوا ہے اللہ ان کو یا عقل دے یا خود پکڑ کا سامان کرے۔

ایک نومبائع لبنانی ہیں، اُس نے بتایا کہ ایک دن میرا ایک تیرہ سال کا بچہ مجھے کہنے لگا کہ آپ ہر وقت ہمیں آخری زمانے کے فتنوں سے ڈراتے رہتے ہیں، یہ تو بتائیں کہ یہ آخری زمانہ کب آئے گا؟ مَیں نے جواب دیا کہ اس زمانے میں تو شاید ابھی سینکڑوں سال رہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ ہم آخری زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔ (یہ بارہ تیرہ سال کا بچہ اُن کو کہہ رہا ہے)۔ پھر بچے نے اُس کو کہا کہ آپ دجّال کے بارے میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب الخلقت شخص ہوگا، یہ بھی درست نہیں ہے، کیونکہ دجّال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد ایک قوم ہے اور ایسا دجّال ظاہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم دجال کے زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں یہ سن کر میں سخت حیران ہوا اور اُس سے پوچھا تمہیں یہ معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ تو اُس نے کہا کہ مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے کے دوران ایک دن میں نے ایم ٹی اے کی جرمن نشریات دیکھی ہیں اور اُس کے بعد مَیں مسلسل وہ دیکھتا ہوں اور یہ معلومات مجھے وہاں سے ملی ہیں۔ باپ کہتا ہے کہ چونکہ مجھے جرمن نہیں آتی تھی اس لئے مَیں اکثر اپنے بچے سے کہتا اچھا مجھے پروگرام سناؤ اور ترجمہ کر کے بتاؤ اور میری اس سے بحث ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال کہتے ہیں مجھے اس پر ایک دن بڑا غصہ آیا اور میں نے کہا خبردار جو تم نے آج کے بعد اس چینل کو دیکھا۔ لیکن باپ کہنے لگا کہ اندر ہی اندر بیٹے کی باتوں میں معقولیت دکھائی دی۔ پھر مَیں نے اپنے طور پر جماعت کے بارے میں لوگوں سے پوچھنا شروع کیا تو شکر ہے کہ اتفاق سے دو پاکستانی احمدی ان کو مل گئے۔ اور پھر مجھے اُن سے باتیں کر کے سمجھ آئی جو میرا بیٹا کہتا تھا درست تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پھر بیعت کر لی۔

بوسنیا کے ایک اور دوست ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہاں جلسہ پر آ کے تو میرے پر ایک خاص اثر ہوا ہے۔ دعا کریں کہ جب میں واپس جاؤں تو یہ اثر قائم رہے۔

اسی طرح قرغزستان کے ایک اور دوست تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں جلسہ پر مجھے عجیب نظارہ نظر آیا اور پھر انہوں نے بڑی محبت سے مجھے کہا کہ بڑے عرصے سے میں نے بیعت کی تھی اور کچھ سال پہلے میں حج کے لئے گیا تھا اور آبِ زمزم وہاں سے لے کے آیا تھا اور سوچا تھا کہ جب بھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگی تو دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی محبت کا اظہار کیا اور وہ پانی مجھے دیا۔

اسی طرح ایک الجزائری دوست تھے۔ انہوں نے بھی کہا کہ دو افراد ایسے تھے جو مہاجرین کو تبلیغ کر رہے تھے۔ میں نے ان کی باتوں میں امام مہدی کے آنے کی خبر سنی تو سخت برہم ہوا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ان شیاطین کے آنے سے یہاں پر موجود فرشتے چلے گئے ہیں۔ کہتے ہیں شروع شروع میں تو اُن کے ساتھ میری گفتگو تمسخرانہ تھی لیکن محسوس ہونے لگا کہ میری ہر بات اُن کے سامنے غلط ثابت ہوتی ہے جبکہ اُن کے پاس ان کے ہر دعوے کی قوی دلیل تھی۔ مجبور ہو کر مَیں نے کہا کہ میں ان کے بارے میں کسی مولوی سے رہنمائی لیتا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک معروف عربی چینل سے رابطہ کیا۔ کہتے ہیں پہلے مَیں اس چینل پر مختلف سوالات اور فتاویٰ کے لئے فون کیا کرتا تھا تو کئی بار فون کرنے کے بعد ہمیں کوئی مناسب جواب ملتا تھا۔ اب جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں فون کیا تو انہوں نے کہا کہ تم فون رکھو ہم خود تمہیں فون کرتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے ہمیں فون کر کے کہا کہ احمدی تو پکے کافر ہیں، ان سے بچ کے رہو۔ یہی نہیں بلکہ اب تقریباً ہر روز تین چار دفعہ اس چینل کی طرف سے ہمیں فون آنے لگا اور ہر بار ہمیں جماعت کے کفر کے بارے میں فتویٰ سنایا جاتا۔ کہتا ہے کہ جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے۔ لیکن مولویوں کے فتوے سنتا تو جماعت کے بارے میں شک میں پڑ جاتا۔ پھر کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی وجہ سے حق واضح ہو گیا۔ اور جلسہ پر آنے کی مجھے دعوت دی۔ یہاں جب میں نے دیکھا کہ مختلف قومیتوں کے لوگ ہیں تو میں نے سوچا کہ کیا مَیں ہی سچا ہوں، یہ سب جھوٹے ہیں۔ اس کے بعد دلی اطمینان ہوا اور بیعت کر لی۔

پھر نائیجر سے ہی ایک دوست تھے ابوزیدی صاحب۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں آنے سے قبل میں احمدی

نہیں تھا لیکن جلسہ نے میری کایا پلٹ دی ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ سب کو اس جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ جماعت اُسی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا۔ اس بات پر میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں۔

بوسنیا کے ایک احمدی کہنے لگے کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے وہ ہر قسم کے گناہ اور بدکاری میں گرفتار تھے۔ لیکن یہاں جلسہ میں آ کر انہیں دلی اطمینان ہوا ہے اور اب وہ ایک پاک زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں۔ جلسہ کا یہ ماحول دیکھ کر اور خصوصاً خلیفہ وقت کی تقریریں وغیرہ سن کر، نمازیں پڑھ کر یہاں اُنہیں ایک عجیب حیرت انگیز تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔ تو بڑے درد سے انہوں نے دعا کے لئے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک رستوں پر قائم رکھے۔

ایک ترک نوجوان نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ ہیمبرگ سے روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ وہ ابھی بیعت نہیں کریں گے کیونکہ اُن کے ساتھ کچھ گھریلو مسائل ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے بعد تیسرے دن صبح تک وہ بیعت کے لئے پوری طرح تیار نہ تھے لیکن بیعت پروگرام سے پہلے وہ اُس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ بیعت کے وقت اور بعد میں بھی یہ حالت تھی کہ وہ روتے ہی جا رہے تھے اور اُن سے بات کرنی مشکل تھی۔ وہ کہتے تھے کہ بیعت کا نظارہ دیکھ کر اُن سے رہا نہیں گیا اور کسی غیبی طاقت نے اُنہیں بیعت میں شامل کیا۔

اسی طرح نائیجر کے ایک باشندے کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ میں آنے سے پہلے بیعت کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں اپنے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کتنی تڑپ ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے کتنی محبت ہے؟ تو اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔

تو اللہ تعالیٰ مختلف ذریعے لوگوں کی اصلاح کے لئے بناتا رہتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیعت میں سولہ قوموں کے ستاسٹھ افراد نے بیعت کی۔ اڑتالیس مرد اور انیس خواتین تھیں۔

اب مختصراً انتظامی باتیں۔ جرمنی میں جلسہ گاہ میں جو اُن کا مین ہال (Main Hall) ہے، پہلے اُسی کے اندر ایم ٹی اے کی وین کھڑی کرتے تھے اور ٹرانسلیشن کیبن وہیں ہوتے تھے۔ اس دفعہ انہوں نے باہر نکالے ہیں جس کی وجہ سے بعض ترجموں میں شور اور آواز آتی رہی، ڈسٹرب ہوتے رہے۔ تو یہ دقّت تھی۔ اُن کو نوٹ کرنی چاہئے۔ امید ہے آئندہ انشاء اللہ اُسے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح عورتوں میں بعض ٹرانسلیشنز (Translations) کی سہولت نہیں تھی۔ اس لئے عورتوں کو ٹرانسلیشن کے وقت مردوں کے ہال میں آ کر بیٹھنا پڑتا تھا۔ حالانکہ اب تو ایسا نظام ہے، اس زمانے میں ایسی سہولتیں آ چکی ہیں کہ ٹرانسلیشن کی سہولت ہر جگہ ہونی چاہئے، چلتے پھرتے بھی ہونی چاہئے بلکہ یہاں یوکے (UK) میں تو اسی طرح ہے، ہر جگہ آپ لے جا سکتے ہیں۔

پھر آواز میں اس دفعہ بہر حال بہتری تھی، لیکن ابھی بھی کچھ گونج تھی۔ اس کی وجہ سے جمعہ والے دن مجھے پوچھنا پڑا کہ آواز صحیح آ رہی ہے کہ نہیں کیونکہ مجھے اپنی آواز واپس لوٹ آتی تھی۔

تو آواز کے لحاظ سے، انتظامی لحاظ سے اور زبان کے ترجموں کے لحاظ سے یہ چند کمیاں تھیں۔ جرمنی کی جماعت کو ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار ایک سو کارکن اور تین ہزار سات سو کارکنات نے یہ کام کیا اور اُس سے پہلے وقارِ عمل بھی ہوتا رہا۔ سو سے ڈیڑھ سو خدام نے روزانہ چودہ گھنٹے وقارِ عمل کر کے جلسہ کے انتظامات کو تیار کیا۔ اور اکثر نے یہ لکھا کہ ہمیں پہلی دفعہ وقارِ عمل کر کے پتہ لگا کہ اس میں کتنا سکون اور مزہ ہے اور آئندہ انشاء اللہ ہم ضرور شامل ہوں گے۔

شعبہ ضیافت نے بھی اس سال گزشتہ سال کی نسبت بہتر انتظامات کئے۔ ایک تو کھانے کے موقع پر پانی مہیا تھا۔ یہی مَیں نے کہا تھا کہ کھانے کے وقت میں کھانے کی میزوں پر پانی موجود ہونا چاہئے بجائے اس کے کہ دُور جا کے پانی لے کر آئیں، کیونکہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں حکم ہے کہ کھاتے وقت پانی اپنے پاس رکھو۔

روٹی کی کوالٹی بھی اس دفعہ پچھلی دفعہ سے بہتر تھی۔ انتظامیہ نے بھی یہی کہا ہے اور میں نے بھی لنگر خانہ میں چکھ کے دیکھی تھی۔ لوگوں کی رائے اب سامنے آئے گی تو پتہ لگے گا کہ اُن کو اچھی لگی کہ نہیں۔ بہر حال لگتا ہے کہ اس دفعہ روٹی بہتر تھی۔

صفائی کے انتظامات بھی بہتر تھے۔ جو سکیننگ (Scanning) کے راستے تھے، اُن میں بھی انہوں نے اضافہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر انتظام تھا۔ بہر حال مَردوں نے بھی، نوجوانوں نے بھی، عورتوں نے بھی، لڑکیوں نے بھی جلسہ کے انتظامات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا اپنا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اخلاص و وفا میں ان کو بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

آج کینیڈا، بیلجیم، آئرلینڈ وغیرہ کے بھی جلسہ سالانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلسہ کی صحیح روح کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خیر و خوبی سے اُن کے بھی جلسے اختتام کو پہنچیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ یوکے (UK) کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں بھی نوجوانوں کو صحیح رنگ میں اجتماع کا جو مقصد ہے اُس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

کیا ظلم و ستم رہ جائیں گے دنیا میں پہچان وطن؟

ریحانہ صدیقہ بھٹی، اسلام آباد، پاکستان

آج سے قریباً بائیس سال قبل جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ شعر کہا ہو گا تو وطن عزیز پاکستان میں جرائم کی شرح آج کے مقابلہ میں بہت کم ہو گی۔ لیکن آج اس وطن میں جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح دیکھنے کے لیے ہمیں کسی عالمی ادارے کی طرف سے شائع ہونے والے اعداد و شمار دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ روزانہ کے اخبارات اور خبروں کے ٹی وی چینلز کو اگر تھوڑی دیر کے لیے دیکھ لیا جائے تو اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اس ملک میں جرائم کی شرح میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ بلکہ لکھنے والوں نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر اس کو انڈسٹری کا درجہ دے دیا جائے تو پاکستان میں تیزی سے ترقی کرنے والی یہ واحد انڈسٹری ہو گی۔

ہر گزرتے سال کے اختتام پر اور ہر نئے سال کے آغاز پر اخبارات اور خبروں کے ٹیلیویژن اسٹیشن ملک میں ہونے والے ظلم و ستم اور جرائم کے جائزے پیش کرتے ہیں۔ ایک حالیہ ٹی وی رپورٹ کے مطابق مارچ 2012ء کے پہلے دو ہفتوں کے دوران صرف کراچی میں 793 موٹر سائیکلیں چھینی گئیں یا چوری ہوئیں۔ اور 209 گاڑیاں چھینی گئیں یا چوری ہوئیں۔

اور نومبر 2011ء کے ایک ماہ کے دوران 65 گاڑیاں چھینی گئیں اور 208 چوری ہوئیں۔ یعنی روزانہ بارہ گاڑیاں۔ گویا ہر دو گھنٹے کے بعد ایک مالک اپنی گاڑی سے محروم ہوا۔

خیبر پختونخواہ میں سال 2009ء میں ایک لاکھ دس ہزار جرائم ریکارڈ کئے گئے جو ایک سال میں بیس ہزار کے اضافہ کے ساتھ ایک لاکھ تیس ہزار ہو گئے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی چالیس فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد بیکار یا بیروزگار ہے۔ اس سلسلے میں اگر نوجوانوں کے اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو جرائم اور دہشتگردی کی یہ بھی ایک وجہ نظر آتی ہے۔

پچھلے ایک سال کے دوران 12 خودکش حملوں میں 82 اموات اور 341 زخمی ہوئے۔ جبکہ 2001ء سے لے کر 2011ء تک کل 280 خودکش حملوں میں 4324 اموات ہوئیں اور 8622 زخمی ہوئے۔

اس کے علاوہ دوسری دہشتگردی کی کارروائیوں میں 2003ء سے 2011ء تک 9620 عام شہری اور 3443 سیکیورٹی فورسز کے اہلکار لقمۂ اجل بنے۔

حکومتی ارکان اس سلسلے میں کسی 'بیرونی ہاتھ' کے ملوث ہونے کا خواہ کتنا ہی راگ الاپیں اور خواہ کتنے ہی ثبوت کیوں نہ مہیا کریں اس تلخ حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ ان کارروائیوں میں ملوث زیادہ تر اپنے ہی ملک کے لوگ ہیں۔ اور بظاہر ایک رحمت عالم کے ماننے والے اور اس کی محبت کا دم بھرنے والے۔

اس رحمت عالم ابر کرم کے یہ کیسے متوالے ہیں
وہ آگ بجھانے آیا تھا یہ آگ لگانے والے ہیں

وہ والی تھا مسکینوں کا۔ بیواؤں اور تیموں کا
یہ ماؤں بہنوں کے سر کی چادر کے جلانے والے ہیں

وہ جود و سخا کا شہزادہ تھا بھوک مٹانے آیا تھا
یہ بھوکوں کے ہاتھوں کی روٹی چھین کے کھانے والے ہیں

یہ زر کے پجاری بیچنے والے ہیں دین و ایمان وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یاران وطن

اگر کسی سلطنت میں مظلوم کے مقابل پر ظالم کو آئینی تحفظ حاصل ہو تو ایسی مملکت میں امن کی تلاش ایک سعیٔ لاحاصل ہے۔ لیکن پھر بھی بس ایک ہی دعا اور ایک ہی امید کہ جو ضرورت بھی ہے اور مجبوری بھی ہے جس سے چمٹے رہنا ہے۔

جیتیں گے ملائک۔ خائب و خاسر ہو گا ہر شیطان وطن۔

انشاء اللہ۔

☆......☆......☆

اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008 میں فرمایا:

''اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو، اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔''

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

صحابہؓ اس زمانہ میں ہوتے تو لوگ اُنہیں سودائی کہتے اور وہ اُنہیں کافر کہتے۔ دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔" (یہ مثال بیان فرمائی ہے) "ایک شخص علیگڑھی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اُسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ سے ٹھٹّھا کرنے لگا۔" (ہنسی کرنے لگا تو) "مَیں نے دل میں کہا مَیں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اُس پر وہ وقت آ گیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا" (مذاق اڑا رہا تھا) "یا چیخیں مار مار کر رونے لگا"۔ تو فرمایا کہ "بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے۔" (یعنی بدنصیب آدمی لگ رہا ہوتا ہے، بدبخت لگ رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ سعید فطرت ہوتا ہے) تو فرمایا کہ "یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔" (ہر تالے کے لئے ایک چابی ہے) "بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت مَیں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ اُنہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 441۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو ماحول کے مطابق، طبیعت کے مطابق بات کی جائے لیکن اس کے لئے بہر حال پہلے رابطے اور تعلقات بنانے ہوں گے۔ اگر جا کے ایک دم تبلیغ کرنا شروع ہو جائیں تو پہلے دن کوئی بات نہیں سنا کرتا۔ اور ظاہر ہے اسی کی بات کا بھی اثر ہوتا ہے جو اپنے اندر نیک خیالات رکھتا ہو، نیکیوں پر عمل کرنے والا ہو۔ تو یہ چیزیں بھی اپنے اندر پیدا کرنی ہوں گی اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس سے اثر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ (سورۃ الصف: 3۔4) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں۔ تو جب آپ تبلیغ کر رہے ہوں، دوسرے کو خدا کی طرف بلا رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تفصیل بتا رہے ہوں، عبادت کے طریقے بتا رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی تفصیل بتا رہے ہوں، لیکن ایک لمبے عرصے کے تعلق اور رابطے کے بعد زیرِ تبلیغ شخص جو بھی ہے وہ آپ کے عمل کو دیکھے تو اُس کا بالکل الٹ نظر آئے تو ایسی تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ گناہ ہے۔ اس لئے اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ خود بھی اعمالِ صالحہ بجا لانے ہوں گے۔ خود بھی کامل فرمانبرداری کے نمونے دکھانے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اُس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 615۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ سچے نمونے پہلے قائم کرنے ہوں گے۔ اب یہ سچے نمونے کیا ہیں؟ قرآنِ کریم ان نمونوں کے ارشادات سے بھرا پڑا ہے جس میں اللہ کے حقوق ادا کرنے کی بھی تفصیل ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی تفصیل ہے۔ پس عملِ صالح کرنے والے اور سچے مسلمان کا نمونہ بننے والے لوگ وہی ہیں جو اللہ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نعمانؓ بن بشیر کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو مومنوں کو اُن کے آپس کے رحم، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بھی بیمار ہوتا ہے تو اُس کا سارا جسم اُس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبھائم حدیث نمبر 6011)

پس یہ نمونہ جماعت میں ہر جگہ نظر آنا چاہئے۔ آپس میں رحم، محبت اور شفقت کو رواج دیں۔ کوئی برادری نہیں ہے، کوئی قریبی عزیز نہیں، کوئی رشتہ داری نہیں جس سے جتھا بنایا ہوا ظاہر ہو بلکہ ایک رشتہ ہونا چاہئے اور وہ احمدیت کا رشتہ ہے۔ اور اس ناطے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک جسم ہو کر رہیں۔ ایک کو تکلیف ہو تو پورے جسم کو تکلیف ہونی چاہئے۔ اگر کوئی رنجشیں ہیں بھی تو اُن کو بھلا دیں۔ اس طرح کرنے سے آپ کے ذاتی معاملات میں بھی برکت پڑے گی اور جماعتی طور پر بھی آپ دیکھیں گے کہ پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا ہو گئی ہے اور برکت پڑ رہی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اُس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اُسے یکا وتنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روی میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے مصائب میں سے ایک مصیبت اُس سے کم کر دے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی ستّاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی ستّاری فرمائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب المظالم والغصب باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ حدیث نمبر 2442)

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے نقائص تلاش کرتے جائیں، ایک دوسرے کی ضرورتوں کو پسِ پشت ڈال کر صرف اپنی ضرورت کا ہی خیال رکھا جائے، کسی کو مشکل میں گرفتار دیکھ کر بجائے اُس کی مدد کے لئے آگے بڑھنے کے اُس کو مزید تنگ کرنے کی کوشش کی جائے، تو یہ وہ نمونے نہیں جو سچے مسلمان کے نمونے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کے نمونے نہیں ہیں۔ پس اگر اس حدیث کے مطابق ایک دوسرے کا خیال رکھتے رہے، مشکل میں کام آتے رہے، ستّاری کرتے رہے تو ترقیات کے دروازے کھلے ہیں۔ حسد اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہی یہاں پہلے مسلمانوں کا زوال ہوا تھا۔ تاریخ پڑھ لیں کہ اس حسد کی وجہ سے اور ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے، ہر معاملہ میں دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی وجہ سے یہ زوال تھا۔ اب خدا نہیں چاہتا کہ وہ تاریخ دوبارہ دہرائی جائے۔ اس لئے اب جو ایسی حرکتیں کرے گا وہ خود ہی کاٹا جائے گا۔

پس ہر احمدی استغفار کرتے ہوئے اپنی مصیبت کو کم کرنے کے لئے، خدا تعالیٰ سے ستاری چاہنے کے لئے ایک دوسرے سے نیک سلوک کرے۔ آپس کی رنجشوں کو دور کر دیں۔ بدظنیوں کو دور کریں۔ ذرا ذرا سی بات پر بدظنیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہا، فلاں نے وہ کہا، چھوٹی سی بات ہوتی ہے۔ فلاں کے بچوں کو سفر میں ساتھ جانے کی اجازت مل گئی، میرے یا فلاں کے بچوں کو نہیں ملی۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ ان کو کبھی ذہن میں نہیں لانا چاہئے۔ اور یہ بدظنیاں جو ہیں یہ بھی جماعت میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ خود آدمی کے اپنے اندر بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ اُس کی روحانی حالت میں کمی کرتی ہیں۔ اور گھروں میں جب باتیں ہو رہی ہوں تو بچوں کی بھی ویسی سوچ ہو جاتی ہے۔ بچے بھی اُس طرح ہی سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے بدظنیوں سے بچیں۔ آپس میں محبت اور پیار پیدا کریں۔ کامل فرمانبردار بنتے ہوئے، نیک اعمال بجا لاتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اُس کے پیغام کو دنیا میں پھیلائیں تا کہ اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا وے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیز گاری اور حِلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے، کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اُس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا"۔ فرمایا کہ "ابھی مَیں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی کہ وہ پنجوقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ اُن کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیز گاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔" (تو یہ جو جماعت سے اخراج ہے یہ اُس زمانے سے چل رہا ہے) "تا دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ اگرچہ شرعی طور پر ان پر کچھ ثابت نہ ہوا لیکن اس کارروائی کے لئے اس قدر کافی تھا کہ شکّی طور پر ان کی نسبت شکایت ہوئی۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ راستبازی میں ایک روشن نمونہ دکھاتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص اُن کے حق میں بول سکتا۔" (یعنی اُن کے خلاف کوئی ایسی بات کرتا۔ تو جو سزا حاصل کرنے والے یہ کہتے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ بغیر ثابت کئے ہم پر کیوں بعض پابندیاں لگا دی گئی ہیں؟ اُن کے لئے یہ ارشاد کافی ہے۔) فرمایا کہ: "مَیں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ درحقیقت اُن لوگوں میں سے نہ تھے جنہوں نے راستبازی کی تلاش میں ہماری ہمسائیگی اختیار کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اُس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانونِ قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں اُن کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے"۔

(اشتہار 29 مئی 1898ء مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 221-222 اشتہار نمبر 191 "اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار۔ مطبوعہ ربوہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 48۔49 مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصّہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لیے دردِ دل سے دعا کرے۔" (اگر کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے) "کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔" فرمایا "خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے" (یعنی دشمنوں کو ہنسی ٹھٹّھا کا موقع ہی نہیں صرف ملتا) "بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں"۔ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں پا سکتے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور جن لوگوں نے اس جلسہ میں جو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کی وہ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بھی ٹھہریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیتے ہیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:) کتنی حاضری ہے آپ کی؟ گزشتہ سال کتنی تھی؟ اس میں سے دو سو سے زائد تو شاید باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ بہرحال 440 حاضری ہے۔ اچھا۔ دعا کر لیں (دعا)

☆......☆......☆

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

ہزار مہینوں سے بہتر رات

لیلۃ القدر کی اہمیت و فضیلت

مظفر احمد دُرّانی۔ مربی سلسلہ

رمضان المبارک کی ایک مقدس رات جس کا نام لیلۃ القدر ہے، اپنی اہمیت وعظمت کے اعتبار سے ایک منفرد مقام ومرتبہ کی حامل ہے۔ جس کے بارہ میں بہت سی قیاس آرائیں بھی ہمارے معاشرہ کا حصہ بن چکی ہیں۔ آج اسی رات سے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

لیلۃ القدر کے لغوی معانی

لغتِ عرب کی کتابوں میں لیلۃ القدر کے درج ذیل سات معانی مذکور ہیں۔

1۔ قیمت والی رات، 2۔ حرمت والی رات، 3۔ وقار کی رات، 4۔ غناء یعنی ضرورتوں کو پورا کرنے والی رات، 5۔ قوت والی رات، 6۔ سہولت والی رات اور 7۔ تقدیر کی رات

لیلۃ القدر کے اصطلاحی معانی

رمضان المبارک کی وہ رات جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر:2) کہ یقیناً ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات جس میں خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے خاص تجلی فرماتا ہے۔ اور ان کی تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دیتا ہے۔

لیلۃ القدر سے مراد وہ تاریک زمانہ بھی ہے جس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہدایت کی صبح طلوع ہوتی ہے۔ چونکہ وہ تاریک زمانہ رشد وہدایت اور ایک نورانی و بابرکت صبح کا پیش خیمہ ہوتا ہے اس لئے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔

لیلۃ القدر کی اہمیت وفضیلت

لیلۃ القدر کے حوالہ سے سب سے اہم بات تو یہی ہے کہ خدا کے مقدس کلام قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر:2) کہ یقیناً ہم نے اس قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے۔ یعنی اسی رات کو نزولِ قرآن کا آغاز ہوا۔ گویا جس طرح رمضان قرآن کے نزول کا مقدس مہینہ ہے اسی طرح یہ خاص رات آغازِ نزولِ قرآن کی رات ہے۔ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن کی رات کو برکت والی رات قرار دیا اور فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (الدخان:4) کہ ہم نے اس قرآن کو ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔

پھر فرمایا: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (القدر:4) کہ لیلۃ القدر تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے بہتر، اس رات کی عبادات ہزار مہینے کی عبادات سے بہتر اور اس رات کی نیکیاں ہزار مہینے کی نیکیوں سے افضل ہیں۔ اور اس رات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا انقلاب ساری زندگی سے بہتر ہے۔

لیلۃ القدر کی ہی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ (القدر:5) کہ اس رات اللہ کے فرشتے اور روح القدس بھی اللہ کے حکم سے ہر امر لے کر اترتے ہیں۔ یہ کیا ہی بابرکت اور بختوں والی رات ہے جس میں اللہ کے فرشتے اور خاص روح الامین بھی جن کا کام ہی اللہ کے نیک بندوں پر وحی و الہام کا لانا ہے، ہر ضروری بات لے کر نزول فرماتے ہیں تا اس رات سے مومنوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکیں۔ پس کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں لیلۃ القدر نصیب ہو اور وہ اللہ کے فرشتوں سے ہم کلام ہو رہے ہوں۔

پھر اس مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور فرمایا: سَلٰمٌ کہ یہ وقت و کیفیت سلامتی ہی سلامتی کا موجب ہے۔ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر:6) یہ حال، کیفیت، سرور، ملائکہ کا نزول اور اللہ کی رحمتوں کا وفور صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے یعنی یہ کوئی چند سیکنڈوں کی بات نہیں، ساری رات کی بہار ہے۔

اسی طرح قرآن کریم نے ایک اور جگہ پر لیلۃ القدر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (الدخان:5) کہ اسی رات میں ہر حکمت والی بات اور امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ گویا یہ فیصلوں کی رات بھی ہے۔ اس لئے اسے دعاؤں اور عبادات کے ساتھ گزارنا چاہئے تا کہ اللہ کے فیصلے ہمارے حق میں ہوں۔ اور پھر ان پر دوام اختیار کرنا چاہئے۔

آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر) کہ جس شخص نے اپنے ایمان واحتساب کے ساتھ لیلۃ القدر کی رات عبادت میں گزاری، اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یعنی لیلۃ القدر سے فائدہ اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شرائط عائد فرمائیں۔ ایک یہ کہ ایمان صحیح، صاف اور کھرا ہو۔ دوسرے انسان اپنے نفس، ایمان اور اقوال واعمال کا محاسبہ کر کے ان کی بہتری اور اصلاح کی کوشش کر رہا ہو۔ تب وہ برکاتِ لیلۃ القدر کو سمیٹنے والا ہوگا۔

لیلۃ القدر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے اور اس سے استفادہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

لیلۃ القدر کی تاریخ کی تعیین

لیلۃ القدر رمضان کی کس تاریخ کو ہوتی ہے؟ اس بارہ میں متعدد متفرق روایات ملتی ہیں۔ جن سے ایک آسان اور سہل طریق یہ نکلتا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی رات لیلۃ القدر ہوسکتی ہے۔ یعنی ماہ رمضان المبارک کی 21، 23، 25، 27 یا 29 ویں رات۔ اور اس کو اس قدر وسیع رکھنے میں یہ حکمت بھی ہے کہ تا لوگ زیادہ سے زیادہ راتوں میں عبادت اور دعاؤں کی توفیق پائیں، اور صرف ایک ہی رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ گویا شوقِ عبادت کو بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس رات کی تاریخ کو معین نہیں فرمایا۔ چنانچہ یہ قدر کی رات مختلف سالوں میں، مختلف ملکوں میں اور مختلف افراد کے لئے مختلف تاریخوں پر بھی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ وسعتِ دنیا اور فرقِ اُفق کی وجہ سے بعض ممالک ایک دن پہلے رمضان شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح ان ملکوں کی طاق راتیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں۔

لیلۃ القدر کی پہچان

بعض روایات اور بزرگوں کے تجربہ کے مطابق اس رات بارش ہوتی ہے، ہوا چلتی ہے، بجلی چمکتی ہے اور زمین و آسمان کے درمیان نور کی لہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی روحانی کیفیت کو تمام لوگ ایک ہی بار یا ہر کوئی دیکھ سکے۔ کیونکہ یہ ایک روحانی اور کشفی نظارہ ہوتا ہے جو ہر شخص کے ایمان ومرتبہ اور تعلق باللہ کی بنا پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دو افراد ایک ہی جگہ پر موجود ہوں، ان میں سے ایک کو تو وہ گھڑی میسر آ جائے اور دوسرا اس سے محروم رہے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ لوگ اس رات کے انتظار اور تلاش میں ہی رہتے ہیں مگر بغیر کسی ظاہری تجلی کے سارا رمضان گزر جاتا ہے۔

صحیح اور ادب کا طریق یہی ہے کہ انسان پورے اخلاص و وفا کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، سارا رمضان دعاؤں میں گزارے اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تا خدا اس پر اپنا فضل فرمائے اور کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کی تجلی فرما دے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ انفرادی لیلۃ القدر کے مشاہدہ اور تجربہ کا ایک آسان طریق بھی ہے جس سے ہر صاحبِ ایمان مشرف ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ انسان تو رمضان المبارک میں مسلسل خلوصِ نیت سے دعاؤں میں لگا رہے، جس گھڑی اور جس رات اسے دعاؤں میں سب سے زیادہ سرور، لذت اور اطمینان حاصل ہو وہی رات اس کے لئے لیلۃ القدر ہو گی۔ اس طریق پر لیلۃ القدر ایک عنقاء نہیں بلکہ آپ کی زندگیوں کا حصہ بن جائے گی۔ یہ کیفیت اگر زیادہ لوگوں کو یکبارگی حاصل ہو گی تو وہ رات اجتماعی لیلۃ القدر ہو گی ورنہ انفرادی طور پر مختلف افراد کے لئے مختلف اوقات میں ہوسکتی ہے۔

قرآن کریم نے جو یہ اعلان فرمایا: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (القدر:4) کہ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ ہزار مہینوں کے تراسی سال اور چار ماہ بنتے ہیں جو انسان کی ایک مناسب عمر ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ لیلۃ القدر انسان کی ساری عمر سے بہتر ہے۔ یعنی وہ گھڑی اور وہ رات جب انسان نے اپنے نفس کو کنٹرول کر لیا، اپنے مولیٰ کو راضی کر لیا، اپنے گناہوں اور کمیوں و کمزوریوں سے توبہ کر لی اور آئندہ تقوی اللہ سے زندگی گزارنے کا عہد کر کے خدا کی گود میں جا بیٹھا، وہی رات اس کے لئے لیلۃ القدر ہے۔

خاکسار نے جو اوپر ذکر کیا کہ لیلۃ القدر سے مراد وہ تاریک زمانہ بھی ہے جس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہدایت کی صبح طلوع ہوتی ہے۔ چونکہ وہ تاریک زمانہ رشد وہدایت اور ایک نورانی و بابرکت صبح کا پیش خیمہ ہوتا ہے اس لئے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، اسے قرآن کریم کی تائید حاصل ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حٰمٓ ۔ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۔ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۔ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۔ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۔ (الدخان:2 تا 6) کہ نزولِ قرآن کی رات ایسی مبارک رات ہے کہ جس میں ہر حکمت والے امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے، ہر وہ امر جس کا ہم نے اپنے حضور سے حکم دیا ہے۔ ہم ایسے موقع پر ہمیشہ ہی رسول بھیجا کرتے ہیں۔ گویا لیلۃ القدر میں ہی یہ فیصلہ ہوا کرتا ہے کہ اس تاریکی اور ضلالت و گمراہی کو نور و ایمان میں بدلنے کے لئے ایک مأمور و رسول کو بھیجا جائے۔

لیلۃ القدر کی خاص دعا

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یوں دعا کرنا: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ کہ اے میرے اللہ! تو عفو و بخشش والا ہے، عفو و بخشش کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھ سے بھی عفو و درگزر کا سلوک فرما۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات) اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر کوئی عجوبوں کی رات نہیں بلکہ عبادات، دعاؤں اور ان کی قبولیت کی رات ہے، کیونکہ ملائکۃ اللہ اس رات نزول فرما ہوتے ہیں۔

پس کتنا ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جسے اپنی زندگی کے کسی بھی دور میں لیلۃ القدر میسر آ جائے۔ اور وہ خدا کے سایۂ رحمت و عاطفت میں آ جائے۔ اللہ کرے کہ ہمیں زندگی کے ابتدائی سالوں میں ہی روحانی انقلاب کی یہ رات نصیب ہو جائے اور ہم ہمیشہ کے لئے عباد الرحمان میں داخل ہو جائیں۔ اللّٰھم آمین۔

☆......☆......☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
0092 47 6212515
15 لنڈن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 20 3609 4712

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2013ء

اگر پہلے دن سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پابندی کی جائے کہ ہم نے سچ سے کام لینا ہے اور ایسے سچ سے کام لینا ہے کہ جس میں کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو تو رشتے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم رہتے ہیں۔ ____________ (خطبۂ نکاح میں اہم نصائح)

مسجد بیت الرحمٰن (وینکوور، کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے مختلف شہروں کے حکام کی طرف سے Proclamations۔ 18 مئی کا دن احمدیہ ڈے (Ahmadiyya Day) کے طور پر منایا گیا۔

مسجد بیت الرحمٰن کی افتتاحی تقریب کی ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ کے ذریعہ وسیع پیمانے پر کوریج۔

❁...... حضور انور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ ❁...... آپ کی شخصیت میں ایک طاقت اور جاذبیت ہے۔ ❁...... آپ کی تقریر آج کی دنیا کی ضرورت ہے۔ ❁...... آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا ہے کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ ❁...... حضور انور کے خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سی نئی باتیں سیکھیں۔ ____________ (مسجد بیت الرحمٰن کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تاثرات)

(وینکوور، کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18 مئی بروز ہفتہ 2013ء (حصّہ چہارم)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر سات بج کر 25 منٹ پر ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 27 فیملیز کے 140 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا اور ہر ایک نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ وینکوور کی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں سسکاٹون، ونّی پیگ، ریجائنا، ٹورانٹو، مانٹریال اور کیم لوپس سے یہ فیملیز لمبے اور طویل سفر کر کے پہنچی تھیں۔ سب سے دور سے آنے والی فیملیز ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

خطبۂ نکاح اور اعلانات نکاح

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک ایسا موقع ہے جو خوشی کا موقع ہے جن کے رشتے قائم ہو رہے ہوتے ہیں ان خاندانوں کے لئے اس موقع سے خوشی کا سامان پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات فرمائے ہیں اگر ان کے مطابق عمل نہ کیا جائے تو یہی خوشی کا موقع خاندانوں کے لئے لڑکے لڑکی کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔

ہر نکاح جو ہوتا ہے یا مجھے پڑھانے کو کہا جاتا ہے تو جس طرح آجکل رشتوں کے حالات ہیں تو دل میں لڑکی کے لئے بھی پریشانی پیدا ہوتی ہے کہ خدا کرے کہ جس گھر میں یہ لڑکی جا رہی ہے وہ گھر اس کو اچھے طریقے سے قبول کرنے والا ہو۔ گو شادی لڑکے اور لڑکی کی ہے۔ بے شک لڑکا ہی لڑکی کو اچھے رنگ میں اپنے گھر میں بسانے کا پہلے ذمہ دار بنتا ہے۔ لیکن لڑکے کے ماں باپ بھی ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح بعض ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ لڑکیاں وہ حق ادا نہیں کرتیں جو خاوند کا ہوتا ہے جو سسرال کا ہوتا ہے اور پہلے دن سے ہی ان کے مطالبے شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے دن سے ہی وہ demanding ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پھر ان کی فکر بھی پڑ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تو وہ جو بات میں نے شروع میں کہی ہے اصل چیز وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کے موقع پر یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ اتنی بار جو تقویٰ کا لفظ استعمال کیا ہے وہ اس لئے ہے کہ بار بار یہ یاد دہانی ہوتی رہے کہ سچائی سے کام لو، قولِ سدید سے کام لو۔ رشتوں کے قائم ہونے سے پہلے بھی اور جب رشتے قائم ہونے لگیں تو اس وقت لڑکے کی جو کمزوریاں خامیاں ہیں وہ لڑکی والوں اور لڑکی کو پتہ ہونی چاہئیں۔ جو لڑکی کی کمزوریاں خامیاں ہیں وہ لڑکے کو پتہ ہونی چاہئیں۔ کینیڈا میں جو لوگ یہاں پہلے سے آباد ہیں، یہاں ایسے بھی رشتے ہیں بلکہ مغربی ممالک میں بھی کئی جگہ ایسا ہوتا ہے کہ پاکستان سے جب لڑکے کو بیاہ کے لایا جاتا ہے تو وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہوتا ہے کہ گریجویشن کی ہوئی ہے، ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ اور جب پتہ کرو تو پتہ لگتا ہے کہ معمولی تعلیم ہے اور لڑکیاں یہاں کی پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر پہلے دن سے قول سدید سے کام لیا جائے تو کم تعلیمیافتہ ہونا کوئی ایسا عیب نہیں بہ نسبت اس کے کہ لڑکا دین سے ہٹا ہوا ہو۔ یا لڑکی کا امیر ہونا یا شکل و صورت کا اچھا ہونا کوئی ایسی خوبی نہیں ہے بلکہ اس کی سب سے اچھی خوبی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ تم یہ دیکھو کہ وہ دیندار ہے کہ نہیں۔ پس اگر یہ خوبیاں دیکھی جائیں تو پھر بلا وجہ جو غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے وہ کام بھی نہ لیا جائے اور رشتے بھی نبھیں۔

پس ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر دین دیکھا جائے تو لڑکی بھی دین دیکھ کر اپنے ایسے خاوند کو تلاش کرے گی ایسے لڑکے سے رشتہ کرنا چاہے گی جو دیندار ہو اور اس کے خاندان والے بھی دیندار ہوں اور اس میں شرافت بھی ہو۔ اور لڑکا بھی اگر یہ دیکھے کہ دیندار لڑکی سے مَیں نے شادی کرنی ہے تو خاندانوں میں لڑکوں کے اندر بھی جو بعض دفعہ بعض خاندانوں میں آزادی پیدا ہو جاتی ہے، اس میں کمی آئے گی۔

اسی طرح بعض دفعہ یہ شکایت بھی آ جاتی ہے اور خدام الاحمدیہ اس کی ذمہ دار ہے کہ لڑکے یہاں کے اس ماحول میں آکر جب شادیاں کرتے ہیں اور لڑکیاں جو پاکستان سے آتی ہیں یا دوسرے ممالک سے آتی ہیں یا ایسی لڑکیاں جو اپنے آپ کو حجاب میں رکھنا چاہتی ہیں، پردہ میں رکھنا چاہتی ہیں تو بعض لڑکوں کو ان کے ساتھ بازار میں پھرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور رشتے ہونے کے بعد ان کے حجاب اتروا دیئے جاتے ہیں یا کہا جاتا ہے کہ اس ماحول کے مطابق تمہارا لباس صحیح نہیں ہے۔ اور اگر لڑکی نیک ہے، دیندار ہے تو وہاں ایک نیا سلسلہ رنجشوں کا شروع ہو جاتا ہے اور جو بعض دفعہ بڑھ کے رشتے ٹوٹنے تک نوبت آ جاتی ہے۔ اسی طرح بعض لڑکیوں کے مطالبے ہوئے ہیں کہ ہماری یہ یہ ڈیمانڈ ہے جو پوری کی جائے اور اگر لڑکا پورا نہ کر رہا ہو تو وہاں رشتے ٹوٹتے ہیں۔ تو بہرحال اگر پہلے دن سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پابندی کی جائے کہ ہم نے سچ سے کام لینا ہے اور ایسے سچ سے کام لینا ہے کہ جس میں کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو تو رشتے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رشتے قائم ہوتے ہیں اور آئندہ نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی اور جماعت سے وابستہ رہنے والی ہوتی ہیں۔ پس ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو اپنی ان حالتوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے بہ نسبت اس کے کہ دنیاوی سٹیٹس (Status) یا دنیاوی کشائش کو دیکھا جائے۔ پس اگر یہ ہم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق چلیں اور دین کو مقدم رکھیں تو بہت سارے مسائل جو رشتوں میں پیدا ہو رہے ہیں جو بعد میں پھر ماں باپ کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں وہ پیدا نہ ہوں۔

اللہ کرے کہ آج یہ جو رشتے قائم ہو رہے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوں اور دین کو اپنی ہر چیز پر، اپنے ہر مطالبے پر، اور ہر دوسری خواہش پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاحوں کے اعلان کرتا ہوں۔''

اس خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ ناجیہ سلیم صاحبہ بنت مکرم سلیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم زاہد محمود چوہدری صاحب ابن مکرم طاہر محمود چوہدری امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ تانیہ عارف گھمن صاحبہ بنت مکرم عارف محمود گھمن صاحب کا نکاح عزیزم مبارک احمد باجوہ ابن مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ رضوانہ تسنیم احمد صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب کا نکاح عزیزم فرید احمد بھٹہ ابن مکرم جاوید احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ امۃ الباسط تاثیر صاحبہ بنت مکرم عبدالقدوس تاثیر صاحب کا نکاح عزیزم راحیل وقاص احمد ابن مکرم مصباح الدین احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ فریحہ شریف صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب کا نکاح عزیزم عبدالنور عابد ابن مکرم عبدالغفور مبشر صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (عزیزم عبدالنور عابد صاحب وقف نو ہیں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالبعلم ہیں)

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

❁❁❁

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے افتتاح کا سارے ملک میں چرچا ہے۔ اور 18 مئی 2013ء بروز ہفتہ کے دن کو خاص اہمیت دی گئی ہے اور

ملک کے مختلف شہروں میں اس دن کو ''احمدیہ ڈے'' Ahmadiyya Day قرار دیا گیا ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن وینکوور افتتاح کے موقع پر مختلف حکام کی Proclamations

18 مئی 2013ء احمدیہ ڈے

(Ahmadiyya Day)

مندرجہ ذیل شہروں کے میئرز اور کونسلز نے مسجد بیت الرحمٰن وینکوور افتتاح کے موقع پر 18 مئی 2013 کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔

1۔ ایڈمنٹن۔ البرٹا۔2۔ بریڈفورڈ ویسٹ گولمبری۔ انٹاریو۔3۔ ویلج آف چیس۔ بی سی۔4۔ کیلونا۔ بی سی۔5۔ ہیلی فیکس۔ نووا سکوشیہ۔6۔لنڈن۔ انٹاریو۔7۔ ملٹن۔ انٹاریو۔ 8۔ برنا بی۔ بی سی۔ 9۔کمبرلی۔ بی سی۔ 10۔ آرمسٹرانگ۔ بی سی۔ 11۔ نینیمو۔ بی سی۔ 12۔ برینٹ فورڈ۔ انٹاریو۔ 13۔ گرانڈ فالز ونڈسر۔14۔ چیس۔ بی سی۔ ان ایل۔ 15۔ سڈنی۔ بی سی۔

اس کے علاوہ چارلٹ ٹاؤن۔ پی ای آئی کی طرف سے بھی Proclamation موصول ہوئی۔

1۔ ایڈمنٹن شہر کی میئر سٹیفن مینڈل (Stephen Mandel) کی طرف سے اعلان

18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' بنانے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ایڈمنٹن شہر کی احمدیہ مسلم جماعت ہمارے معاشرہ میں بہت اچھا کردار ادا کرتی ہے۔ اور ان کے دستور العمل ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ذریعہ امن، عزت اور مفاہمت کو فروغ ملتا ہے۔

2۔ بریڈفورڈ ویسٹ گولمبری کے میئر ڈگ وائٹ (Doug White) کی طرف سے اعلان

میئر صاحب اور ان کی کونسل 18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' بنانے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت سالانہ انٹرفیتھ پروگرام کرتی ہے جہاں مقامی مذہبی راہنماؤں کو دعوت دی جاتی ہے جن کا تعلق یہودی، سکھ، ہندو، بدھ اور عیسائی مذاہب سے ہے۔ ان کے ذریعہ بین المذاہب مفاہمت کو فروغ ملتا ہے۔ نیز لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا مسرور احمد اور ان سے پہلے لیڈرز کی راہنمائی میں احمدیہ مسلم جماعت نے 15,000 مساجد، 500 اسکول اور 30 ہسپتال بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بنائے۔ علاوہ ازیں انہوں نے جماعت کو وینکوور کی مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح پر مبارکباد دی۔

3۔ ویلج آف چیس کے کونسل کی طرف سے اعلان

انہوں نے لکھا کہ ان کے کونسل ممبر سکاٹ (Scott) کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش ہوا کہ 18 مئی احمدیہ ڈے مقرر کر دیا جائے ویلج آف چیس میں۔ اس ریزولیوشن کی تائید کونسل ممبر بیریگن (Berrigan) کی طرف سے ہوئی۔

4۔ کیلونا بی سی کے میئر والٹر گرے (Walter Gray) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت انٹرفیتھ پروگرام سالانہ منعقد کرتی ہے جن میں یہودی، سکھ، ہندو، بدھ اور عیسائی مذہبی راہنماؤں کو شامل کیا جاتا ہے۔ اور ان کا دستور العمل ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' لاکھوں احمدیوں کی زندگیوں کا حصہ ہے۔

5۔ ہیلی فیکس کے میئر مائک سیویج (Mike Savage) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے اِن ہیلی فیکس'' بنانے کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہیلی فیکس میں محبت کا پیغام دیتی ہے اور حضورِ انور کے حالیہ دورۂ کینیڈا اور وینکوور میں مسجد کے افتتاح کی خوشی میں یہ اعلان کرتے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں کہ جماعت سالانہ انٹرفیتھ پروگرام منعقد کرتی ہے جن میں کونسل کے ممبران کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔

6۔ آرمسٹرانگ شہر کے میئر کرس پائپر (Chris Pieper) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کینیڈا اور دنیا میں اس اصول پر چلتی ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

7۔ نینے مو شہر کے میئر جان رٹن (John Rutton) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرنے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں اس اصول پر چلتی ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

8۔ برینٹ فورڈ شہر کے کونسل کی طرف سے اعلان

18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کے انٹرفیتھ پروگراموں اور جماعت کے دستور العمل کو سراہا۔

9۔ گرینڈ فالز ونڈسر شہر کے میئر ایلن ہاکنز (Allan Hawkins) کی طرف سے اعلان

18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کی کاوشوں کو سراہا جن کے ذریعہ امن اور بین المذاہب مفاہمت کو فروغ ملتا ہے۔

10۔ لندن شہر کے میئر جو فونٹینا (Joe Fontana) نے بھی 18 مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا۔

11۔ ملٹن شہر کے میئر جی اے کرینٹز (G.A.Krantz) نے بھی ۸۱ مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا۔

12۔ برنبی شہر کے میئر ڈیرک کوریگن Derek (R.Corrigan) نے بھی 18 مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا۔

13۔ چارلٹ ٹاؤن کے میئر کلفرڈ لی (Clifford Lee) اور ان کے کونسل کی طرف سے مبارک باد۔

''میئر اور کونسل جماعت کو وینکوور میں مسجد کے افتتاح پر مبارک باد دیتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ سال 2013ء سب کے لئے امن اور فلاح لائے۔ نیز دعوت دیتے ہیں کہ ان کے شہر کا Visit کیا جائے۔''

''احمدیہ ڈے'' قرار دینے کے علاوہ ملک کے مختلف شہروں کے سرکردہ حکام کی طرف سے مسجد کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد کے خطوط بھی ملے ہیں:

مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے درج ذیل سرکردہ حکام کی طرف سے مبارکباد کے خطوط ملے۔ جن میں نیشنل ممبرانِ پارلیمنٹ، صوبائی ممبرانِ پارلیمنٹ، میئرز اور کونسلرز اور دیگر حکام شامل ہیں۔

نیشنل ممبرانِ پارلیمنٹ

1۔ کائل سیبیک۔ ایم پی بریمپٹن ویسٹ۔ انٹاریو۔

2۔ جوڈی سگرو۔ ایم پی یارک ویسٹ ٹورانٹو۔ انٹاریو۔

3۔ جسٹن پی جے ٹروڈو۔ ایم پی۔ مانٹریال۔ قیوبک۔

صوبائی ممبرانِ پارلیمنٹ

1۔ وک دھلن۔ ایم پی پی بریمپٹن ویسٹ۔ انٹاریو۔

2۔ لنڈا جیفری۔ ایم پی پی۔ بریمپٹن سپرنگڈیل۔ انٹاریو۔

3۔ سوونگ۔ ایم پی پی۔ سکاربورو ایجن کورٹ۔ انٹاریو۔

4۔ ڈاکٹر ہیلینہ جیک زیک۔ ایم پی پی اوک ریجز مارکھم۔ انٹاریو۔

5۔ لوریل بروٹن۔ ایم پی پی ایٹوبیکوک لیک شور۔ انٹاریو۔

دیگر حکام

1۔ دیپک اوبھرائے۔ Foreign Affairs کے منسٹر کے پارلیمانی سیکرٹری۔

2۔ باربرا دیجاردنز۔ میئر Township of Esquimalt۔ بی سی۔

3۔ شیلا سکولز۔ Legislative Services Manager۔ ڈسٹرک ویسٹ وینکوور۔ بی سی۔

4۔ ایلی سن کے۔ سیکرٹری۔ ٹیرس۔ بی سی۔

5۔ ایلی سن بروک فیلڈ۔ Executive Assistant to Mayor Mussatto۔ نارتھ وینکوور۔ بی سی۔

1۔ بریمپٹن ویسٹ کے ایم۔ پی کائل سی بیک Kyle (Seeback) نے اپنے پیغام میں لکھا:

مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد ایک خوبصورت عبادتگاہ ثابت ہوگی اور اتحاد اور علم پھیلانے کا ذریعہ بنے گی۔

2۔ اٹوبیکوک، لیک شور کی ایم۔ پی۔ پی لورل بروٹن (Laurel Broten) نے لکھا:

مسجد بیت الرحمٰن اتحاد اور تعلیم کے فروغ کا عظیم الشان نشان ہے۔ یہ مسجد صرف عبادت اور روحانیت بڑھانے کا ہی ذریعہ نہیں ہوگی بلکہ احمدیہ جماعت کا اپنے مذہب سے لگاؤ اور کینیڈا سے وفاداری کا نشان ہوگی۔

3۔ یورک ویسٹ ٹورانٹو کی ایم۔ پی جوڈی سگرو (Judy A. Sgro) نے لکھا:

یہ صرف ایک عمارت نہیں بلکہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں انسان اپنے خدا کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق بڑھا سکتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس جماعت کو مبارک باد دینی چاہیے کہ انہوں نے اپنی کمیونٹی کی اچھی خدمت کی ہے۔

4۔ لبرل پارٹی کے راہنما جسٹن ٹروڈو ایم۔ پی (Justin P.J. Trudeau) نے لکھا:

یہ بات میرے لئے بہت باعث عزت ہے کہ میں آپ کو اس مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔ یہ مسجد کمیونٹی میں صرف ایک عمارت کا ہی اضافہ نہیں کرتی بلکہ لوگوں کو اکٹھا کرنے اور ملنساری کا ذریعہ بھی ہے۔

5۔ منسٹری آف فارن افیرز کے پارلیمانی سیکرٹری دیپک اوبرائے (Deepak Obhrai) نے لکھا:

ہم اس بات پر بہت عزت محسوس کرتے ہیں کہ احمدیوں نے ہمارے ملک اور کمیونٹیز میں بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اس مسجد کا افتتاح کینیڈینز کے لئے باہمی مفاہمت کا ذریعہ ہوگا۔

6۔ ایسکی مالٹ کی میئر باربرا دے جاردن (Barbara Desjardins) نے وینکوور میں نئی مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی۔

7۔ ویسٹ وینکوور کی لیجس لیٹِو سروسز کی مینیجر شیلا شول (Sheila Scholes) نے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔

8۔ ٹے رس شہر کی طرف سے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی گئی۔

9۔ نورتھ وینکوور شہر کے میئر مساٹو (Mussatto) نے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔

10۔ کوکِٹ لم شہر کے میئر رچرڈ سٹوؤرٹ (Richard Stewart) نے لکھا کہ میں احمدیہ ڈے کے مقاصد کی تائید کرتا ہوں۔

11۔ چلی ویک کے میئر شیرن گیٹز (Sharon Gaetz) نے لکھا کہ میں آپ کی جماعت کی ان کاوشوں کو سراہتا ہوں جن کے ذریعہ آپ بین المذاہب مفاہمت کو دنیا میں فروغ دیتے ہیں۔

12۔ مارکھم شہر کی طرف سے مسجد کے افتتاح پر نیک خیالات کا اظہار کیا گیا۔

13۔ ایبٹس فرڈ شہر کے میئر اور کونسل کی طرف سے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی گئی۔

14۔ ورنن شہر کی طرف سے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی گئی۔

15۔ بریمپٹن ویسٹ کے ایم۔ پی۔ پی وِک ڈِلن (Vic Dhillon) نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھا کہ مسجد نہ صرف ایسی جگہ ہے جہاں انسان خدا کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے بلکہ ایسی جگہ جہاں تعلیم، باہمی تعلقات اور کمیونٹی سپرٹ قائم کیا جاتا ہے۔

16۔ بریمپٹن سپر نگ ڈیل کی ایم۔ پی۔ پی لِنڈا جیفری (Linda Jeffery) مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتی ہوئی اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔

17۔ سکاربرو ایگن کورٹ کی ایم۔ پی۔ پی سُو وونگ (Soo Wong) مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ میں سمجھتی ہوں کہ بیت الرحمان مسجد صرف مقامی کمیونٹی کے لئے ہی نہیں بلکہ اونٹاریو کی احمدیہ جماعت کے لئے بھی عبادت، اتحاد اور تعلیم کا ذریعہ بنے گی۔

18۔ اوکریجز مارکھم کے ایم۔ پی۔ پی ڈاکٹر ہیلینا جیک زیک (Dr. Helena Jaczek) نے مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھا کہ اس مسجد کا افتتاح برٹش کولمبیا کے صوبہ کے لئے ایک امتیازی حیثیت کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وینکوور کینیڈا میں آمد اور ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے افتتاح کی تقریب کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اس قدر وسیع پیمانہ پر Coverage پر ہوئی ہے کہ کینیڈا کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنی کوریج نہیں ہوئی۔ ملینز، ملینز لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن کی افتتاحی تقریب کی کوریج رپورٹ

میڈیا کوریج:

- ......CBC: نیشنل نیوز چینل، تقریباً 10 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا
- ......CTV: نیشنل نیوز چینل، تقریباً 22 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا
- ......Global: صوبائی نیوز چینل، تقریباً 6 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا
- ......Joy TV: مقامی نیوز چینل، تقریباً 30 ہزار لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا
- ......ریڈیو کینیڈا (سی بی سی۔ فرانسیسی): نیشنل نیوز چینل، تقریباً 4 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا

ٹوٹل: تقریباً 47 لاکھ، 30 ہزار لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو ٹی وی خبروں کے ذریعہ دیکھا

اخبارات:

11 مختلف اخبارات نے مسجد کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں نمایاں طور پر مضامین چھاپے۔ ان اخبارات کے پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 7 لاکھ، 53 ہزار ہے۔

ریڈیو:

5 ریڈیو چینلز نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی جن کے سننے

والوں کی تعداد تقریباً 11 لاکھ تھی
میڈیا کے ذریعہ مجموعی طور پر تقریباً 66 لاکھ لوگوں تک مسجد کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں پیغام پہنچا۔

اہم نکات:(Highlights)

1۔ تقریباً 42 لاکھ لوگوں تک افتتاحی تقریب سے پہلے پیغام پہنچایا گیا۔

2۔ تقریباً 66 لاکھ لوگوں تک میڈیا کے ذریعہ افتتاحی تقریب کے بعد پیغام پہنچا۔

3۔ CTV جو کینیڈا کا سب سے بڑا نیشنل پرائیویٹ چینل ہے اس نے مسجد کی افتتاحی تقریب کو اپنی خبروں میں برٹش کولمبیا کی سب سے بڑی اور اہم خبر کے طور پر نشر کیا۔ یہ خبر تقریباً 22 لاکھ لوگوں نے دیکھی۔

4۔ CBC جو کے کینیڈا کا نیشنل ٹی وی چینل ہے اس کے ذریعہ تقریباً 10 لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اور Global TV کے ذریعہ تقریباً 6 لاکھ لوگوں نے live کوریج دیکھی۔

5۔ Ethnic میڈیا: 4 ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ 5 لاکھ 80 ہزار سننے والوں تک، 2 ٹی وی چینلز کے ذریعہ 4 لاکھ لوگوں تک، اور 8 اخبارات کے ذریعہ (جن میں شمالی امریکہ کا چینی زبان میں چھپنے والا سب سے بڑا اخبار بھی شامل ہے) 6 لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

وینکوور میں حضور انور کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر مختلف شخصیات کے تاثرات

……ایک سکھ سیاستدان Manmeet Bhular صاحب نے کہا: میں نے کچھ دنوں تک جنیوا (Geneva, Switzerland) میں ایک اہم تقریر کرنی ہے جس کا متن میں پہلے سے تیار کر چکا تھا۔ لیکن مَیں اب اپنی تقریر کا متن دوبارہ تیار کروں گا اور اس میں اُن باتوں کو بھی شامل کروں گا جو حضور انور نے بیان فرمائیں۔ حضور انور کے ارشادات سے میں پوری طرح اتفاق کرتا ہوں۔ میں تو ایک عام سا انسان ہوں لیکن کوئی شک نہیں کہ حضور انور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ حضور انور کے کیلگری کے سفر کو ہم جس حد تک ممکن ہو سکا سپیشل بنائیں گے۔

……شیرِ پنجاب ریڈیو کے نمائندہ Ravinder Singh نے کہا: حضور انور کی سوچ میں صراحت پائی جاتی ہے۔ ان کے نقطۂ نظر میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ آپ کی تقریر میں جرأت دیکھنے کو ملتی ہے۔ روحانی لیڈر آپ کی طرح کا ہی ہونا چاہئے۔ آپ کی شخصیت میں ایک طاقت اور جاذبیت ہے۔

……Marilyn Iafrate جو کہ Vaughan شہر کی کونسلر ہیں نے کہا: جب بھی حضور انور کینیڈا تشریف لاتے ہیں تو کینیڈا میں ایک خاص قسم کی ہلچل اور رونق نظر آتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ بار بار کینیڈا تشریف لائیں۔ میں نے حضور کی بیان فرمودہ تمام باتوں کو سمجھا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوگئی ہے۔

……John Cummins جو کہ سترہ سال تک ممبر آف پارلیمنٹ رہے اور اس وقت برٹش کولمبیا میں Conservatives پارٹی کے لیڈر ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کی تقریر انتہائی مؤثر اور جامع تھی۔ مجھے فخر ہے کہ مجھے حضور انور کی تقریر سننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ کی تقریر آج کی دنیا کی ضرورت ہے۔ مجھے حضور انور کی باتوں سے اتفاق ہے کہ دنیا کی حالت کو بہتر کرنے کیلئے ہر سطح پر ہم کو تبدیلی لانی ہوگی۔

……ممبر آف پارلیمنٹ Jim Karygiannis نے کہا: حضور انور کی معیت میرے لئے ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں جب بھی خلیفہ کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے آپ کو خدا کے نزدیک پاتا ہوں۔

……ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro کی اہلیہ Sam Sgro نے کہا: حضور انور ایک عظیم شخصیت ہیں۔ آپ کا خطاب بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ حضور انور نے ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنے کا درس دیا ہے اور اسی چیز کی ہمیں ضرورت ہے۔

……Christian Beckter نے کہا: مجھے حضور انور کی ایک بات بہت پسند آئی کہ حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی ہم کسی مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو ہم 'مذہبی آزادی' کے ایک نئے باب کو رقم کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا ہے کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

……کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (CBC) ریڈیو کے نمائندہ صحافی نے کہا: حضور انور نے میرے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا ہے۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی۔ اس پروگرام کو شام چھ بجے CBC پر کوریج دوں گا۔

……ہندوستان سے تعلق رکھنے والے ایک جرنلسٹ نے کہا: میں حضور انور کا سارا خطاب من وعن اپنی اخبار میں چھپواؤں گا۔ اس خطاب میں حیرت انگیز پیغام تھا۔

……ایک لوکل بزنس مین نے کہا: مجھے آج علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن تو ہر مذہب کا حصہ ہے۔ میں نے جو بات آج یہاں سیکھی ہے وہ لازماً اپنے بچوں کو سکھاؤں گا۔

……مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان دوست نے کہا: حضور انور امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں۔ امید ہے میڈیا کے ذریعہ اسلام کے متعلق شدت پسندی کی بجائے امن کا پیغام پھیلے گا۔ میں خود بھی مسلمان ہوں لیکن حضور انور کے خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سے نئی باتیں سیکھیں۔

……ایک مہمان خاتون Marilyn Clayton نے کہا: حضور انور کا محبت سے بھرا ہوا پیغام میرے دل کو چھوؤا ہے۔ حضور انور کی یہ بات کہ کسی بھی شخص کو احمدیہ کمیونٹی سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے میرے دل کو بہت اچھی لگی۔ حضور انور کا پیغام سن کر بہت لطف حاصل ہوا۔

……ایک مہمان Rob Harry نے کہا: حضور انور کا خطاب نہایت عمدہ تھا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے آج یہ خطاب سننے کا موقع ملا۔

……ایک مہمان نے کہا: حضور انور کا خطاب نہایت پُر فکر تھا۔ خطاب میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ایک عام آدمی کے ڈر کو حضور انور نے اپنے خطاب میں مخاطب کیا۔ حضور انور کا خطاب انتہائی واضح تھا اور اس میں قابلِ تحسین دور اندیشی تھی۔

……ایک دوست GurnanJohar نے کہا: حضور انور کے خطاب سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ اپنے احساسات کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ موجود نہیں۔ میری زندگی کی بہترین تقاریب میں سے یہ تقریب تھی۔

……Sukh Johal صاحب نے کہا: حضور انور کی برٹش کولمبیا میں آمد، برٹش کولمبیا کیلئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ آپ کا توحید کا پیغام تمام دنیا کے لئے اپنے اندر اہم معانی رکھتا ہے۔

……ایک آرکیٹیکٹ Tom Cobin نے کہا: وینکوور کی مسجد چمک رہی ہے۔ میں خود ایک آرکیٹیکٹ ہوں اس لئے اس مسجد کی خوبصورتی کو سراہتا ہوں۔ احمدیوں سے مل کر بہت اچھا محسوس ہوا۔ میں جماعت احمدیہ کی مکمل طور پر حمایت کرتا ہوں۔

……یو۔ایس۔اے سے تعلق رکھنے والے ایک بوسنین مسلمان دوست نے کہا: یہ میری زندگی میں کسی روحانی رہنما سے ملنے کا پہلا موقع تھا۔ اور آج کا دن میں کبھی نہیں بھول پاؤں گا۔

……ایک دوست نے کہا: حضور انور کی باتیں شعور سے بھری ہیں۔ آپ نے جو محبت کا پیغام دیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ مجھے فخر ہے کہ حضور انور برٹش کولمبیا تشریف لائے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ٹوگو کے گاؤں FECHOKOPE میں احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

چوہدری محمد عارف گل۔ مبلغ سلسلہ ٹوگو (مغربی افریقہ)

ٹوگو میں ہر سال مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور ان مساجد کے مکمل ہونے پر ان کے افتتاح کی تقاریب حسب موقع منعقد کی جاتی ہیں۔ جہاں ان تقاریب سے جماعتوں میں ولولہ وجوش اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ وہاں تبلیغ میں مزید آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

Fechokope گاؤں کی آبادی تقریباً 1500 نفوس پر مشتمل ہے جس میں زیادہ تر عیسائی اور مشرکین ہیں۔ یہ گاؤں شہر نوچے سے تقریباً 23 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام چند سال پہلے عمل میں آیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کا جماعت کے ساتھ محبت و وفا کا تعلق رہا ہے اور مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پورے علاقے میں جماعت احمدیہ کو پہلی مسجد بنانے کو توفیق ملی۔ اس علاقے میں مسلمانوں کی قریب ترین مسجد تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

اس مسجد کا افتتاح خاکسار نے مکرم عرفان احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج ٹوگو کے حکم پر کیا۔ مسجد کا افتتاح نماز جمعہ سے کیا گیا۔ تقریب میں گاؤں کے مسلمان و عیسائی و مشرکین اور گاؤں کے چیف صاحب نے شمولیت اختیار کی۔ ہر فرد کے چہرے پر اس مسجد کی وجہ سے خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بعض ارشادات مساجد کے قیام کی غرض و غایت کے متعلق فرنچ زبان میں پیش کیے کہ یہ مسجد جہاں ہمیں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے وہاں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلا رہی ہے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کریں اور اپنی ذمہ داری کو پورا کریں۔ مسجد کی خوبصورتی، مسجد کی وسعت، یہ ہمارے اس وقت کام آسکتی ہے جب ہم اس کا حق ادا کرنے والے بن جائیں اور حق ادا کرنے کے لئے جہاں ہم مسجد کو آباد کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ اس مسجد کو یہاں کے رہنے والوں نے خود بھی آباد رکھنا ہے اور اپنے بچوں کے ذریعہ سے بھی آباد کروانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکات اور فضل جو مساجد کے ساتھ وابستہ ہیں انہیں ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد گاؤں کے چیف صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں اس خوبصورت مسجد سے نوازا اور اس مسجد کی تعمیر سے جماعت اس علاقے میں مزید ترقی کرے گی اور مسلمانوں اور عیسائیوں میں غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا اور امن کے قیام میں مدد ملے گی۔ اور اس کے ساتھ میں سب کے سامنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میرے گزشتہ گناہ معاف فرمائے اور حقیقی مسلمان بنائے۔ آمین

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر بہت بابرکت فرمائے اور اس کو مخلص اور عبادت گزار بندوں سے بھر دے۔ آمین

بقیہ: دعا بڑی دولت ہے۔ از صفحہ 17

دکھلا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔''

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

نیز فرماتے ہیں:۔ ''دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 234)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعاؤں کے فیوض کے ذکر میں فرماتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے جو ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اِسی کا نام فیض رحیمیّت ہے۔ جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ اِسی فیض سے انسان ولایت کے مقام تک پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔''

(ایّام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 250)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی حقیقت کو سمجھنے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆……☆……☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

☆......انفرادی و فیملی ملاقاتیں ☆......بعض مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب ☆......Mörfelden-Walldorf میں حضور انور کی آمد اور والہانہ استقبال

☆......مسجد بیت السبحان Mörfelden-Walldorf کے سنگ بنیاد کی تقریب۔

❁......مَیں حضور انور کا شکر گزار ہوں کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں' ______ (Mörfelden شہر کے میئر کا ایڈریس)

اس قوم کی خوبی ہے کہ انہوں نے ان محروموں کو جن کو اپنے ملک میں اپنی مساجد میں نمازیں پڑھنے سے روکا گیا تھا یہاں مسجدیں بنانے کی اجازت دی ہے، اپنے مذہب کے اظہار کی اجازت دی ہے۔ اس بات پر ہمیں ان لوگوں کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ______ (مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

24 جون بروز سوموار 2013ء (حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط، دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپوٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق 40 فیملیز کے 118 افراد اور 31 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی جماعتوں Hanau, Lahr, Rüsselsheim, Mannheim, Oberursel, Iserlohn, Darmstadt, Waiblingen, Göppingen, Griesheim, Bochum, Bocholt, Heidelberg, Fulda, Marburg سے آئی تھیں۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل، مشکلات اور تکالیف پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی اور کامل صحت کے لئے دعائیں لیں اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل میں گھرے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ والدین نے اپنے بچوں کے رشتوں کے بارہ میں رہنمائی حاصل کی۔ غرض ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Mörfelden-Walldorf شہر میں ''مسجد بیت السبحان'' کے سنگ بنیاد اور Flörsheim شہر میں ''مسجد بیت العطاء'' کے افتتاح کی تقاریب تھیں۔

نماز جنازہ

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ان تقاریب کے لئے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نماز جنازہ حاضر اور دس نماز جنازہ غائب پڑھائے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مرحومین کے عزیزوں سے اظہار تعزیت فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

نماز جنازہ حاضر

1۔ مکرم اسلم ایاز صاحب (ولد مولا بخش صاحب آف باندھی)۔ مرحوم نے 21 جون 2013ء کو بقضاء الٰہی وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم باندھی ضلع نوابشاہ کے رہنے والے تھے۔ بہت کم عمری میں وصیّت کے بابرکت نظام میں شامل ہو گئے تھے۔ مرحوم کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ ایک لمبا عرصہ باندھی کے صدر جماعت بھی رہے۔

2۔ مکرم خالد حسین صاحب (مائن ٹال۔ جرمنی)

20 جون 2013ء بقضاء الٰہی 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو جماعتی خدمت کرنے کا بہت شوق تھا۔ 8 سال تک جلسہ سالانہ پر ضیافت کے شعبہ میں اور پچھلے 10 سال سے ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بے انتہا شوق تھا۔ ناصر باخ میں مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ بھی آپ کو غیر معمولی خدمت کا موقع ملا۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب (سمبڑیال۔ سیالکوٹ)

12 جون 2013 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم عبدالوہاب حجازی صاحب ایک خواب کے نتیجہ میں احمدی ہوئے تھے جس کے بعد آپ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ 1974 میں گوجرانوالہ میں آپ کا گھر بار جلا دیا گیا اور سوشل بائیکاٹ بھی ہوا لیکن ان تمام حالات کو بڑے صبر سے برداشت کیا اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ آپ نے قائد علاقہ خدام الاحمدیہ، زعیم انصاراللہ، نائب ناظم انصاراللہ ضلع کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل نائب امیر اول و مشنری انچارج گیمبیا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بھڈال۔ سیالکوٹ)

12 مئی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے مکرم وقاص احمد گوندل صاحب کو وقف کیا جو آجکل جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

3۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی (ڈسکہ کلاں)

یکم جون 2013ء کو تقریباً 81 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیشے کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل پاکستان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

4۔ مکرم طیب علی خادم صاحب (سابق معلم وقف جدید۔ نگر پارکر سندھ)

25 مئی 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 1964 میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے جس کی وجہ سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے 23 سال خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 7 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

5۔ مکرمہ امینہ فرحت خان صاحبہ آف ہالینڈ (اہلیہ مکرم عبدالرحمان خان صاحب سابق مبلغ انچارج امریکہ)

4 مئی 2013ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب ؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور حضرت پیر منظور محمد صاحب ؓ کی پوتی اور حضرت سردار کرم داد خان صاحب ؓ کی بیٹی تھیں۔ علاوہ ازیں حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ آپکی والدہ کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ کو اپنے حلقہ میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی ساس تھیں۔

6۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب باورچی (جرمنی)

9 جون 2013ء کو 85 کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم علم الدین صاحب شہید کے بیٹے تھے۔ آپ بڑے اچھے باورچی تھے اور آپ کو مختلف مواقع پر چار خلفاء کے لئے کھانا تیار کرنے کی سعادت ملی۔ اسی طرح خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض گھروں میں بھی کھانا پکانے کی خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب (مبلغ سلسلہ بلاد عربیہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔

7۔ مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم میاں علم دین صاحب شہید۔ ربوہ)

26 مئی 2013ء کو پاکستان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی تھیں۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر مصباح میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے سینکڑوں کی تعداد میں بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔ آپ مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب مبلغ سلسلہ (بلاد عربیہ) کی چھوٹی بہن تھیں۔

8۔ مکرم سردار ناصر الدین سامی صاحب (ابن مکرم سردار مصباح الدین سامی صاحب۔ ربوہ)

17 مارچ 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت دیندار، مہمان نواز خادم سلسلہ تھے۔ آپ مری میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ کو اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اپنے آبائی گھر چنیوٹ میں شفٹ ہو گئے اور بعد ازاں 2012ء میں ربوہ منتقل ہو گئے۔

9۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (مظفر گڑھ)

3 مارچ 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا

گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مخلص، فدائی اور جماعت کے فعّال رکن تھے۔آپ نے بحیثیت قائد مجلس، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔فرقان بٹالین میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ 1974ء کے ہنگاموں کے دوران آپ کو بہت مارا پیٹا گیا اور آپ کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔آپ نے ان حالات کا بڑے صبر کے ساتھ مقابلہ کیا۔مرحوم موصی تھے۔

10۔ مکرمہ عائشہ صدیقی صاحبہ (بیلجیم)

25 مئی 2013 کو ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔1977ء میں جب لجنہ اماء اللہ بیلجیم کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو اس کی پہلی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔مرحومہ مکرم صفدر علی خان صاحب (آف کراچی) کی بیٹی اور مکرم ناصر جاوید خان صاحب (لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین۔

Mörfelden-Walldorf میں حضور انور کی آمد اور والہانہ استقبال

بعد ازاں چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر پر روانگی کے لئے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ Walldorf شہر کے لئے روانہ ہوا۔فرینکفرٹ سے Walldorf شہر کا فاصلہ 32 کلومیٹر ہے۔قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Walldorf شہر تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان، بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ان کے لئے آج کا دن کسی عید سے کم نہ تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔خواتین اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل امیر جماعت مکرم اکرم خان صاحب، ریجنل مبلغ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم فیضان احمد خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر Mörfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker نے جو اپنے بعض ممبران کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

Mörfelden-Walldorf مسجد بیت السبحان کے سنگ بنیاد کی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردوں کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لقمان ثاقب صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم محمد علی شاہد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ محمود احمد خان صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس شہر کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ Mörfelden شہر ضلع کے انتظام کے لحاظ سے Groß-Gerau کا حصّہ ہے اور اس شہر کی آبادی سو (100) مختلف اقوام کے 35 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر کے اکثر باشندوں کے ناموں میں فرانسیسی ناموں کا اثر پایا جاتا ہے۔جس کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کے ایک حصّہ کی بنیاد کچھ فرانسیسی عیسائیوں نے رکھی جو فرانس میں اپنے مذہب کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ بنے اور بالآخر وہاں سے ہجرت کر کے جرمنی کے اس شہر میں آکر پناہ لی۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس شہر کی بنیاد شروع سے ہی مذہبی آزادی پر ہے اور دور حاضر میں بھی اس شہر میں مذہبی رواداری کے مختلف نظّارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔اس شہر میں ایک ترکی مسجد بھی موجود ہے۔

تعلیمی میدان میں بھی اس شہر کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس شہر کے ایک سکول کو جرمنی کے صوبہ Hessen کا ثقافتی سکول کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں چائنیز اور اردو جیسی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

احمدی احباب اس شہر میں 1970ء سے موجود ہیں۔آہستہ آہستہ احمدی احباب کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر میں جماعت کی تعداد چھ صد افراد پر مشتمل ہے۔

اس موجودہ قطعہ زمین کا رقبہ 1586 مربع میٹر ہے جو دو مئی 2012ء کو پانچ لاکھ یورو کی قیمت پر خریدا گیا۔ یہاں مسجد کا جو مینار تعمیر ہوگا اس کی اونچائی 16 میٹر ہوگی اور مسجد کے گنبد کا قطر نو (9) میٹر ہوگا۔اس مسجد کا مینار جرمنی میں اب تک تعمیر ہونے والی مساجد کے میناروں میں سے سب سے اونچا مینارہ ہے۔

اسی طرح مسجد کی تعمیر میں مرد و خواتین کے ہالز کے علاوہ بعض دفاتر اور دیگر مختلف حصّے بھی ہوں گے۔

Mörfelden شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد Mörfelden شہر کے میئر Heinz Peter Becker نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف نے کہا کہ میں اپنے تمام ممبران اور اپنے شہر کے لوگوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے اس شہر میں 115 اقوام کے لوگ آباد ہیں اور سب آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں آپس میں مخالفت نہیں ہے اور کوئی بڑا تضاد نہیں ہے۔ ہم مل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ میں حضور انور کا شکر گزار ہوں کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں اور میں جماعت احمدیہ کے افراد کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ ہمارے اس شہر، ہمارے معاشرہ اور سوسائٹی کی ترقی میں اپنا حصّہ ڈالتے ہیں اور شہر کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں۔

میئر نے کہا: اب یہاں کے سکولوں میں بچوں کو اسلامی تعلیم دی جائے گی۔ یہ بھی Integration کی طرف ایک قدم ہے۔

میئر نے کہا کہ آپ گزشتہ دس سال سے کوشش کر رہے تھے کہ یہاں مسجد بنائی جائے اس پر تمام پارٹیز نے، اداروں نے آپ کے حق میں کوشش کی اور آپ کو اجازت مل گئی۔اب ہماری خواہش ہے کہ اس پر جلدی کام شروع ہو کیونکہ ہم سب متفق ہیں اور اسی طرح کی عمارت بنے جیسی آپ چاہتے ہیں۔ میں آخر پر آپ کے لئے اللہ کے فضل کی دعا کرتا ہوں۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔ہم سب آپ کی مدد کے لئے تیار ہیں۔

بعد ازاں چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے خطاب فرمایا:

مسجد بیت السبحان کے سنگِ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا خطاب

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آج یہاں مورفلڈن جماعت کو بھی مسجد بنانے کی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر پھیلے گا۔ لیکن آج مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ مسجد بننے کے بعد افتتاح کے موقع پر جماعت کا تعارف نہیں بلکہ بہت سارے مقامی جرمن یہاں آئے ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں افرادِ جماعت کا، مقامی لوگوں کا آپس میں ایک اچھا پیار کا تعلق ہے۔اور یہ چیز ہے جو مختلف مذاہب میں پائی جائے تو آپس میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہوتی ہے اور معاشرے کا امن و سکون قائم ہوتا ہے۔

❁...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں، جو ترجمہ میں نے سنا، اس میں یہ کہا کہ یہاں بعض مذہبی وجوہات کی بنا پر protestants آئے تھے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کا یہاں آنا بھی مذہبی وجوہات کی بنا پر تھا۔ جرمنی میں پاکستان سے ہجرت کر کے افرادِ جماعت آئے اور جرمن قوم نے جس طرح انہیں اپنے اندر جذب کیا اور جس طرح احمدی چھوٹے اور بڑے شہر میں جذب ہوئے اور اس شہر میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد اسی وجہ سے آئے کہ پاکستان میں مذہبی طور پر ان کی آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور مجبوراً ان کو اپنے ملک سے نکلنا پڑا جو ان کی پیدائش کا ملک تھا۔

❁...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

لیکن جو پہلے لوگ یہاں آئے تھے انکو یہاں آئے ہوئے ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے اور اب انکی نسلیں جرمن معاشرہ میں پل بڑھ کر، یہاں سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے، اس سوسائٹی میں رہ کر، گو مذہبی طور پر مسلمان ہیں لیکن قومی لحاظ سے وہ جرمن ہو چکے ہیں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ رنگوں اور فیچرز کا فرق ہو لیکن بعض دفعہ میں یہاں کے احمدی نوجوانوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہی لگتا ہے کہ یہ جرمن قوم کا ایک حصہ بن چکے ہیں۔اور ہر باہر سے آنے والے کی یہی خوبی ہے کہ اگر وہ کسی قوم میں integrate ہونا چاہتا ہے، جذب ہونا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قوم کا حصہ بنائے، اس قوم کی خوبیاں اپنائے، اپنی خوبیاں ان کو دے اور ملک کی بہتری کے لئے جس حد تک کام ہوسکتے ہیں وہ کرے۔

❁...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

پس یہ جماعت احمدیہ کا ایک خاصہ ہے کہ جہاں بھی جماعت کے افراد جاتے ہیں وہ ہمیشہ ملک کے وفادار رہتے ہیں اور ملک کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور بھر پور طور پر ملک کے مختلف طبقات میں جذب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ مذہبی طور پر وہ مختلف ہیں۔ اور یہ بھی اس قوم کی خوبی ہے کہ انہوں نے ان محروموں کو جن کو اپنے ملک میں اپنی مساجد میں نمازیں پڑھنے سے روکا گیا تھا، یہاں مسجدیں بنانے کی اجازت دی ہے، اپنے مذہب کے اظہار کی اجازت دی ہے اور یہ بہت بڑی خوبی ہے۔اور اس بات پر ہمیں ان لوگوں کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے اور جتنے بھی احمدی ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں ان کو پوری وفا کے ساتھ اس ملک کی خدمت پر کمربستہ ہونا چاہئے۔

❁...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

مینارے کی بات ابھی امیر صاحب نے کی ہے، اس حوالہ سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال آجاتا ہے، یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں اس لئے میں اس کی وضاحت کر دوں۔ امیر صاحب نے کہا کہ یہاں 16 میٹر کا مینارہ ہوگا جو جرمنی میں ہماری مساجد کا سب سے بڑا مینارہ ہے۔تو مقامی لوگوں کو کسی لحاظ سے بھی کوئی reservation ہو کہ یہ اتنا اونچا مینارہ بن رہا ہے، اس مینارے کو بنانے میں جوان کو فخر ہے، وہ فخر کہیں ہمارے اس معاشرہ میں منفی اثرات پیدا نہ کرے۔لیکن مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فخر اس بات پر نہیں ہے کہ یہ اونچا مینارہ ہے۔ یہ فخر اس بات پر ہے (اگر ہو) کہ یہ اونچا مینارہ جتنا اونچا ہوگا، اتنا ہی زیادہ اس مسجد سے، اس ماحول سے امن، پیار اور محبت کا پیغام آگے پہنچے گا۔ پہلے لوگ جو جماعت سے واقف ہیں، افرادِ جماعت سے واقف ہیں وہ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کے ساتھ مزید محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا پیغام اس علاقہ کے لوگوں کو پہنچے گا اور مزید ان کی integration اس سوسائٹی میں ہوگی۔ نہ کہ مسجد بننے سے کوئی علیحدگی پسند گروپ بن جائے گا۔ بلکہ مسجد بننے سے اور جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں سوسائٹی میں ہم مزید جذب ہوئے ہیں۔اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد بھی ہم اس شہر کے شہریوں میں مزید جذب ہوں گے۔

❁...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

بہرحال میئر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، امیر صاحب نے بھی ان کی مدد کا ذکر کیا۔ان کا میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کی کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس علاقہ کے لوگوں کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کے لئے جگہ بھی مہیا کی اور بغیر کسی اعتراض کے ہمارے نقشہ کے مطابق مسجد کی منظوری بھی دی۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جزا دے۔

❁...... **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** لیکن ساتھ ہی ہر احمدی کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں، یہ صرف باتیں ہی نہ ہوں۔میں نے یہ باتیں اس امید پر کہی ہیں کہ ان باتوں کا اثر اور ان خیالات اور جذبات کا اظہار آپ سب کی طرف سے ہو رہا ہوگا۔اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے ساتھ ہی آپ اس معاشرہ میں زیادہ جذب ہوں گے اور ابھی بھی اپنی بھر پور کوشش کریں گے کہ اسلام کا محبت، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں۔اگر کسی کے ذہنوں میں کسی بھی قسم کے تحفظات ہیں، انہیں دور کرنے کی کوشش کریں گے اور آپس میں بھی محبت پیار اور بھائی چارہ کو بڑھائیں گے تا کہ ان لوگوں کو پتہ ہو کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو جہاں آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں وہاں دوسروں کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اللہ کرے کہ آپ اس سوچ کے ساتھ اس مسجد کی تعمیر کریں۔اور پھر اس مسجد کا نام 'مسجد سبحان' رکھا گیا ہے، اپنے دلوں کو بھی پاکیزہ کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو پہلے سے زیادہ کرنے والے ہوں اور ہر اینٹ جو مسجد کی تعمیر کے لئے رکھی جائے آپ کو عاجزی اور انکساری میں مزید بڑھاتی جانے والی ہو۔آپ کے ایمان میں مزید ترقی دینے والی ہو اور اللہ کرے کہ ہر روز، ہر دن اس ماحول میں اسلام کا پیغام زیادہ خوبصورتی سے پہنچانے کی آپ کو توفیق دینے والا ہو۔آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجے تک جاری رہا۔

❁......بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لے آئے اور جو جگہ اس غرض سے تیار کی گئی تھی وہاں دعاؤں کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

❁......اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، آپ کے بعد شہر کے میئر Heinz Peter نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیوٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (ریجنل مبلغ سلسلہ جرمنی)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)، مکرم حسنات احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی) محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم محمود احمد خان صاحب (نیشنل سیکرٹری وقف نو)، مکرم سید محمد خاور صاحب (شعبہ جائیداد)، مکرم محمد اکرم صاحب (لوکل امیر)، مکرم بشارت نور اللہ صاحب (ناظم علاقہ)، مکرم ندیم احمد صاحب (زونل قائد)، مکرمہ فرحت خان صاحبہ (صدر لجنہ سٹی)، مکرم منصور احمد صاحب (صدر حلقہ Mörfelden Ost)، مکرم عبد الباسط صاحب (صدر حلقہ Mörfelden West)، مکرم انس خان صاحب (صدر حلقہ Walldorf)۔

ان جماعتی عہدیداران کے علاوہ ایک واقفہ نو بچی عزیزہ Adeesha خان اور ایک واقف نو طفل عزیزم صبیح احمد Ghathool نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت ساتھ ساتھ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کی دعا کا ورد کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

❁......دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آ کر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور از راہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان شرف مصافحہ کی سعادت پاتے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران تمام بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ یہ بچے مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

دعا بڑی دولت ہے

ظہیر احمد طاہر۔ جرمنی

دعا نام ہے ایک بزرگ و برتر اور وراء الوراء ہستی کی بارگاہ میں ایک کمزور اور حقیر بندۂ ناتواں کی طرف سے اپنی کم مائیگی کے اظہار کا۔ جب وہ نہایت تضرع، عاجزی وانکساری اور بیچارگی کے عالم میں اپنی بے توقیری اور درماندگی کو خیال میں لا کر مالک حقیقی کے حضور عجز و بکا اور اِلتجا والتماس کرتا ہے۔ جب وہ ایک نیستی کے ساتھ آہ و بکا کرتے ہوئے اپنی حاجات اور مشکلات کو اُس کے حضور میں اس یقین کے ساتھ پیش کرتا ہے کہ وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے تو ایک روز وہ دیکھتا ہے کہ روحانی طور پر مردہ جسم میں تر و تازگی اور شادابی کے آثار نمایاں ہو کر اُس میں آثار زندگی پیدا ہونے لگتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 50-51۔ ایڈیشن 2003ء)

اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے کہ دل میں یہ تڑپ اور خواہش جاگزیں ہو جائے کہ میرا مولا مجھ سے راضی ہو کیونکہ یہی انسانی زندگی کا ماحاصل اور مدعا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سینہ و دل میں اُس کے غیر کے لئے کوئی ادنیٰ سی جگہ بھی نہ ہو بلکہ جسم و جان کے ذرّے ذرّے میں اللہ ہی اللہ سرایت کر جائے تا کہ روح اُس سے سیراب ہو۔

یُوں تو **دُعـــا** ایک چھوٹا سا، عام استعمال میں آنے والا لفظ ہے۔ لیکن اگر فی الواقعہ اس سہ حرفی لفظ پر غور کر کے اس کی گہرائی اور گیرائی کو ناپا جائے تو بظاہر چھوٹا دکھائی دینے والا یہ لفظ خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک ایسا بحر بیکراں ہے جو روحانی نعماء سے پُر اور لذت و سکون کی دولت سے مالا مال ایک ایسا راستہ ہے جس کے دَر قربِ الٰہی کی طرف کھلتے ہیں۔ گویا یہ منزلِ مقصود کی طرف لے جانے والا زینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

(المؤمن:61)

’’اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔‘‘

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو بتایا ہے کہ تمہارا خدا اپنے بندوں کے اُس کی طرف اُٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ (ترمذی ـ کتاب الدعوات)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دعا کے معنی تو یہی ہیں کہ انسان خواہش ظاہر کرتا ہے کہ یوں ہو۔ پس کبھی مولیٰ کریم کی خواہش مقدم ہونی چاہئے اور کبھی اللہ کریم اپنے بندہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 436۔ ایڈیشن 2003ء)

دعا مومن کا ایسا کارگر اور مؤثر ہتھیار ہے جسے کسی بھی وقت اور ہر موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کی ابتداء اور انتہا دعا سے ہوئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کی بابت فرماتے ہیں:

لَیْسَ شَیْءٌ أَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہُ، مِنَ الدُّعَاءِ۔ (سنن ابن ماجہ۔أبواب الدعاء۔ بابُ فَضْلِ الدُّعَاء)

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کیلئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کیلئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوت باب فی دعاءِ النبی)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 148۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آداب دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لیے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں ......سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دُعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 522 ۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی اہمیت اور اس کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

❁......’’سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے۔ اس کا تریاق دُعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دُعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دُعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591۔ ایڈیشن 2003ء)

❁......’’یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے۔ اس کی فرضیت کے چار اسباب ہیں۔ (1) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ (2) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ (3) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ (4) چوتھے یہ کہ اگر دُعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 242)

❁......’’یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222)

❁......’’دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دل میں ایک جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے اور الہامی طور پر اُس کا پیرایہ بتا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ (البقرة:38) اِس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونے والی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے۔

بعض اوقات ایسی دعا میں ایسا حصہ بھی ہوتا ہے جس کو دعا کرنے والا ناپسند کرتا ہے، مگر وہ قبول ہو جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس آیت کے مصداق ہے۔ عَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (البقرة:217)‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 164 ۔ ایڈیشن 2003ء)

❁......’’جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعا میں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تب وہ بات حل ہو جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 542۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے جس کے لئے باب الدعاء کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلہ پر جو آ چکا ہو اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔‘‘

(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اگر دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دُعا سے الہام ملتا ہے۔ دُعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دُعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے، جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 192۔ ایڈیشن 2003ء)

آپ نے دنیا کو بتایا کہ دعا کی برکات و تاثیرات آب و آتش سے بڑھ کر ہیں اور دعاؤں کے فیوض و برکات کی جلوہ گری دنیا کے ہر قریہ اور ہر علاقہ میں اپنی شان

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی سیرت

حضرت شیخ فضل احمد بٹالویؓ نے 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے خاص تعلق تھا اور حضورؓ بھی خاص طور پر آپؓ سے شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ رسالہ ’’انصارالدین‘‘ یوکے مئی وجون 2010ء میں حضرت شیخ صاحبؓ کے بارہ میں خاکسار (محمود احمد ملک) کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون میں بعض واقعات کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی پاکیزہ سیرت سے ہے۔ جن میں سے چند ہدیۂ قارئین ہیں۔

قرض کی ادائیگی

حضرت شیخ فضل احمد صاحبؓ بٹالوی بیان فرماتے ہیں کہ خاکسار کی پہلی شادی اپریل 1907ء میں ہوئی تھی، اس کا سارا خرچ مجھ پر ہی تھا جس سے میں زیر بار ہوگیا۔ اس بارہ میں دعا کے لئے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں تحریراً عرض کرتا رہا۔ ایک بار حضورؓ نے تحریر فرمایا:

’’اگر قرض ادا کرنے کی سچی نیت ہو اور اس فکر میں آدمی لگا رہے اور جس قدر ممکن ہو اس کو ادا کرتا رہے تو خدا تعالیٰ ضرور سامان مہیا کردیتا ہے کہ وہ ادا ہوجائے۔ توبہ استغفار اور لاحول کی کثرت کیا کریں۔ نمازوں میں عجز اور زاری سے دعائیں مانگا کریں۔‘‘

(قادیان 2 مئی 1907ء)

ایک خط کا حضورؓ کی طرف سے یہ جواب ملا:

’’آپ قرضہ کے لئے توبہ استغفار، لَاحول سے کام لیں اور ادا کرنے کا ارادہ کرلیں۔ جب تک خود دس بارہ روز آپ یہاں نہ رہیں، دعا کا منگوانا مشکل ہے‘‘۔ (اگست 1907ء)

اسی طرح ایک دفعہ آپؓ نے تحریر فرمایا:

’’آپ استغفار جس کے معنی ہیں الٰہی میں نے غفلت کی، اس کے بدنتائج سے مجھے محفوظ رکھ اور غفلت سے بچا۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ اور لَاحَوْل جس کے معنی ہیں الٰہی تیرے فضل وکرم کے سوا کچھ نہیں بن سکتا تُو بدی سے پھیر اور نیک بنا۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ اور اَلْحَمْد شریف بلحاظ معنی اور درود بایں خیال کہ الٰہی! محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بڑے دکھ درد اٹھائے اور بڑی محنت سے ہم تک تیرا دین پہنچایا۔ الٰہی اس کے بدلہ میں ہماری طرف سے اس پاک انسان پر خاص اور عام رحمتیں اور سلام اور برکات پہنچادے۔ آمین۔ یہ چار باتیں آپ اختیار فرماویں‘‘۔

(2 اگست 1907ء)

چنانچہ ان نصائح پر عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی اور حضورؓ کی توجہ اور دعا سے میرا سارا قرض بھی اتر گیا۔

اہلیہ کی شفایابی کا معجزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دَور میں میری اہلیہ شدید بیمار ہوگئیں اور مَیں (فوج کی) ملازمت سے فارغ ہوکر اپنی بیمار بیوی کو لے کر قادیان آگیا اور مجھے صدرانجمن کے دفتر محاسب میں بطور کلرک بیس روپے ماہوار پر جگہ مل گئی۔ لیکن اس قلیل مشاہرہ میں گزارہ کرنا محال ہوگیا۔ بظاہر تو یہ ابتلا تھا مگر حقیقت میں مَیں اس کو انعام ہی سمجھتا تھا۔ یہانتک کہ میری بیوی کی بیماری نے طول پکڑا۔ حضورؓ نے علاج بھی بہت کیا مگر بخار نہ ٹوٹا، معلوم ہوتا تھا کہ مرض دق سل آخری منزل پر پہنچ چکا ہے۔ حضورؓ کے ارشاد پر کئی طبیبوں نے علاج کیا لیکن فرق نہ پڑا۔ حتی کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو صاف کہہ دیا کہ اس مریضہ میں اب کچھ نہیں رہا۔

ایک دفعہ رات کے تین بجے جب میری بیوی کا بخار بہت تیز ہوگیا تو مَیں حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گھوڑی سے گرنے کی وجہ سے تکلیف کے باعث ان دنوں حضور مردانہ حصہ میں سوتے تھے اور احباب کو خدمت کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ مَیں حضرت کے حضور حاضر ہوکر چارپائی کے پاس خاموش ہوکر بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضورؓ کی جب آنکھ کھلی تو حضورؓ نے السلام علیکم کہا اور فرمایا: کیا بات ہے؟ مَیں نے بیوی کے بخار کا حال عرض کیا تو حضورؓ نے فرمایا: پانی میں کپڑا اتر کر کے ریڑھ کی ہڈی پر ملو یہاں تک کہ بخار کم ہوجائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم دعا کریں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فضل فرمادیا اور بخار اُتر گیا۔

یہ واقعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہے کہ حضور شدید بیمار ہیں اور مردانہ میں سونے کی تبھی ضرورت پڑی ہے تا ساری رات احباب خدمت میں رہ سکیں۔ ایسی حالت میں حضرت شیخ صاحبؓ تبھی طبی مشورہ کے لئے حاضر ہوسکتے ہیں اور خدام بھی تبھی اجازت دے سکتے ہیں جب سب کو حق الیقین ہو کہ حضور خدمت خلق کے لئے وقف ہیں اور ایسی شدید تکلیف میں بھی بے وقت مشورہ لینے کو ہرگز ناپسند نہ فرمائیں گے بلکہ اسے باعثِ ثواب سمجھیں گے۔

حضرت شیخ صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ اُن ایام میں یہ بُت میرے دماغ پر حاوی تھا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے علاج سے مریضہ کو شفا کو ہوجائے گی کیونکہ آپؓ میرے مرشد ہیں اور باخدا ہیں اور پھر طبیب بھی اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ مَیں حضور کو بار بار دعا کے لئے عرض کیا کرتا تھا۔ ایک روز بوقت عصر حضورؓ نے مسجد مبارک کی سیڑھیوں کے پاس میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی جوان کو پیٹ درد محسوس ہوتی ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ ذرا چلنے پھرنے سے یا ورزش کرنے سے دُور ہوجائے گی۔ جب دُور نہیں ہوتی تو اپنی بیوی سے ذکر کرتا ہے جو کہتی ہے کہ میں ابھی چائے وغیرہ تیار کرکے دیتی ہوں اس سے آرام آجائے گا۔ جب اس سے بھی آرام نہیں آتا تو محلّہ کے کسی طبیب سے دوائی پیتا ہے۔ پھر بھی آرام نہیں ہوتا تو شہر کے بڑے طبیب کے پاس جاتا ہے اس کے علاج سے بھی آرام نہیں آتا تو اسے خیال آتا ہے کہ علاج سے تو شفا نہیں ہوئی تو وہ کسی باخدا بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا حال عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دنیا کے علاج ومعالجہ سے تو کچھ نہیں ہوا اگر حضور نے دعا کی تو امید ہے شفا ہوجائے گی۔ مگر جب اس باخدا بزرگ کی دعاؤں سے بھی فائدہ نہیں ہوتا تو وہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا! میں نے سارا جہان دیکھ لیا مگر میری مصیبت دُور نہیں ہوئی اب تیرے دروازہ پر آیا ہوں، اب تو رحم فرما اور میرے گناہ بخش کر مجھے شفا دے تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرتا ہے اور اسے شفا دے دیتا ہے۔

1912ء میں مَیں راولپنڈی سے مع اہلیہ اوّل دو ماہ کی رخصت لے کر قادیان آیا۔ تو ایک روز گھر آنے پر اہلیہ نے بتلایا کہ مولوی عبدالحیٔ صاحب خلف الصدق حضرت خلیفہ اوّلؓ آئے تھے اور مجھے گھر نہ پاکر واپس چلے گئے۔ مجھے فکر پیدا ہوا کہ کوئی خاص بات ہی ہوگی۔ مَیں جلدی جلدی گیا تو وہ حضورؓ کے مکان کے دروازہ پر ہی مل گئے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو میرے مکان تک تکلیف کرنے کی کیا وجہ ہوئی۔ خیر تو تھی؟۔ انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ ابّا جان کو آپ سے محبت ہے اس لئے میں آپ کے دولت خانہ پر آپ کی ملاقات کے لئے گیا تھا۔ اور پھر باتوں باتوں میں مجھے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ کو بیماری سے شفا کس طرح ہوئی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو بتایا کہ جن ایام میں آپ ابّا جان کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا کرتے تھے۔ انہی دنوں ایک روز اباجان گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ فضل احمد کو اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے اور ہمیں فضل احمد سے محبت ہے۔ ان کی بیوی کا ہرچند ہم نے علاج کیا مگر فائدہ نہیں ہوتا، اس لئے ان کے لئے اب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر حضور ایک مصلّی پر جو صحن میں پڑا تھا سجدہ میں گر گئے اور بڑی دیر تک دعا کی، جس کے بعد وہ صحتیاب ہوگئیں۔

صائب مشورہ اور دعا سے مدد

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ 1911ء میں میرے گزارے کی تنگی کا ذکر میری ہمشیرہ نے حضورؓ سے کردیا۔ حضورؓ کے دریافت فرمانے پر مَیں نے حالات بیان کئے تو فرمایا کہ کیا کوئی افسر واقف ہے؟۔ ایجاب میں جواب دینے پر فرمایا: اس کو لکھو اور ملازمت کے لئے کوشش کرو۔ چنانچہ میں نے اپنے ایک افسر کو نوشہرہ خط لکھا تو اُس کا تار ملا کہ فوراً پہنچو۔ تار دکھلانے پر حضور خوش ہوئے اور اجازت دی۔ میں نوشہرہ پہنچا تو قلعہ چکورہ بھجوایا گیا جہاں بطور نائب سٹورکیپر کام کرتا تھا۔ کسی نے بتایا کہ وہاں کا ملیریا کا موسم بہت خطرناک ہے اور وہاں تو پتھروں کو بھی ملیریا ہوجاتا ہے۔ مجھے بہت فکر ہوا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعا اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبع ...... (الخ) بہت عاجزی سے پڑھی۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے تھے کہ اگر کسی وبازدہ شہر میں جانا پڑے تو اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اس وبا سے بچالے گا۔ قلعہ چکورہ کے پاس دریا کا پانی وہاں کی فصل والی زمین میں سے گزرتا ہے جسے پینے سے ملیریا ہوجاتا ہے۔ ......حضورؓ کی دعا سے تین ماہ بعد ہی میرے ایک مہربان افسر نے مجھے راولپنڈی میں ہیڈکلرک مقرر کردیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب سے غیرمعمولی محبت وشفقت کا اظہار

حضرت شیخ صاحبؓ متعدد چشم دید واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ کا بہت احترام فرماتے تھے۔ مَیں اُس خطبہ جمعہ میں موجود تھا جس میں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ سلیمان تونسوی بائیس سال کی عمر میں خلیفہ ہوئے اور 78 سال انہوں نے خلافت کی۔

اسی طرح ایک جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ہوا تھا۔ وہاں حضرت میاں صاحبؓ نے کوٹ پہننے کا ارادہ کیا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے آگے بڑھ کر آپؓ کو کوٹ پہننے میں مدد دی۔

غالباً 1913ء میں خاکسار حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں آپؓ کے دولت خانہ میں حاضر تھا۔ اتنے میں حضرت میاں محمود احمد صاحبؓ بھی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کی آمد پر حضرت خلیفہ اوّلؓ اپنی جگہ سے ایسے ہلے جیسے کوئی معزز مہمان کے لئے جگہ خالی کرتا ہے۔ ایسی عزت افزائی آپ کی کسی اَور کو کرتے مَیں نے نہیں دیکھا۔

6،7 مئی 1911ء کو احمدیہ انجمن بٹالہ کا پہلا سالانہ جلسہ تھا جو حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ کی زیرصدارت منعقد ہونا تھا۔ جلسہ سے قبل منتظم جلسہ حضرت شیخ عبدالرشید صاحبؓ نے مجھے قادیان بھیجا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کروں کہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی ایک تقریر تو پروگرام میں پہلے سے شامل ہے لیکن احباب کی خواہش ہے کہ آپؓ دو تقریریں کریں۔ جب مَیں نے قادیان جاکر حضورؓ کی خدمت میں یہ عرض کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ اس میں تو باپ والا رنگ ہے۔ مَیں اس کی تقریر نہیں برداشت کرسکتا تو بٹالہ والے ایسے کہاں کے آگئے کہ اس کی دو تقریریں سُن لیں گے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھنے کے لئے جب حضرت خلیفہ اوّلؓ تشریف لائے اور بنیادی اینٹیں رکھ دیں تو اس کے بعد حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ سے بھی اینٹیں رکھوانے کے لئے ارشاد فرمایا۔

(نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی سیرت کے حوالہ سے یہ مضمون آئندہ شمارہ میں بھی جاری رہے گا)

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا جنوری فروری 2010ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

تھی خبر جس کی صحائف میں تُو وہ محمود تھا
تُو وہی مصلح مقدّس تھا وہی موعود تھا
جس قدر خبریں مسیحؑ کی آمدِ ثانی کی تھیں
ان سبھی خبروں میں تیرا تذکرہ موجود تھا
تُو کہاں اِک فرد تھا، اِک عہد تھا اِک دَور تھا
رُخ بدل دیتے ہیں جو دنیا کا، وہ شہ زور تھا
کارنامے تیرے لکھ پاؤں نہیں میرا مقام
ہے قلم میرا شکستہ اور تُو ماہِ تمام

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

August 2, 2013 – August 8, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 2, 2013

00:00 World News
00:25 Seerat-un-Nabi
01:05 Darsul Quran: Recorded on February 1, 1997.
03:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
04:00 Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam, the beacon of truth.
05:10 Dars-e-Hadith
05:25 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:20 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
08:55 Indonesian Service
09:55 Darsul Quran: Recorded on February 2, 1997.
11:40 Dars-e-Malfoozat
12:00 Live Friday Sermon
13:20 Noor-e-Mustafwi
13:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
14:00 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
14:30 Shotter Shondhane: Repeat of a live interactive discussion programme in Bengali.
15:50 Ramadhan Special: A children's discussion programme about Ramadhan and its related matters.
16:20 Friday Sermon
17:30 Yassarnal Quran
17:45 Real Talk
18:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
20:35 Ramadhan Special
21:00 Friday Sermon [R]
22:05 Darsul Quran [R]
23:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Saturday August 3, 2013

00:55 World News
01:15 Darsul Quran: Recorded on February 2, 1997.
03:05 Friday Sermon: Recorded on August 2, 2013.
04:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
05:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:15 Al-Tarteel: A programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
09:05 Innocence Of The Holy Prophet
09:45 Indonesian Service
11:05 Darsul Quran: Recorded on February 3, 1997.
13:00 Tilawat
13:30 Al-Tarteel
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Innocence Of The Holy Prophet
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Al-Maaidah
18:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:15 International Jama'at News
21:00 Darsul Quran [R]
22:30 Friday Sermon: Recorded on August 2, 2013
23:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Sunday August 4, 2013

00:35 World News
01:20 Darsul Quran: Recorded on February 3, 1997.
03:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
04:15 Friday Sermon: Recorded on August 2, 2013
05:25 Al-Maaidah
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:10 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:30 Faith Matters
08:40 Real Talk
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 4, 1997.
12:35 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 2, 2013
14:10 Bengali Service
15:00 Seerat-un-Nabi
16:00 Press Point
17:05 Aao Kahani Sunain
17:30 Ramadhan Special: A children's discussion programme about Ramadhan and its related matters.
17:50 Yassarnal Quran
18:10 World News
18:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:00 Discover Alaska: Part 5 of a documentary which takes us on a journey to Alaska, the largest American state.
20:30 Press Point
21:35 Darsul Quran [R]
23:10 Friday Sermon [R]

Monday August 5, 2013

00:15 World News
00:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
01:25 Darsul Quran: Recorded on February 4, 1997.
03:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:55 Friday Sermon: Recorded on August 2, 2013
04:55 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:05 Al-Tarteel: A programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
08:00 International Jama'at News
08:30 Ramadhan Special: A children's discussion programme about Ramadhan and its related matters.
09:15 Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on May 17, 2013.
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 5, 1997.
12:30 Importance Of Ramadhan: Part 1 of an Urdu discussion programme about the blessings and importance of Ramadhan.
13:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:15 Al-Tarteel
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Seerat-un-Nabi: Part 4 in a series of programmes in response to the film Innocence of Muslims.
16:00 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Ramadhan Special
19:30 Friday Sermon
21:00 Darsul Quran [R]
22:20 Dars-e-Ramadhan
23:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Tuesday August 6, 2013

00:00 World News
00:35 Darsul Quran: Recorded on February 5, 1997.
02:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:50 Friday Sermon: Recorded on 12 October 2007.
05:05 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:10 Yassarnal Quran
07:30 Ramadhan-ul-Mubarak: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
08:00 Insight: A weekly review of the news making headlines in the world of science and technology.
08:30 Prophecies In The Bible: A discussion about prophecies regarding the Holy Prophet Muhammad (saw) as found in the Bible.
08:55 Ilmul Abdaan: A series of medical programmes in Urdu explaining various issues related to health.
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 6, 1997.
12:55 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30 Yassarnal Quran
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
16:00 Press Point: An interactive programme exploring news stories from around the world relating to Islam and persecution.
17:05 Noor-e-Mustafwi: A discussion about the different aspects of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Ramadhan-ul-Mubarak
18:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
19:45 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on August 2, 2013.
20:45 Insight: A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
21:15 Darsul Quran [R]
23:00 Ilmul Abdaan
23:25 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Wednesday August 7, 2013

00:25 World News
00:45 Noor-e-Mustafwi
00:55 Ramadhan-ul-Mubarak
01:25 Darsul Quran: Recorded on February 6, 1997.
03:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
04:05 Press Point: An interactive programme exploring news stories from around the world relating to Islam and persecution.
05:20 Prophecies In The Bible
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:00 Al-Tarteel
07:30 Al-Maaidah: A series of culinary programmes teaching how to prepare a variety of dishes.
08:05 Real Talk: A talk show discussing social issues affecting today's youth.
09:05 Seerat-un-Nabi
10:00 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on February 8, 1997.
12:40 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:25 Al-Tarteel: A programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:30 Kids Time: A programme teaching children prayers, Islamic knowledge and arts and crafts.
16:00 Faith Matters
16:55 Al-Maaidah
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Seerat-un-Nabi
19:10 Tilawat: Recitation of part 28 of the Holy Quran
20:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
20:45 Kids Time
21:15 Darsul Quran [R]
22:45 Seerat-un-Nabi
23:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Thursday August 8, 2013

00:30 World News
00:45 Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:35 Darsul Quran: Recorded on February 8, 1997.
03:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
04:00 Hamdiyya Majlis: A pre-recorded evening of Urdu poetry.
05:00 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:10 Yassarnal Quran
07:30 Quran Sab Se Acha
08:00 Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam, the beacon of truth.
09:10 Islami Mahino ka Ta'aruf
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on December 31, 1997.
12:25 Quran Sab Se Acha
13:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:40 Yassarnal Quran
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon delivered on August 2, 2013.
15:05 Seerat-un-Nabi
15:40 Islami Mahino ka Ta'aruf
16:00 Persian Service
16:30 Beacon Of Truth
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Islami Mahino ka Ta'aruf
18:40 Tilawat: Recitation 1 of the Holy Quran
20:00 Faith Matters
21:00 Darsul Quran [R]
22:30 Tilawat & Dars-e-Hadith

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 26 July , 2013 | Issue No. 30

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر95)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

لوگ سو بک بک کریں پر تیرے مقصد اور ہیں
تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں راز دار
ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع وعسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار
جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرادے کرکے خوار
میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں
جس کو تو نے کردیا ہے قوم و دیں کا افتخار
(درثمین،صفحہ:126)

....

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ اپریل 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

....

❁...... **گرین ٹاؤن،لاہور:** صوبہ پنجاب میں شدید مخالفت کے گڑھ لاہور سے موصولہ چند واقعات کا خلاصہ لکھتا ہوں،ایک معاند فیصل نامی نے 15 مارچ کو جلسہ کیا اور بد زبان مولویوں کو بلایا۔سامعین کی تعداد 40 تھی۔شعلہ بیان مقررین نے احمدیوں کو مرتد اور گستاخ قرار دے کر ان کے واجب القتل ہونے کا پیغام دیا،احمدیوں کے مکمل مقاطعہ کی تلقین کی اور کہا کہ احمدی یہاں اپنی پوجا پاٹ کے لئے عبادتگاہ بنانا چاہتے تھے لیکن ہم نے ان کو روک دیا ہے۔

باگڑیاں کی مسجد میں مولوی نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے خطبہ جمعہ میں بہت زیادہ زہر افشانی کی۔ مقاطعہ کی تلقین کی اور میڈیکل سٹورز والوں اور سبزی فروشوں کو بطور خاص درس دیا کہ وہ احمدیوں کو سامان فروخت نہ کریں۔

6 مارچ کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے جلوس نکالا گیا۔اس موقع پر بھی مولوی اعظم نعیمی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شدید بدزبانی کی۔

عبدالکبیر اور غضنفر علی نامی مولویوں نے ایک احمدی مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب کی رہائشگاہ پر آکر مسجد اور مدرسہ کے لئے بھاری رقم مانگی اور تلخ کلامی کی۔

15 مارچ کو I-D-E سیکٹر میں ایک اور جماعت مخالف جلسہ کیا گیا جس میں شرکاء کو جماعت احمدیہ کے خلاف خوب مشتعل کرکے بائیکاٹ پر اکسایا گیا۔

17 مارچ کو مولوی سمیع الحق نے ملٹری اکاؤنٹس ہاؤسنگ سوسائٹی میں جماعت احمدیہ کے خلاف ریلی نکالی جس میں زیادہ تر اہل حدیث شامل ہوئے اور طالبان کے حق میں نعرے بلند کئے گئے۔ یاد رہے کہ یہاں قریب ہی مذہبی سیاسی ٹولے ''جمعیت علمائے اسلام'' کا دفتر جماعت احمدیہ کے خلاف شدید دشمنی پر کمر بستہ ہے۔

18 مارچ کو احمدیوں کے گھروں میں جماعت کے خلاف شدید بدزبانی پر مشتمل تحریر والے پمفلٹ پھینکے گئے۔ اسی طرح طیبہ فاؤنڈیشن سکول کے معصوم طالب علموں کو بھی جماعت احمدیہ کے خلاف گندے مواد سے بھرے ورقے بانٹے گئے۔

....

❁...... **رحمٰن پورہ، 29 مارچ:** معاندین نے جماعت کے مقامی نماز سینٹر کے خلاف شکائت درج کروائی ہے کہ مقامی احمدی مکرم محمود صاحب کے گھر میں نمازیں ادا کرتے تھے مگر شرارت سے بچنے کے لئے جگہ تبدیل کرلی۔قارئین کرام اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بھی احمدیوں کو بھی اسی طرح چھپ کر نماز ادا کرنی پڑتی ہے جیسے آغاز اسلام میں صحابہ مکہ میں ظالم دشمنوں سے چھپ چھپ کر نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

دو پولیس اہلکار مکرم محمود صاحب کے گھر آئے اور مسلمانوں کی طرف سے نماز پر تحریری شکائت کی نقل دکھائی اور حکم دیا نئے کہ ایس پی صاحب کے پاس حاضر ہوجاؤ۔ نئے افسر نے مولویوں کو راضی کرنے کے لئے مکرم محمود صاحب سے تحریر لی کہ ان کا گھر نہ تو نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اور نہ ہی یہاں کسی مسجد کی تعمیر کا ارادہ ہے۔وغیرہ وغیرہ۔

....

❁...... **21 اپریل، دہلی گیٹ:** پولیس والے مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کے گھر آئے اور'' ماشاء اللہ'' والی آرائشی پلیٹ اتارنے کا حکم دیا مگر ڈاکٹر صاحب نے تعمیل سے معذرت کردی۔تب پولیس والوں نے بتایا کہ مولوی ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

رات اڑھائی بجے ایک اے ایس آئی اور تین کانسٹیبل پھر آئے اور پلیٹ اتار کر لے گئے۔شائد وہ پلیٹ دکھا کر مولوی کی بے خوابی اور بے آرامی دور کرنا مقصود تھا تبھی نصف شب کے بعد پولیس والے مجرموں کو دندناتا چھوڑ کر نفری لے کر احمدیوں کے گھروں پر دھاوے بول رہی ہے۔

....

❁...... **وحدت کالونی:** یہاں مولوی لوگ خدمت اسلام کے تمام امور سے فراغت پاکر اب احمدیوں کے گھروں اور نماز سینٹر کی ریکی میں مصروف ہیں۔24 مارچ کو چار مولوی نماز سینٹر کے قریب مشکوک حرکات کر رہے تھے جب ان پر ڈیوٹی والے خدام نے اپنی موجودگی ظاہر کی تو یہ قانون شکن فوری طور پر ایک شدید مخالف احمدیت کی دوکان ''چنیوٹ چکن شاپ'' میں گھس گئے۔

مقامی احمدی کو متعدد دفعہ فون کرکے ایک نامعلوم شخص نے دارالحمد کا پتہ پوچھنے کی کوشش کی۔باوثوق ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شہر میں سرگرم عمل کالعدم تنظیمیں جماعت احمدیہ کے خلاف کسی بڑی کارروائی کی تیاریوں میں ہیں۔

....

❁...... **سلطان پورہ،5اپریل:** مکرم چوہدری ندیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری طاہر ندیم صاحب کو کاشف نامی نوجوان نے گھر کے راستے میں روک لیا۔کاشف کے ساتھ تقریباً پندرہ آوارہ لڑکے تھے، انہوں نے الزام لگایا کہ ندیم نے ختم نبوت کا انکار کیا لہذا اس نہتے نوجوان پر تشدد کرنے لگے جبکہ یہ احمدی مکمل پرسکون رہا اور کوئی جوابی کام نہ کیا۔

....

❁...... **رچنا ٹاؤن،5اپریل:** اس علاقہ میں احمدیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔2010ء میں یہاں شہادت بھی ہوچکی ہے۔گلی کوچوں میں احمدیوں کے خلاف جابجا سٹیکر چسپاں ہیں۔قرآن کریم کے اوراق سے بھرا ایک بڑا لفافہ ایک مقامی احمدی کے گھر کے باہر رکھا گیا۔یہ تو اللہ نے مدد کی ورنہ اسلامی جمہوریہ میں مولوی لوگ لفافوں میں خود راکھ ملا کر معصوموں کو بلی چڑھا دینے میں ماہر ہیں۔

یہاں ایک مولوی محمد احمد فریدی کا بھائی جماعت احمدیہ کے خلاف دشمنی میں پیش پیش ہے اور جگہ جگہ احمدیوں کو تلاش کرکے ستانے کی مہم پر کاربند ہے۔ملک کی صورتحال کا تجزیہ کیا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ٹھیکوں کی طرح اب جماعت احمدیہ کی مخالفت کے بھی ٹینڈر کھلنے لگے ہیں اور کسی نہ کسی سرکاری مولوی کا بھائی یا عزیز زیادہ بولی لگا کر ٹھیکہ لیتا ہے اور پھر دن رات مصروف عمل ہوجاتا ہے۔

....

❁...... **پاکستان کے 11 مئی 2013ء** کے انتخابات میں بھی جماعت احمدیہ انتخابی عمل کا حصہ نہ بن سکی اور اصدق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ناجی جماعت اور ناری فرقوں کی تقسیم مزید عیاں ہوگئی۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان نے 21 اپریل کو صحافیوں سے گفتگو کی اور ایکسپریس ٹریبیون نے 22 اپریل کے شمارہ میں اس کا تذکرہ کیا۔اپنی رپورٹ میں نمائندہ رانا تنویر نے لکھا کہ حکومتی رویہ کی وجہ سے احمدی انتخابی عمل سے باہر ہیں کیونکہ ملک میں احمدی لوگ مسلمان ووٹر کے طور پر اپنا ووٹ درج ہی نہیں کرواسکتے ہیں۔الیکشن کمیشن نے ووٹوں کے اندراج کے لئے نادرا کا ڈیٹا استعمال کیا ہے اور احمدی اس ڈیٹا کے مطابق سرکاری طور پر مسلمان ہی نہیں ہیں اور بطور غیر مسلم احمدیوں کو ووٹ ڈالنا قابل قبول ہی نہیں ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے بتایا کہ الیکشن کمیشن نے احمدیوں کی الگ ووٹر لسٹ شائع کی ہے جس پر احمدیوں کے نام اور پتے درج ہیں جو دہشتگردی کے حوالہ سے ایک نہایت ہی خطرناک معاملہ ہے۔

احمدی گزشتہ چار دہائیوں سے انتخابی عمل سے باہر ہیں۔احمدیوں کو کسی اسمبلی یا ضلعی فورم پر کوئی نمائندگی میسر نہیں ہے حتی کہ 95 فیصد احمدی آبادی والے شہر (ربوہ) چناب نگر میں بھی احمدی حق رائے دہی اور نمائندگی سے یکسر محروم ہیں۔

احمدیوں نے قیام پاکستان سے 1977ء تک مخلوط فہرستوں پر انتخابات میں حصہ لیا مگر 1985ء میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ الگ ووٹر لسٹیں لاکر احمدیوں کو انتخابی عمل سے علیحدہ کردیا گیا۔اب اسلامی جمہوریہ میں خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی دشمنی کے ایک سرٹیفکیٹ پر دستخط کرنے ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ خود کو بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتی ہے۔

....

❁...... **کوٹ عبدالمالک،ضلع شیخوپورہ:** مکرم جاوید حمید صاحب کا وسیلہ روزگار محض احمدی ہونے کی وجہ سے مولوی کی آتشِ حسد کی نذر ہوگیا۔لگتا ہے کہ اس شہر میں فتنہ پرور مولوی اور پولیس دو بول پڑھوا چکے ہیں کیونکہ احمدیوں پر ہونے والے ہر ظلم کی روئداد میں آگے مولوی ہوتا ہے اور پیچھے پولیس۔

ہم اپنے قارئین تک اس چھوٹے سے شہر کے متعدد واقعات پہنچا چکے ہیں آج جاوید حمید صاحب کی بات سناتے ہیں۔اس احمدی کی پکوڑوں کی ایک ریڑھی تھی جس پر روائتی پاکستانی کھانے پینے کی معیاری اشیاء مناسب قیمت پر دستیاب تھیں اور آپ کی بھی اچھی گزر بسر ہو رہی تھی۔جس مولوی کی نوک زبان پر کبھی رزق حلال کا ایک دانہ بھی نہ گرا ہو وہ کس طرح ایک احمدی کی ریڑھی سے پکوڑے کھاتے مزدوروں کو معاف کرسکتا تھا۔پس مقامی مولویوں نے گندے پمفلٹ بانٹے اور گاہکوں کو خود جا جا کر دھمکیاں دیں کہ اب دوبارہ جاوید کے ٹھیلے پر نہ جانا۔قریب واقع فیکٹری کے محنت کش مزدور اس ریڑھی سے سستی چیزیں کھا کر دوبارہ کام پر چلے جاتے تھے۔ان غریبوں کو اسلامی جمہوریہ کے مولویوں نے نوید سنائی کہ یا ایک احمدی سے پکوڑے کھا سکتے ہو یا یہاں کام کرسکتے ہو اور اگر ہماری اطاعت نہ کی تو کام سے نکلوا دیں گے۔

یوں جاوید حمید صاحب کو دنیا میں رزق حلال کمانے پر سب سے زیادہ زور دینے والے مذہب کے نام لیواؤں نے ہی رزق حلال کمانے سے محروم کردیا اور یہ احمدی بھی ہجرت کرنے پر مجبور ہوگیا۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت،شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

❁...... اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے،انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔